بیانُ الخطِیب

باذوق، سنجیدہ خطبا کی اوّلین پسند

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

بیان الخطیب

باذوق، سنجیدہ خطبا کی اولین پسند

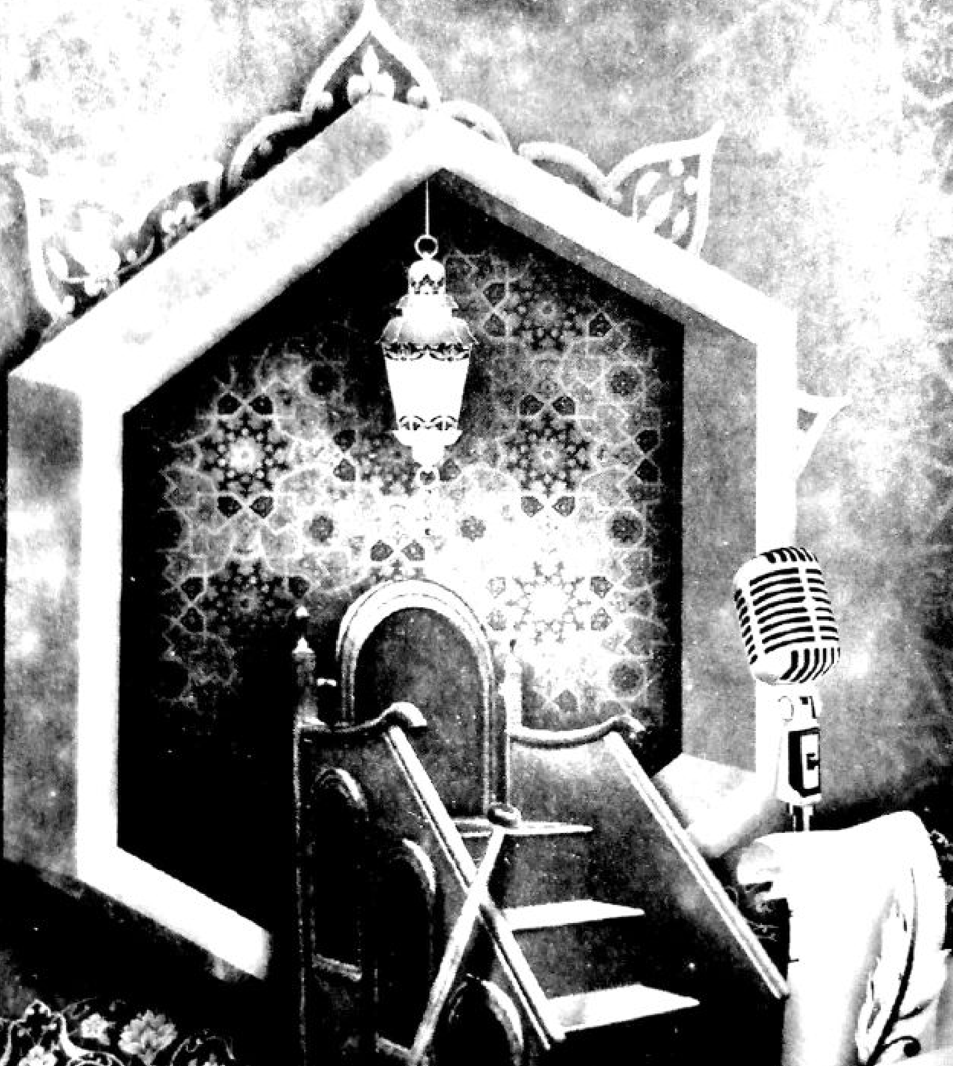

فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ

دار القدس
DAR-UL-QUDS

www.KitaboSunnat.com

فہرست

گزارشاتِ راسخ

- دعائے خیر — 19
- خوش نصیب شخصیات اور ہمارے خطبات — 21
- ہمارے خطبات میں بنیادی خوبی — 22
- محدثین کا اختلاف — 22
- نوخیز محققین کی جسارت — 22
- خطبا کی ایک بڑی غفلت — 23

خیر خواہی کا آٹھواں سبق

- خطیب کیا کرتا ہے...؟ — 25
- اِصلاح کا کام کیسے کریں — 25
- اخلاص سے کریں — 25
- خاص نام نہ لیں — 26
- سمجھداری یا مجرمانہ حرکت — 26
- معاشرے میں تین طرح کے لوگ — 26
- اسلاف کے منہج کی پامالی کرنے والے — 27
- دبے لفظوں میں اور نجی مجلس میں اُن پر تنقید کرنے والا — 27
- سرِ عام، کھل کر تنقید اور اِصلاح کرنے والا — 27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گونگا شیطان بہت خطرناک ہے	27
سب سے زیادہ طاقتور ذریعۂ ابلاغ	28
الیکٹرونک میڈیا میں تقریباً چھ چیزیں شامل ہیں	[illegible]
مدارس اور خطبا کی ذمہ داری	[illegible]
آئندہ خطبے کا موضوع پہلے بتادیں	30
چند ایک فوائد	31
نعرہ بازی کی جگہ مزاج سازی کریں	32
صرف لفظی تقریریں نہیں قوم کو اپنا دل بھی دیں	32
ہر بیان عالمانہ بنائیں	33
رشتے دار قدر نہیں کرتے	33
وما توفیقی الا باللہ	34
مسنون خطبہ	35

خطبہ 1 اَذکار سے خیر و برکات اور فوائد کے انبار

تمہیدی گزارشات	38
امام ابن قیم رحمہ اللہ اور فوائد ذکر	39
امام صاحب کا ذکر کردہ پہلا فائدہ	40
امام صاحب کا ذکر کردہ پچیس نمبر فائدہ	40
امام صاحب کا ذکر کردہ چھتیس نمبر فائدہ	41
امام صاحب کا ذکر کردہ چوالیس نمبر فائدہ	42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَذکار کرنے والے کا اللہ بھی ذکر کرتے ہیں	43
امام ابن قیم رحمہ اللہ کا تبصرہ	46
اَذکار کرنے والے کے لیے کامیابی ہی کامیابی	46
ایک اہم اعتراض اور اُس کا جواب	48
ایک خاص راز کی بات	49
اَذکار کرنے والے کو قلبی خزانے	51
امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول	52
ایک محقق عالم کا حاشیہ	52
نفاق سے پاک دِل	53
شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دو قول	54
اَذکار دیگر اعمال کی کمی کو پورا کرتے ہیں	54
نماز کے بعد تسبیح، تحمید اور تہلیل کی تعداد	57
اَذکار کرنے والے کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم	59

خطبہ 2
ذِکرِ الٰہی میں غفلت ہلاکت ہی ہلاکت

تمہیدی گزارشات	65
روحانی کینسر ہو چکا ہے	66
غافل سے بے تکلفی نقصان دہ ہے	67
شیطان کا اصل ٹارگٹ	68
ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا مطلب کیا ہے....؟	69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے ---- 70
- امام ابن قیم رحمہ اللہ کا زبردست قول ---- 70
- شیطان کن گھروں میں آتا جاتا اور کھاتا ہے ---- 72
- امام ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ---- 73
- اللہ تعالیٰ بھی بھلا دیتے ہیں ---- 73
- ساری زندگی خسارہ ہی خسارہ ---- 75
- نقصانات کی اصل وجہ ---- 76
- ایسا شخص تو مردار ہے ---- 77
- دونوں جہان برباد ---- 79
- امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ---- 80

خطبہ 3 سب سے پیارا وظیفہ

- تمہیدی گزارشات ---- 84
- پورے دین کا خلاصہ ---- 86
- اللہ کے ہاں پسندیدہ، پاکیزہ بہترین پیارا وظیفہ ---- 87
- پانچ احادیث سے پانچ فضائل ---- 89
- اللہ کا بہترین چناؤ ---- 90
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی محبوب وظیفہ ---- 91
- اعلیٰ ترین وظیفے کی حیثیت واہمیت ---- 93
- اجر و ثواب کے انبار ---- 95

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے معافی ---------- 96
رسول اللہ ﷺ کی عمدہ مثال ---------- 98
صدقہ وخیرات کے برابر ---------- 99
حدیث کی روشنی میں تین استدلال ---------- 102
اللہ کے عرش کے پاس تذکرہ ---------- 103
ترازو میں سب سے بھاری ---------- 104
قیامت کے دن پروٹوکول ---------- 106
تین اہم باتیں ---------- 107
جہنم کی آگ سے ڈھال ---------- 107
جنت میں درجات کی بلندی ---------- 108

خطبہ 4 لاحول ولاقوۃ الا باللہ فضائل، حقائق اور فوائد

تمہیدی گزارشات ---------- 114
امام ابن قیم اور شیخ الاسلام رحمہما اللہ کے اقوال ---------- 115
لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا معنی ومفہوم ---------- 116
لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ کیسا ہے؟ ---------- 117
شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا ایک علمی نکتہ ---------- 119
پڑھنے کی تعداد اور وقت کیا ہے؟ ---------- 120
شیخ سعد عتیق العتیق کو فون ---------- 121
لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے فوائد ---------- 121

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی رہنے والی نیکی ---------- 123
گناہوں کی بخشش کا خزانہ ---------- 124
عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ---------- 125
جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ---------- 126
جنت کے پودوں میں سے ایک پودا ---------- 128
جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ---------- 129
شیخ نواف خیاط کا واقعہ ---------- 130
اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو محبت بھرا جواب دینا ---------- 131
جہنم کی آزادی کی ضمانت ---------- 132
زوال سے بچاؤ ---------- 134

خطبہ 5 قادر، قدیر، مقتدر

تمہیدی گزارشات ---------- 138
قدرت کے چند واقعات کی طرف اشارہ ---------- 139
سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ---------- 140
سمندر کی موجوں سے ڈاکیے کا کام ---------- 141
ہار بھی ملا اور ہار والی بھی ملی ---------- 144
چیل نے ہار واپس کر دیا ---------- 148
بے موسمی تازہ کھجوروں کا تحفہ ---------- 150
میں تیری قدرت دیکھنا چاہتا ہوں ---------- 152
تر و تازہ میٹھے دودھ سے مہمانی ---------- 154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ 6 قاہر، قہار، جبّار

تمہیدی گزارشات ---------- 160

اللہ کی مہلت کو اپنی طاقت نہ سمجھو ---------- 164

قاہر وقہار اور جبار کی پکڑ کے چند نمونے قرآن سے ---------- 167

پکڑ کے چند نمونے احادیث رسول ﷺ سے ---------- 172

ظالموں کو عبرت کا نشان بنا دیا ---------- 172

ظالم یہودی کا سر کچل دیا ---------- 175

ظلم کا انجام جہنم میں خطرناک مقام ---------- 176

ظالم سُسر کا عبرت ناک کا انجام ---------- 178

خطبہ 7 دُرود وسلام فضائل، مسائل اور حقائق

تمہیدی گزارشات ---------- 183

درود وسلام کیا ہے......؟ ---------- 184

چار مقامات جہاں پر درود پڑھنا فرض ہے ---------- 185

جب آپ ﷺ کا نامِ نامی اسم گرامی سنے ---------- 185

نمازِ کے آخری تشہد میں ---------- 186

نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ---------- 186

کانفرنس، پروگرام یا طویل مجلس میں ---------- 186

رنگ کا کالا مگر جواب روشن دے گیا ---------- 187

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- خدارا کسی جماعت پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ ——— 188
- آخر مغالطہ کہاں سے لگا.....؟ ——— 189
- ایک مؤدبانہ گذارش ——— 191
- درود شریف کے فائدے ہی فائدے ——— 193
- ایک مرتبہ درود پر اللہ کی طرف سے چار انعامات ہیں ——— 193
- درود کی برکت سے دعا کی قبولیت ——— 196
- درود کی کثرت سے غموں اور گناہوں کا مٹ جانا ——— 197
- درود کی برکت سے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ ——— 201
- درود شریف کی اصل روح اور ایک اہم نکتہ ——— 202
- درود شریف نہ پڑھنے کے نقصان ——— 203
- دعا قبول نہ ہونے کا خدشہ ——— 203
- کائنات کا بخیل ترین انسان ——— 204
- کائنات کا ذلیل وخوار انسان ——— 205
- رحمتِ خداوندی سے دھتکارا ہوا انسان ——— 206
- قیامت کے روز حسرت زدہ انسان ——— 207

خطبہ 8 ترجمہ کلاس کیوں ضروری ہے؟

- تمہیدی گزارشات ——— 212
- آج کے بعض مولوی حضرات کا ظلم ——— 214
- قرآن مجید کا ترجمہ کیوں ضروری ہے .....؟ ——— 216
- رسول اللہ کا حکم ——— 218

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ترجمہ قرآن کا شوق ---------- 219
قرآن فہمی کی بنیاد پر عہدہ ---------- 222
ترجمہ قرآن اور ترجمہ کلاس پڑھنے کے فوائد ---------- 223
گمراہی سے محفوظ ---------- 223
نہایت بنیادی باتیں اچھی طرح سمجھ لیں ---------- 225
افضل ترین اللہ کے خاص بندے ---------- 228
چار طرح کے عظیم پروٹوکول ---------- 230
حقیقی مالدار اور سرمایہ دار ---------- 233
ایسے باپ نہیں ملتے ---------- 236
موت سے جنت تک عظمت ہی عظمت ---------- 236
ترجمہ قرآن یا ترجمہ کلاس سے غفلت محرومی ہی محرومی ---------- 239

خطبہ 9 مصائب سے کیسے بچیں؟؟

تمہیدی گزارشات ---------- 244
حفاظتی پیکج کیا ہے.....؟ ---------- 245
کثرتِ اذکار بالخصوص صبح وشام کے اذکار پر پابندی ---------- 246
ہر عمل سنّت کے مطابق کرنا ---------- 249
بلاناغہ صدقہ وخیرات کرنا ---------- 253
ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ ---------- 253
ہمہ وقت شکر کی کیفیت میں رہنا ---------- 255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصائب سے بچاؤ کے لیے ضروری پرہیز ---------- 259
مصائب سے بچنے کے لیے غلط راستے ---------- 261

خطبہ 10 مصیبتیں آئیں تو کیا کریں؟

تمہیدی گزارشات ---------- 266
انمول پیکج کیا ہے؟؟ ---------- 268
تکلیف سہنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہنا ---------- 270
اعلیٰ سے اعلیٰ نیکوکار پر بھی تکلیف آسکتی ہے ---------- 272
شر میں اللہ تعالیٰ خیر پیدا فرمادیتے ہیں ---------- 278
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے شر میں خیر ---------- 279
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مصیبت اور پہلے سے بہتر ملنا ---------- 280
ام سلیم رضی اللہ عنہا کی مصیبت میں ان کے لیے خیر ---------- 282
جنگ بدر اور بہتر بدلہ ---------- 285
تکلیف کو گالیاں نہیں دینی ---------- 286
آخرت کے درجات میں بلندی ہی بلندی ---------- 287

خطبہ 11 زندگی کی بہار اور آخرت کا خزانہ

تمہیدی گزارشات ---------- 292
غرباء کے لیے خاص راز کی بات ---------- 297
غریب صحابہ لاکھوں کے مالک کیسے بنے...؟ ---------- 298

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں بہار کا مطلب کیا ہے ---------- 299
ایک صحابی کا ایمان افروز واقعہ ---------- 300
لاعلاج بیمار صحت یاب ہو گیا ---------- 302
اور شفا مل گئی ---------- 304
آخرت کا خزانہ بخشش ہی بخشش ---------- 307
یہ تو پانی کا پلانٹ آپ کے بیٹے نے لگوایا ہے ---------- 311

خطبہ 12 محسن کے احسان کو یاد رکھو

تمہیدی گزارشات ---------- 316
ہمارے دین کا بنیادی موضوع ---------- 318
اچھا بدلہ یا کم از کم دعا ---------- 321
جو لوگوں کا قدردان نہیں وہ اللہ کا بھی قدردان نہیں ---------- 323
سیرت سے ایک جھلک ---------- 323
اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا ---------- 324
اے میرے پاٹنر خوش آمدید ---------- 325
میرے صدیق رضی اللہ عنہ کو بدلہ اللہ ہی دے گا ---------- 326
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے احسانات کی قدردانی ---------- 328
اللہ تیرے گھر بار اور کاروبار میں برکت دے ---------- 331
چند قطرے پانی اور احسان مندی کی انتہا ---------- 332
خوشی سے دوڑ کر آنے والے کی قدردانی ---------- 336

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ 13 بُرے شخص کو قریب کریں

- تمہیدی گزارشات ---------- 339
- اے اللہ کے رسول مجھے زِنا کی اجازت دیں ---------- 346
- اُس کی توبہ سے تو پُوری بستی کی بخشش ہو جاتی ---------- 350
- شیطان کے مددگار نہ بنو ---------- 355
- گنہگار پر لعنت نہ کرو ---------- 356
- اگر یہ کنویں میں گر جاتا تو ---------- 358
- بدعمل کے گھر بھی خرچہ بھیجتے رہے ---------- 360
- طالب علم کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں ---------- 361
- سلام نہ چھوڑنے کا بالآخر نتیجہ کیا نکلا...؟ ---------- 363

خطبہ 14 بدعت کے خطرناک نتائج

- تمہیدی گزارشات ---------- 367
- دین تو مکمل ہے ---------- 374
- بدعتی کے اعمال باطل ہیں ---------- 376
- بدعتی سب سے بڑا گمراہ ہے ---------- 377
- بدعات اور احادیث ---------- 378

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بدعات سے بچو ---- 379
- بدعت مردود ہے ---- 380
- بدعت گمراہی ہے ---- 380
- بدعتی پر لعنت ہے ---- 381
- بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی ---- 382
- بدعت کا نتیجہ جہنم ہے ---- 383

خطبہ 15 اللہ کی عدالت میں پیشی کیسے ہوگی؟

- تمہیدی گزارشات ---- 388
- اللہ کا آنا اور جہنم کا لایا جانا ---- 391
- عدالتِ الٰہی میں پیشی کے انداز ---- 392
- حاضری سب کی ہوگی ---- 393
- ہر بندے کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا ---- 394
- پیشی اکیلے اکیلے بھی ہوگی ---- 395
- پیشی کے وقت سخت نگرانی ہوگی ---- 397
- اعمال نامے کی سب فائلیں کھول دی جائیں گی ---- 398
- چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی سامنے ہوگا ---- 399
- گواہی کا سسٹم بہت سخت ہوگا ---- 401
- یاد رہے! عدالتِ الٰہی کی پیشی ٹل نہیں سکتی ---- 404
- آخری واقعہ اور میرا اسلام! ---- 405

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ 16 جرائم پیشہ لوگوں کا انجام

- تمہیدی گزارشات ---------- 410
- جُرم کیا ہے.....؟ ---------- 411
- چہروں کے بل، گونگے بہرے مجرم ---------- 413
- آنکھوں سے اندھے مجرم ---------- 414
- مخبوط الحواس مجرم، یعنی جن کی مت ماری گئی ہوگی ---------- 415
- وہ مجرم جن کی پشتوں اور پیشانیوں کو آگ سے داغا جائے گا ---------- 417
- وہ مجرم جن کے ہاتھ گردن کے ساتھ جکڑے ہوں گے ---------- 418
- جس مجرم کی پیٹھ پر عہد شکنی کا جھنڈا ہوگا ---------- 419
- جس مجرم کا چہرہ زخمی اور چھلنی ہوگا ---------- 420
- کندھوں پر بوجھ اور خیانت اٹھانے والا مجرم ---------- 422
- وہ مجرم جس کے جسم کا ایک حصہ فالج زدہ ہوگا ---------- 423
- وہ مجرم جسکو زمین کا طوق پہنا کر دھنسایا جائے گا ---------- 426
- گندھک کا لباس پہننے والا مجرم ---------- 427
- وہ مجرم جو آگ کی لگام پہنے ہوگا ---------- 428
- وہ مجرم جو اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہوگا ---------- 429
- وہ مجرم جو کیڑوں کی شکل میں آئیں گے ---------- 431

خطبہ 17 موت سے قبر تک 433

خطبہ 18 قبر سے حشر تک 458

خطبہ 19 حشر سے جنت اور جہنم تک 490

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعائے خیر

اپنے بڑے اور پیارے بیٹے

حافظ عبداللہ حسن راسخ

آف فیصل آباد

کے لیے اللہ تعالیٰ اِسے اپنے والد اور دادا جان "مرحوم" کی طرح اپنے سچے دین کا سچا داعی بنائے اور علم وعمل کی سب راہیں آسان کر دے۔ آمین ثم آمین

ابوہ

عبدالمنان راسخ

4-3-2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارشاتِ راسخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارشاتِ راسخ

إن الحمدللّٰه والصلوة والسلام علی رسول اللّٰه وعلی آله واهل بیته وصحبه واتباعه أجمعین و بعد

اللہ کی زمین پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنا اور اُس کو آگے لوگوں تک پہنچانا ہر مسلمان کی اوّلین ذمہ داری ہے اور اِس ذمہ داری کو نبھانے والے خوش نصیبوں میں ''خطبائے کرام'' سرِ فہرست ہیں۔

یہ وہ خوش نصیب شخصیات ہیں جو خود بھی دین پر عمل کرتی ہیں اور شب و روز دین کی دعوت میں مصروف رہتی ہیں، ہماری روزِ اوّل سے یہ خواہش رہی ہے کہ ہم بھی اپنا نام اِن مبارک شخصیات میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی طاقت کے مطابق خطبائے کرام کو صحیح علمی مواد بھی پیش کرتے رہیں۔

اللہ کی خاص توفیق سے خطبات کا یہ سلسلہ کم و بیش پندرہ سال سے جاری ہے اور ہمارے قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کردہ خطبات سے بلا مبالغہ سینکڑوں خطبائے کرام نے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُن کو اپنے سامعین میں بیان کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی محنتوں کو اپنی ذات کے لیے قبول فرمائے۔

خطبائے کرام....! ہمارے خطبات کا سب سے بڑا بنیادی وصف یہی ہے کہ ہم ''علی الاطلاق'' یعنی مطلق طور پر جو حدیث محدثین کے ہاں غیر ثابت یا ضعیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے ہم اُس کو احاطۂ تحریر میں نہیں لاتے ، بلکہ خطباء کو بڑی محبت اور شدت سے احساس دلاتے رہتے ہیں کہ ہمیشہ صحیح احادیث اور واقعات کو بیان کرتے ہوئے غیر ثابت احادیث اور واقعات سے مکمل اجتناب کریں۔

اور یہاں ایک بات یاد رہے کہ ہمارے محدثین اور اصولِ حدیث کے ماہرین کے ہاں بعض روایات کے حکم میں اختلاف ہو جاتا ہے، کچھ اُس کو ضعیف کہتے ہیں اور بعض اُس کو صحیح کہتے ہیں اور ہم نے الحمدللہ اپنے خطبات میں ہمیشہ اُنہی روایات کو نقل کیا جن کی صحت پر کسی نہ کسی ثقہ محدث کی تحسین اور تصحیح موجود ہے اور اگر کہیں کوئی معمولی ضعف والی روایت موجود بھی ہے تو وہ صرف ضمنی طور پر، کسی اصل حدیث کے تابع ہے، اِس لیے تمام خطبائے کرام ہمارے خطبات میں موجود تمام روایات کو پُورے اعتماد اور پُوری بصیرت سے بیان فرما سکتے ہیں۔

آج کے اِس پُرفتن دور میں ایک تکلیف دہ صورتحال یہ بھی سامنے آرہی ہے کہ بعض نوخیز محققین حضرات کسی بھی حدیث کے متعلق اپنی رائے دیتے ہوئے ذرا بھر ادب اور حیا سے کام نہیں لیتے بلکہ کبار متقدمین اور متاخرین، محدثین پر ایسے تبصرے کرتے ہیں جیسے وہ اُن کے سامنے پہلی کلاس کے شاگرد ہیں، حالانکہ وہ علم اور تقوی میں اِن سے ہزار درجہ بہتر تھے ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے روّیے پر غور کرتے ہوئے، تشدد، تحکّم اور زبردستی اپنی رائے مسلط کرنے والا بازاری انداز چھوڑ دیں اور ہمیشہ عالمانہ لب ولہجہ اختیار کیا کریں..... جزاھم اللّٰہ خیراً

خطبائے کرام.....! خطبہ جمعہ کی تیاری کے لیے پُورا ہفتہ محنت کرتے ہوئے اپنے موضوع کے متعلق تمام صحیح دلائل کو زبانی یاد کرنے کی پُوری کوشش کریں اور اپنے سامعین کے سامنے صرف انداز نہیں بلکہ قرآن وحدیث کا صحیح مواد بھی اچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقے سے پیش کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

آج کل ایک سب سے بڑی غفلت یہ بھی ہے کہ ہمارے بعض خطبائے کرام مواد کی جگہ انداز پر محنت زیادہ کرتے ہیں، حتیٰ کہ اہلِ بدعت کا انداز بھی ہمارے اسٹیجوں پر مقبولیت حاصل کر چکا ہے اور خطبا سمجھتے ہیں کہ ہمارے خطاب کی مقبولیت صرف اسی میں ہے کہ بار بار لوگوں سے ''سبحان اللہ'' کہلوائی جائے، اُن سے داد لی جائے اور وہ اسی لیے اپنی پوری تقریر میں صرف لوگوں سے ''سبحان اللہ'' کہلوانے کے چکر میں پڑے رہتے ہیں، گانوں کی طرز پر اشعار پڑھنے پر بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ اب تو ہمارے اکثر نعت خواں اہلِ بدعت کے الفاظ بھی چرا لیتے ہیں اور ابھی تک ہمارے اسٹیجوں پر ایسے نعتیہ کلام موجود ہیں جو بالکل بے بنیاد بلکہ عقیدہ کے ہی خلاف ہیں اور اللہ کی رضا کے لیے اِصلاح کی کوشش کی جائے تو ہمارے بعض بھائی اُس کو اپنی اَنا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ اِس وقت ذِکر بالجہر کا جو انداز ہمارے اسٹیجوں پر چل نکلا ہے، اس انداز کو میں نے نہیں استاذ حافظ عبدالمنان محدث نور پوری رحمہ اللہ اور مولانا عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے بدعت قرار دیا ہے۔

آخر میں ہم تمام خطبائے کرام کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اِخلاص سے اِصلاح کرنے والے عالم اور استاذ کو اپنا محسن سمجھا کریں اور اپنی اِصلاح کیا کریں نہ کہ اِصلاح کرنے والے پر تنقید اور اُس کی کردار کشی پر تل نکلیں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، وہ ہم سے زیادہ سے زیادہ اپنے دین کا کام لے اور ہم سب کو اپنی رحمت سے معاف کر دے، بلکہ ہمارے گناہوں کو بھی نیکیاں بنا دے۔ آمین ثم آمین

عبدالمنان راسخ فیصل آباد 26/2/2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر خواہی کا آٹھواں سبق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب کیا کرتا ہے...؟

وعظ، تقریر اور خطبہ دینے والا خطیب اللہ اور اُس کے رسول کی نمائندگی کرتا ہے اِس لیے اُس کے ذمہ واجب ہے کہ وہ منبر پہ کھڑا اور مسجد میں بیٹھا جو بھی بات کرے پورے مطالعہ اور تحقیق کے بعد کرے اور وہ کوشش کرے کہ منبر و محراب اور دین کی مجلس میں کوئی ایسا انداز اور لب ولہجہ اختیار نہ کرے جس سے دینی مجلس کا وقار پامال ہو، جس خطیب کے اُنداز اور بیان میں سنجیدگی نہ ہو، انداز میں بناوٹ، تصنّع اور نقالی حد سے بڑھ جائے تو اُس کی خطابت سے قبولیت اور برکت جیسے خزانوں کو اُٹھا لیا جاتا ہے، لوگ تو بظاہر واہ واہ کرتے نظر آتے ہیں لیکن آسمانوں میں اور اللہ کے ہاں اُس کا کوئی حیا نہیں ہوتا۔

اِس وقت سب سے زیادہ پریشان کن معاملہ یہ ہے کہ بازاروں، اسٹیج ڈراموں اور فلموں کے چٹکلے اپنے بیانات میں متعارف کروائے جاتے ہیں، بالکل بازاری ماحول کی طرح سامعین کو محظوظ کیا جاتا ہے اور اگر کوئی عالم اِن حرکتوں سے روکے، ٹوکے اور منع کرے تو اُس کی کردار کُشی کی جاتی ہے اور سرکش گھوڑوں کی طرح اُس پر حملہ آور ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی۔

اِصلاح کا کام کیسے کریں:

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کے رقیب
گالیاں کھا کے بھی بد مزہ نا ہوئے

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب بندے وہ ہیں جو اللہ کی مخلوق میں ہدایت اد اِصلاح کا کام کرتے ہیں، جب لوگ اِصلاح کو قبول کریں تو اللہ کی زمین امن وسلامتی اور عدل کے ساتھ بھر جاتی ہے اور جب قومیں اِصلاح کرنے والے کو اپنا دشمن سمجھ لیں تو معاشرے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اِس وقت ہمارے دائیں بائیں یہی ماحول ہے کہ لوگ خود کو بدلنا نہیں چاہتے اور جو شخص اِصلاح کی بات کرتا ہے اُس کو اپنا دشمن سمجھ لیتے ہیں اور ایسے شخص کی عزت تک کو بھی اپنے لیے مباح سمجھتے ہیں اس لیے خطبا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلباء یا عام لوگ ہر کسی کی اِصلاح کے لیے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور کم از کم اِصلاح کا کام کرنے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں، اخلاص اور اِطلاق۔

1۔ اِخلاص: اِصلاح کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اِصلاح کرے اور خیر کی بات کہے، اُس کے سامنے کبھی بھی یہ سوچ نہ آئے کہ اگر میں نے اِصلاح کی یا خیر کی بات کہی تو لوگ میری کردار کشی کریں گے، میری عزت پہ حملے کریں گے۔ اِس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کلمہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ ہر نئے مسلمان سے اِس بات پر عہد لیتے تھے کہ میرے ساتھ پکا وعدہ کرو کہ خیر اور دین کی بات کرتے ہوئے اور اِصلاح کرتے ہوئے تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھو گے۔

2۔ اِطلاق: اِصلاح کرتے ہوئے جس قدر ممکن ہو، کوشش کرنی چاہیے کہ کسی کا خاص نام نہ لیا جائے، بلکہ کتاب وسنت سے ہٹی ہوئی فکر اور برائی کا ذِکر کر کے اُس کا رَدّ کیا جائے، اِس طرزِ عمل کے کئی ایک فوائد ہیں اور اُن فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ انداز رسول اللہ ﷺ کا تھا اور پھر اس سے بُرا شخص اِصلاح کرنے میں اپنی عار یا ہتک محسوس نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے ہم نے میدان خطابت میں آنے والی خرابیوں کو اسی نہج پر درست کرنے کی مبارک کوشش کی ہے، نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف رکھا ہے اور نہ ہی کسی کتاب یا کسی اسٹیج پر کسی کا نام لے کر کھلے عام کسی پر تنقید کی ہے اور الحمدللہ اِس عمل سے بہت برکتیں سامنے آئی ہیں اور بہت سے اچھی فطرت کے مالک ساتھیوں نے اپنی اِصلاح بھی کی ہے۔ الحمدللہ

سمجھداری یا مجرمانہ حرکت...؟

معاشرے میں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ اَسلاف کے منہج کی پامالی کرنے والے

2۔ دَبے لفظوں میں اور نجی مجلس میں اُن پر تنقید کرنے والے

3۔ سرِ عام، کھُل کر تنقید اور اِصلاح کرنے والے

پہلی قسم کے لوگ ہی علمی دُنیا میں گمراہی کا باعث ہوتے ہیں، اُن کی اِصلاح کرنا نہایت ضروری ہے اور اِصلاح کرنے والے دو طرح کے طبقے ہیں۔

1۔ دبے لفظوں میں اور نجی مجلس میں اُن پر تنقید کرنے والا:

یہ طبقہ خود کو بہت زیادہ محتاط، سمجھ دار اور زیرک سمجھتا ہے اپنی نجی محفلوں میں تنقید کرتے ہوئے یہاں تک کہتا ہے کہ بُرے لوگوں کو روکنا چاہیے، اُن کی مخالفت کرنی چاہیے اور اُن کی کھُل کر اِصلاح ہونی چاہیے، لیکن اگر کوئی شخص منہج سے ہٹے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کرے اور مطلق طور پر، کھُل کر بُرے لوگوں پر تنقید کرے تو یہی طبقہ نجی محفلوں میں دوسرا رُخ اختیار کرتے ہوئے اِن الفاظ سے تبصرہ شروع کر دیتا ہے کہ جی ایسے کھُلے عام تنقید نہیں ہونی چاہیے، اتنی سختی اور اِس قدر زیادہ شدت والا لب ولہجہ مناسب نہیں ہے یعنی یہ طبقہ دوغلی پالیسی اختیار کرتا ہے پہلے خود ہی یہ ماحول بناتا ہے کہ منہج سے ہٹے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کرنی چاہیے، اور خود سامنے آ کر کھُل کر اِصلاح کرتا بھی نہیں... لیکن اگر کوئی خدا خوف عالم جُرأت کرتے ہوئے کھُل کر اِصلاح کرے تو پھر یہی طبقہ نجی مجلسوں میں اُن اِصلاح کرنے والوں پر تنقید شروع کر دیتا ہے اور منہج سے ہٹے ہوئے لوگوں کی پُوری پشت پناہی کرتا ہے ایسا طبقہ سمجھ دار یا زِیرک نہیں بلکہ نفاق کی پگ ڈنڈیوں پر چلنے والا گروہ ہے۔

کم ازکم اس طبقے کے لوگوں میں اِس قدر اَخلاقی جُرأت تو ہونی چاہیے کہ وہ نجی مجلس میں یہ بات ہی کہہ دیا کریں کہ اِصلاح کرنے والے نے خیر کی بات کہی ہے اور کھُلے عام ایک خطرناک انحراف کا ازالہ کیا ہے وہ شخص بالکل سچا اور برحق ہے۔

لیکن افسوس اِس طبقہ کے لوگ اپنی عزت بچانے اور نمبر بنانے کے چکروں میں ہوتے ہیں اور یہ وہ چاہتے ہیں کہ ہماری دونوں طرف برابر تعظیم ہونی چاہیے جس کے پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر وہ اِس قدر خطرناک نفاق کا شکار ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اُن کی دلی عزت اور تعظیم کسی طرف بھی نہیں ہوتی۔

3 سرِ عام، کھل کر تنقید اور اِصلاح کرنے والا

دلیل سے اور اِخلاص سے کھل کر بُرے کو بُرا کہنے والے اور منہجی انحراف سے آگاہ کرنے والے علما ہی حقیقت میں اہلِ علم کہلوانے کے حق دار ہیں، اِس طبقہ کے علما کو بہت ستایا جاتا ہے، بہت گالیاں دی جاتی ہیں، ہر چھوٹی بڑی مجلس میں اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے اور بہانے بہانے سے اُن کے مقام کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے... لیکن اللہ کا وعدہ سچا ہے ایسے مظلوم علما اور مصلح حضرات ہی اصل میں عزت والے اور مرتبے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طبقے میں زندہ رکھے اور قیامت والے دِن اسی طبقے کے ساتھ اُٹھائے، کیونکہ گونگا شیطان بہت خطرناک ہوتا ہے اور گونگا شیطان بن کر جینے سے غیرت اور عزت کی موت مر جانا ہزار درجہ بہتر ہے۔

سب سے زیادہ طاقت ور ذریعۂ اِبلاغ:

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دُروس، خطبات اور کانفرنسوں میں پنجابی خطبا کی خدمات روزِ روشن کی طرح واضح ہیں اور ابھی بھی جو سنجیدہ پنجابی خطبا دلائل کے ساتھ وعظ اِرشاد فرماتے ہیں اُس کی برکت سے اللہ کے بندے نیک اعمال میں آگے بڑھتے ہوئے بہت سی بدکاریوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اِس وقت سب سے زیادہ طاقت ور ذریعۂ اِبلاغ اور ترسیل واشاعت کا تیز ترین میدان ''الیکٹرونک میڈیا'' ہے اور الیکٹرونک میڈیا پرنٹ میڈیا سے بھی بہت زیادہ مؤثر اور آسان ہے، ہر شخص نہ پڑھا لکھا ہے اور نہ ہی ہر پڑھا لکھا شخص کتاب پڑھتا ہے لیکن الیکٹرونک میڈیا سے پڑھے لکھے اور اَن پڑھ دونوں برابر فائدہ اُٹھاتے ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اب تو شائد کوئی سائیکل بھی ایسی نہیں جس پر الیکٹرونک میڈیا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہولت حاصل نہ ہو، لوگ سفر بھی کرتے ہیں، کام کاج بھی جاری رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی پُوری توجہ ہوتی ہے۔

یاد رہے....! الیکٹرونک میڈیا میں تقریباً چھ چیزیں شامل ہیں۔

1۔ ریڈیو

2۔ ٹی وی چینلز

3۔ انٹرنیٹ

4۔ سی ڈیز

5۔ ڈی وی ڈیز

6۔ ایم پی تھریز

اِس وقت اجتماعی طور پر، انفرادی طور پر اور جماعتی سطح پر سب سے کرنے والا اہم ترین کام یہ ہے کہ الیکٹرونک میڈیا کو دعوتی کاموں کے لیے زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے اور بالخصوص الیکٹرونک میڈیا میں جو پہلی تین چیزیں شامل ہے وہاں تو اہلِ حق کا جال بچھا ہوا ہونا چاہیے لیکن نہایت افسوس کہ ویڈیو نشریات میں جہاں دین کی بات ہوتی ہے وہاں اہلِ حق میں سے کوئی بھی نظر نہیں آتا.... ٹی وی چینلز پر تو شیوخ الحدیث کے نہ آنے کی وجہ سمجھ آتی ہے کہ وہ اہلِ تقوی ہیں اور تصویر وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جماعتی طور پر یا انفرادی طور پر ریڈیو نشریات کی طرف ہماری توجہ کس حد تک ہے؟..... جبکہ یہ سب جانتے ہیں کہ کئی دیہاتوں میں ابھی بھی ریڈیو پروگراموں کو بڑی پابندی سے سنا جاتا ہے۔

اور اسی طرح ٹی وی چینلز پر بھی ہمارے بزرگوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اور اسی طرح انٹرنیٹ پر بھی جس قدر مضبوط انداز میں دعوتی کام ہونا چاہیے وہ نہیں ہو رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم مدارس کے ذمہ داران کی خدمت میں رائے پیش کریں گے کہ وہ پنجابی خطبا کے ساتھ ساتھ میڈیا اسکالر بھی تیار کریں۔ جس طرح تقریباً ہر دوسرے ادارے میں نحو وصرف کے دَورے ہوتے ہیں اسی طرح ہر ادارے میں ایک اسلامی اسٹوڈیو بھی ہونا چاہیے جس میں ہونہار بچوں کو ٹی وی چینلز پر آگے لانے کے لیے ٹریننگ وغیرہ دی جائے..... اگر ہم یہ کام نہیں کرتے تو ہماری دعوت پہلے ہی بہت پیچھے ہے مزید پیچھے چلی جائے گی اور یقین جانیے کہ پیغام ٹی وی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس کو اپنا ٹی وی چینل سمجھ کر وقت دیں اور اِس کی بہتری کے لیے جدوجہد اور دعا بھی کریں۔

آئندہ خطبے کا موضوع پہلے بتا دیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ بات بہت زیادہ خوش آئند ہے کہ ہمارے خطبا کرام بڑی محنت، جستجو اور محبت سے خطبہ جمعہ کے لئے تیاری کرتے ہیں، بعض خطبا روزِ جمعہ سے قبل کسی دن باہم بیٹھ کر بیان کرنے والے موضوع پر دلائل کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ باہم مل کر موضوع تیار کرنے سے مضمون میں جامعیت پیدا ہوتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ نکات سامنے آتے ہیں۔

لیکن یہاں پر مَیں ایک اہم بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس موضوع کو آپ نے آئندہ خطبہ میں بیان کرنا ہے اُس موضوع کا ذکر پچھلے خطبہ کے دوسرے خطبہ کے درمیان لازمی کر دیا کریں۔ تجربہ کی روشنی میں یہ راز سامنے آیا ہے کہ اس کے بہت زیادہ فوائد ہیں، اختصار کے پیش چند ایک آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔

1) موضوع کی سلیکشن اور موضوع کی تیاری میں ہر قسم کی فکر ختم ہو جاتی ہے، خطبہ میں موضوع کا اعلان کیا ہوتا ہے، جس سے اس بات کا اچھی طرح علم ہوتا ہے کہ میں نے کیا بیان کرنا ہے، اور ہفتے سے لے کر جمعرات تک تیاری کے لئے چھ دن کا اچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصا وقت میسر آ جاتا ہے، اس دوران آپ اپنے مشائخ اور اساتذہ سے موضوع کے متعلق استفادہ بھی کر سکتے ہیں، اپنے دوستوں کے ساتھ مناقشہ بھی کر سکتے ہیں، اگر موضوع کے مطابق کوئی کتاب کسی کتب خانے سے منگوانی پڑے تو وہ بھی باآسانی آپ حاصل کر سکتے ہیں، اور یہ عمل آپ کے موضوع کو چار چاند لگا دے گا۔

2) وہ خطبہ بہت زیادہ مبارک اور مؤثر ہوتا ہے جس میں قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ احادیثِ نبویہ کی عبارات کثرت سے پڑھی جائیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ احادیث کی عبارت کو یاد کرنا ایک اہم کام ہے لیکن آپ کے پاس موضوع کا اعلان کرنے کے بعد چھ سات دن کا جو وقت ہے اُس میں آپ بآسانی کم از کم ایک درجن احادیث کی عبارات کو یاد کر سکتے ہیں، کسی ایک فصیح اللسان خطیب سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے بیان میں عربی عبارات بڑی کثرت اور پُر اعتماد لہجے کے ساتھ پڑھتے ہیں تو اِن عبارات کو آپ یاد کیسے کر لیتے ہیں....؟ وہ فرمانے لگیں میں جمعہ پڑھانے سے پہلے جو چھ سات دن ہوتے ہیں اُن میں شعبہ حفظ کے بچوں کی طرح عربی عبارات کو باقاعدہ رٹے لگاتا ہوں اور اُن کو اچھی طرح ازبر کرتا رہتا ہوں اِسی طرح اللہ تعالیٰ میری مدد کرتے ہوئے مجھے شرحِ صدر کے ساتھ بیان کرنے کی بھی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

ذی وقار خطبائے کرام....! صحیح معنوں میں بڑا خطیب بننے کے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنے بیان اور خطبے کو مبارک بنانے کے لیے قرآن وحدیث کی نصوص کا زیادہ اہتمام کرنا پڑھتا ہے۔

3) جب دوسرے خطبے میں اہمیت کے ساتھ موضوع کا اعلان کر دیا جاتا ہے تو اکثر سامعین کے دل میں اُس موضوع کو سننے کا شوق اسی وقت پیدا ہو جاتا ہے، وہ اگلے جمعے جہاں خود بروقت تشریف لاتے ہیں وہاں اپنے ساتھ کئی دوستوں کو بھی لے کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے عرصہ دراز سے میری یہ عادت ہے اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس کی بہت سی برکتیں اپنی زندگی میں دیکھی ہیں۔

اپنی بساط کے مطابق کوشش کریں کہ موضوع منفرد ہو، وقت کی ضرورت کے مطابق ہو اور جن الفاظ میں آپ موضوع کا اظہار کریں اُن الفاظ میں بھی جاذبیت ہو۔

نعرہ بازی کی جگہ مزاج سازی کریں:

قوم کے لیڈر اور اساتذہ ہی اپنے نوجوانوں کے رہبر اور رہنما ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کو خوشامد پسند لیڈر، خطیب اور استاذ نہ دے ورنہ اُمت کے نوجوانوں کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے اور اس وقت کچھ صورتحال ایسی ہی بنتی جارہی ہے کہ نوجوان نسل کے مزاج بری طرح بگڑ چکے ہیں اور جو خطرناک امراض اُن کے انگ انگ میں رچ بس چکے ہیں اُن میں سے جلد بازی، تعصب، تھوڑ دلی اور زبان کی بے اعتدالی سرِ فہرست ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کی مزاج سازی کی جائے، اُن کو تحمل، بردباری اور برداشت کا سبق اپنے کردار سے پڑھایا جائے، اُن کے بڑھتے ہوئے تنظیمی تعصب کو رواداری کی راہ پر گامزن کیا جائے، اُن کی تھوڑ دِلی اور زبان کی تیزی کو کشادہ دلی اور زبان کی حلاوت میں تبدیل کیا جائے، یہی کامیابی کا راز ہے کہ نعرہ بازی کی جگہ ہم مزاج سازی کریں۔

صرف لفظی تقریریں نہیں قوم کو اپنا دِل بھی دیں:

خطبائے کرام کسی بھی قوم کے روشن مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں، دردِ دل اور فکر رکھنے والے منہجی خطباء قوم اور جماعت کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ جیسا کہ ماضی قریب میں زندہ مثالیں موجود ہیں، ہمارے خطبا خطابت کو اپنے لئے عبادت اور سعادت سمجھتے تھے انہوں نے توحید وسنت کی دعوت جس اخلاص اور اعلیٰ اخلاق اور فکر کے ساتھ لوگوں میں منتقل کی ہے آج اُس کا نشان تک بھی نظر نہیں آتا۔

اب تو صرف ہمارے اکثر خطبا عوام کو لفظی تقریریں دے رہے ہیں۔ دل، درد اور فکر سے خالی ہیں، محض نقالی، شعلہ نوائی، گردان بازی، خوامخواہ کی طوالت اور گھٹیا مذاق کو خطابت کی معراج سمجھا جاتا ہے جبکہ یہی خام خیالیاں کسی بھی خطیب کے اللہ کے ہاں ناکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لئے کافی ہیں۔

ہر بیان عالمانہ بنائیں :

ہمارے ہاں ایک نامناسب تقسیم ہے کہ اکثر مضبوط علما اچھے خطیب نہیں ہوتے اور جو اچھے خطیب ہوتے ہیں وہ مضبوط عالم نہیں ہوتے۔

جبکہ ہر خطیب اگر سات دِن پوری دیانت داری کے ساتھ موضوع پر محنت کرے تو اُس کا ہر بیان عالمانہ، محدثانہ اور فقیہانہ ہو سکتا ہے اور الحمد للہ ہم نے خطبات کا سلسلہ شروع بھی اِسی نیت سے کیا تھا کہ ہر خطیب عالمانہ اور فاضلانہ گفتگو کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور اِسی طرح پورے ادب کے ساتھ ہم اہلِ علم کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ بھی بوقت ضرورت پنجابی زبان اور مترنم لب ولہجہ بھی اختیار کیا کریں اس سے اُن کی شان میں اضافہ ہوگا اور ان کی دعوت خواص کے ساتھ ساتھ عام سادہ لوگوں تک بھی باآسانی پہنچ جائے گی۔

رشتے دار قدر نہیں کرتے :

چند دِن قبل ایک خطیب صاحب کہنے لگے میرے رشتے دار میری قدر نہیں کرتے بلکہ مجھے مولوی بننے کے طعنے دیتے ہیں، یہ شکایت ہمیں پہلے بھی وصول ہوئی ہے تو ہم یہاں پر صرف یہی عرض کریں گے کہ دین کا کام اخلاص کے ساتھ کریں اور جس موقف کو حق سمجھتے ہیں ڈٹ کر بیان کریں آپ کی قدر کرنے کے لیے آپ کو آپ کا اللہ ہی کافی ہے جس نے آپ کو اپنے رسولوں کا وارث بنا دیا ہے اور رحمت کے فرشتے ہر وقت آپ کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اگر کوئی کم ظرف، کمینہ یا منافق رشتے دار آپ کو تکلیف دیتا ہے تو اُس کی حوصلہ شکنی کو اپنے اُوپر مسلط نہ کریں، اُس سے اعراض کریں، اُس کے لیے دعا کریں اور اپنے اللہ کے ساتھ چمٹے رہیں اور یقین کرلیں کہ دونوں جہانوں کی عزت صرف آپ کے لیے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۙ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

مسنون خطبہ کا اہتمام کرنا آپ کے متبع سنت ہونے کی واضح دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنْ أُرِيْدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ○
وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ ○
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ○

”میں تو صرف اِصلاح چاہتا ہوں جہاں تک ہو سکے اور مجھے توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ملی ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ (سورہ ھود:88)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ ①

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

حمد و ثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے، درود وسلام سیدنا سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین سید الثقلین اما منافی الدنیا واما منافی الآخرۃ واما منافی الجنۃ، کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

رحمت و بخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

ہم نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص نہیں پایا، جو کامیابی، بھلائی، صحت

① (سورۃ الاحزاب:35)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وعافیت، عزت و رفعت، خیر و برکات اور ہر طرح کے اچھے فوائد حاصل نہ کرنا چاہتا ہو۔ جس شخص کے بھی ہوش وحواس قائم ہیں وہ ہر صورت خیر و برکات اور فوائد کی تلاش میں لگا رہتا ہے لیکن تکلیف دہ بات یہ ہے کہ وہ اِن فوائد کو اور دنیا کی خیر و برکات کو حاصل کرنے کے لیے جس راستے پر چل نکلتا ہے اس کی منزل پر کسی صورت بھی اس کو یہ خزانے حاصل نہیں ہوتے۔ کوئی شخص دولت کے پیچھے ہے، کوئی عورت کے پیچھے اور کوئی سیاسی میدان میں اپنا سب کچھ لگائے اور لوٹائے ہوئے ہے، زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی فکر، یاد اور اللہ کے ذکر سے کلی طور پر خالی ہے جبکہ خیر و برکات اور دنیا کی ہر کامیابی کی طرف جانے والا رستہ براستہ اَذکار جاتا ہے آپ زندگی کے جس شعبہ میں بھی ہیں آپ وہاں نماز قرآن کے ساتھ ساتھ صبح وشام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کی پابندی کریں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس فانی دنیا میں ہی ایسے ایسے عظیم فوائد اور خزانے عطا کرے گا کہ جن کا آپ نے کبھی تصور تک بھی نہیں کیا تھا۔

آٹھویں صدی ہجری میں ایک بہت بڑے اللہ کے ولی اور قرآن وحدیث کے مشہور امام گزرے ہیں جن کو امام ابن قیم رحمہ اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بہت مفید کتابیں لکھی ہیں، خوشی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کی ہر دوسری کتاب پہلی کتاب سے زیادہ مفید اور شاندار ہے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کو ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

حضرت امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی ایک معروف کتاب الوابل الصیب میں اَذکار اور مسنون دعائیں تحریر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

((وَفِي الذِّكْرِ نَحْوُ مِنْ مِائَةِ فَائِدَةٍ)) [1]

"اور اَذکار میں سو کے قریب فوائد ہیں۔"

---

[1] (الوابل الصیب:94، دار عالم الفوائد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اندازہ فرمالیں...! جو شخص کثرت سے اَذکار کرتا ہے اور مسنون اَذکار کی طرف متوجہ رہتے ہوئے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھتا ہے وہ کس قدر عظیم فوائد اور خزانوں کا حق دار ٹھہرتا ہوگا....؟ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اَذکار کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے کمال کر دی ہے میں آپ کو تمہیدی طور پر ان کے بیان کردہ چند اہم فوائد سنانا چاہتا ہوں مکمل توجہ فرمائیں اور بالخصوص جب اس طرح کی عالمانہ بات شروع ہو جائے تو ہر طرح کی غفلت حتی کہ ٹیک تک بھی چھوڑ دیا کریں اور ہمہ تن گوش، سراپہ ہوش بن کر بیٹھا کریں۔

امام صاحب نے سب سے پہلے جس فائدے کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اَذکار کی برکت سے مسلمان شیطان جیسے خطرناک دشمن کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ ذِکر شیطان کو ذَلیل و خوار اور رُسوا کر دیتا ہے۔ اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ کسی بھی مسلمان کے لیے اس سے بڑی خیر اور اس سے بڑا فائدہ کیا ہو سکتا ہے کہ وہ شیطان جیسے خطرناک دشمن کے حملوں سے ساری زندگی محفوظ رہے۔

اور اس طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ پچیس نمبر فائدے کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ کثرت سے اَذکار کرتے رہنے کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمان کی زبان ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتی ہے، ایسا شخص غیبت، چغل خوری، فحش گوئی اور جھوٹ سمیت زبان کی دیگر خطرناک آفتوں سے محفوظ رہتا ہے

آپ ذرا امام صاحب کی عبارت پر غور فرمائیں:

((وَالْمُشَاهَدَةُ وَالتَّجْرِبَةُ شَاهِدَانِ بِذٰلِكَ، فَمَنْ عَوَّدَ لِسَانَهُ ذِكْرَ اللّٰهِ صَانَ اللّٰهُ لِسَانَهُ عَنِ الْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَبِسَ لِسَانُهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَرَطَّبَ بِكُلِّ بَاطِلٍ وَلَغْوٍ وَفُحْشٍ)) ①

مشاہدے اور تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جس شخص نے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر لگا دیا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی زبان کو ہر باطل اور فضول کام سے محفوظ کر لیتے ہیں اور جس کی زبان اللہ کے ذِکر سے خشک ہو جائے تو پھر اس کی زبان ہر طرح کے باطل، فضول اور فحش باتوں سے آلودہ ہو جاتی ہے۔

اگر امام صاحب رحمہ اللہ کے بیان کیے ہوئے مندرجہ بالا فائدے پر غور کیا جائے تو آپ مجھے بتائیں کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور شرف کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی زبان ہفوات، فحشیات، لغویات سے بچ جائے اور وہ عرش و فرش کے مولا و داتا کے ذکر میں لگی رہے....؟

اور اسی طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ نے چھتیس نمبر فائدہ بیان کیا ہے جو کہ کم و بیش چالیس صفحات پر مشتمل ہے اس میں امام صاحب نے دلائل کے انبار لگا کر اس بات کو واضح کیا ہے کہ جو شخص اذکار میں غفلت نہیں کرتا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی زندگی کو نور سے منوّر فرما دیتے ہیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ۔

((اَنَّ الذِّكْرَ نُوْرٌ لِلذَّاكِرِ فِي الدُّنْيَا وَنُوْرٌ فِي قَبْرِهِ، وَنُوْرٌ لَهُ فِيْ مَعَادِهِ)) ②

① (الوابل الصیب:99) ② (الوابل الصیب:114)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بلاشبہ ذِکر روشنی ہے، ذِکر کرنے والے کے لیے دُنیا میں اور روشنی ہے اس کی قبر میں اور روشنی ہے اس کے لیے اس کی آخرت میں۔“

میرے قابلِ قدر سامعین کرام....! آپ بتائیں کہ اس سے بڑھ کر فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے....؟ اللہ کی قسم یقین جان لیں ہم اَذکار میں غفلت کر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے، زندگی میں اَذکار اور مسنون دعائیں نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہے ہم اَذکار میں غفلتوں کی وجہ سے دنیا میں نہیں ظلمت کدوں میں جی رہے ہیں..... آیئے اگر نور چاہیے، اگر روشنی چاہیے تو پھر نماز قرآن کی پابندی کے ساتھ ساتھ صبح و شام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کے علاوہ ہمہ وقت اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں۔

اور اسی طرح امام صاحب رحمہ اللہ نے 44 نمبر فائدہ بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اَذکار کی پابندی کسی بھی مسلمان کے شکر گزار ہونے کی بنیادی دلیل ہے۔

((فَإِنَّ الذِّكْرَ رَأْسُ الشُّكْرِ فَمَا شَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ)) ①

”بلاشبہ ذکر شکر کی بنیاد ہے جس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر بھی نہیں کیا۔“

اور یہی بات قرآن بھی کہتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ ②

① (الوابل الصیب:161)

② (سورۃ البقرۃ:152)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”پس تم میرا ضرور ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا ضرور شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ شکر گزار بننے کے لیے اَذکار والا بننا ضروری ہے حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر اُسی نے ادا کیا ہے جس نے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اور اپنی زبان کو اس کے ذِکر سے تر رکھا ہے۔

ذِی وقار سامعین کرام....! یہ تو چند اہم اور علمی تمہیدی باتیں ہیں جو میں آپ سے کر رہا تھا اب میں اللہ کے فضل سے آپ کے سامنے اَذکار کے پانچ اعلیٰ ترین فوائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ ①

”اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔“

① اَذکار کرنے والے کا اللہ بھی ذکر کرتے ہیں:

اَذکار سے اور بالخصوص قرآنی اَذکار اور نبوی اَذکار سے سب سے بڑا فائدہ اور اعزاز یہ حاصل ہوتا ہے کہ ذِکر کرنے والے کا اللہ تعالیٰ بھی ذکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فرشتوں میں اس کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے اس مسلمان کے لیے خیر و برکات کے سب دروازے کھول دیتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

① (سورۃ الاحزاب:35)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ ①

"پس تم میرا ضرور ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا ضرور شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر امام الذاکرین اور امام المعصومین ﷺ نے کچھ اس انداز سے فرمائی ہے۔

حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ)) ②

"میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں۔"

سبحان اللہ....! حدیثِ قدسی کے الفاظ پر غور کریں اور اسی طرح حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ)) ③

---

① (سورة البقرة:152)

② (مسند احمد:10969،صحیح البخاری:7524)

③ (صحیح البخاری:7405)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے نفس میں میرا ذکر کرے میں اس کا اپنے نفس میں ذکر کرتا ہوں اگر وہ بھری مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر بھری مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“

اور جس مجلس میں اللہ کا ذکر ہو جیسا کہ آپ لوگ خطبہ جمعہ سے ایک ایک گھنٹہ قبل مسجد میں تشریف لے آتے ہیں کوئی قرآن پڑھتا ہے، کوئی نفل ادا کرتا ہے اور کوئی خوش نصیب استغفار میں لگا رہتا ہے آپ لوگوں کے متعلق حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَومٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ المَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) ①

”جب بھی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتی ہے تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنے پاس ذکر کرتے ہیں۔“

امام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ذکر کے اس فائدے کو بیان کرتے ہوئے جھوم اُٹھے اور کیا فرماتے ہیں:

① (الصحیح للمسلم، رقم : 2700)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الذِّكْرِ إِلَّا هٰذِهِ وَحْدَهَا لَكَفَىٰ بِهَا فَضْلًا وَشَرَفًا)) ①

"اور اگر ذکر کے فوائد میں صرف یہ اکیلا فائدہ ہی ہو تو فضیلت اور شرف کے لحاظ سے کافی ہے۔"

کہاں گناہگار بندہ.... اور کہاں اللہ رب العالمین کا اسے یاد کرنا.... اللہ اکبر کبیرا

② اذکار کرنے والے کے لیے کامیابی ہی کامیابی:

بڑے ہی اختصار سے ایک جملہ آج کے خطبہ میں سبق کی طرح یاد کر کے لے جائیں کامیابی کو جتنے راستے جاتے ہیں وہ سارے کے سارے براستہ ذکر ہو کر جاتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کو بغیر اذکار کے حقیقی کامیابی مل جائے.... زندگی میں تجارت، سیاست، جنگ سمیت کوئی بھی اہم معاملہ درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے بنیادی قوانین کو اختیار کرنے کے بعد اپنی کامل توجہ اللہ کی طرف کرتے ہوئے اپنی زبان کو اذکار سے مزین کرلیں پھر آپ کے لیے کامیابی ہی کامیابی ہے، کثرت اور معرفت سے اذکار کرنے والے شخص کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی اور اللہ کی قسم بظاہر ایسے شخص کا ہار جانا بھی باطنی طور پر اس کی فتح ہی فتح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس جگہ جہاد اور قتال کا ذکر کیا ہے وہاں پر مسلمان فوجیوں اور مجاہدوں کو آپس میں اتفاق اور دِل جمی کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آخر میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ:

---

① (الوابل الصيب: 96)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ ①

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

یعنی تمہاری بظاہر نظر آنے والی فوجیوں کی کثرت اور جدید آلاتِ حرب وضرب اور ٹیکنالوجی سے بڑھ کر طاقت والی چیز وہ اللہ کا ذکر ہے.... کہیں تم ظاہری وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو جانا، وگرنہ تم کسی صورت بھی فتح حاصل نہیں کر سکتے ہو، فتح کی اصل بنیاد تو اللہ کا ذِکر ہے۔ قرآن پاک کی اس واضح آیت کی روشنی میں ہم بالخصوص سرحدوں پر پہرہ دینے والی اِسلامی فوج اور ان کے ذِمہ داران کی خدمت میں بصد ادب گزارش کریں گے کہ وہ نماز قرآن کے ساتھ ساتھ صبح وشام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کو اپنے اوپر لازم کر لیں اِن مبارک اَذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں اِسلامی فوج کی ایسی ہیبت پیدا کر دے گا کہ وہ کسی صورت بھی ان کے مقابلے کی جراءت نہیں کر سکیں گے۔

یاد رہے ٹریننگ، دلیری اور جدید ایٹم کے ساتھ ساتھ فتح اور غلبے کے لیے اَذکار کی کثرت اور اَذکار سے محبت اَز حد لازمی اور ضروری ہے۔

اور اسی طرح اللہ نے تاجر طبقہ کو مخاطب کرتے ہوئے اسی بات کا حکم دیا ہے کہ اگر تم برکت والی روزی لینا چاہتے ہو اور تجارتی لین دین میں امن امان اور کامیابی کے طلبگار ہو تو پھر کثرت کے ساتھ میرا ذکر کرو اور اپنی زبانوں کو اَذکار سے تر رکھو میں تمہیں ہر طرح کی کامیابی عطا کروں گا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

① (سورة الانفال:45)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾﴾ ①

''اور جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

یہاں پر بعض لوگ اعتراض کر سکتے ہیں کہ کئی ذکر کرنے والے ساری زندگی غریب ہی رہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ذکر ان کو مال کی کثرت اور دولت کی طرف کامیابی کیوں نہیں دلاتا تو اس کا عام فہم سادہ جواب یہ ہے کہ اصل کامیابی اللہ کی یاد ہے اور حرام سے اجتناب ہے ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے غریب بڑے بڑے مال داروں کی بنسبت زیادہ سکون اور اطمینان میں ہوتے ہیں۔ ان کی ذہنی ٹینشن مال داروں سے کم از کم ہزار گنا تھوڑی ہوتی ہے بشرطیکہ اللہ کا ذکر سوچ سمجھ کر پوری بصیرت کے ساتھ کیا جائے۔ ہم نے بعض دفعہ بہت تکلیف دہ صورت حال بھی دیکھی ہے کہ بظاہر ہاتھوں میں تسبیح پکڑنے والے بھی بڑے بددیانت اور دھوکہ باز ہوتے ہیں اس کی وجہ ان بیچاروں کا صرف الفاظ کی حد تک رٹنا تو ہوتا ہے لیکن ان کو اذکار کی سمجھ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا احساس نہیں ہوتا۔

اور خاص طور پر علمائے کرام اور خطبائے عظام بھی اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ علم اور خطابت کے میدان میں بھی کامیابی کی طرف جانے والا رستہ صرف اور صرف اذکار والا رستہ ہے آپ جب علم پڑھانے کے لیے نکلیں، آپ خطابت کے لیے سفر شروع کریں، یا کسی جگہ مناظرے کے لیے جا رہے ہوں تو اپنی

---

① (سورة الجمعة:10)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زبان کو اللہ کے ذِکر سے تر رکھیں..... ربِّ محمد ﷺ کی قسم دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نامراد اور ناکام نہیں کر سکتی آپ کی راہوں میں اور آپ کو منزل پر کامیابی سلام کرتی ہوئی نظر آئے گی۔

آپ کو تو یاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دو عظیم مبلغ اور خطیب فرعون کی طرف معجزات دے کر روانہ کیے تو ساتھ ایک خاص تلقین فرمائی اور کہا: ﴿وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي﴾ ① میرے ذِکر میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہ کرنا یعنی کہ معجزات کی طاقت کے باوجود فتح اور کامیابی میں بنیادی حیثیت وہ اذکار کو حاصل ہے آپ کے پاس دلائل کے انبار ہوں اور آپ کی زبان فصاحت و بلاغت کی معراج کو چھو رہی ہو پھر بھی آپ نے اپنے دلائل اور اپنی فصاحت پر بھروسہ کرتے ہوئے اذکار میں غفلت نہیں برتنی۔

ایک خاص راز کی بات:

اکثر لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم اذکار بھی پڑھتے ہیں لیکن کامیابی نہیں ملتی، ہم اولاد کے حصول میں کامیاب ہوتے ہیں نہ حصولِ مال میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی ہمیں حصولِ شفا میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے....؟

اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ ② اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ

---

① (سورہ طٰہٰ:42)

② (تمام وجوہات کا مطالعہ کرنے کے لیے ہماری کتاب حصن الخطیب سے "ذکر الٰہی بے اثر کیوں؟" کا ضرور مطالعہ کریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ذکر میں کثرت نہیں ہے جبکہ کامیابی کے لیے کثرت مطلوب ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر یہی حکم ارشاد فرمایا ہے کہ کثرت سے اَذکار کرو، صرف یہ نہیں کہا کہ اَذکار کرو بلکہ آپ کو جگہ جگہ ''کثیرا، کثیرا'' کے الفاظ ملیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ اَذکار کرو مثال کے طور پر آپ جو بھی ذکر کسی بھی نعمت کے حصول یا کسی بھی غم کے اِزالے کے لیے کر رہے ہیں تو دو تین دن کے لیے دو تین سو دفعہ پڑھ کر اس کو چھوڑ نہ دیں بلکہ دن بھی بڑھا دیں اور تعداد بھی بڑھا دیں اور پورے یقین کے ساتھ لگے رہیں اللہ کی عزت کی قسم یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی کے خزانے عطا نہ کرے...... ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ ہم بے یقینی کی کیفیت میں تجربے کے طور پر تھوڑا سا ذکر کرتے ہیں اور اَنداز یہ ہوتا ہے کہ ہم سرعام یہ کہتے ہیں کہ چلو اب ذکر کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں..... انا للہ وانا الیہ راجعون

صاحبو......! کامیابیاں ایسے تو نہیں ملتیں آپ کو علم ہے نا کہ آپ امتحان میں کامیابی کے لیے اور اچھے نمبر لینے کے لیے اور اعلیٰ کامیابی کے لیے دن رات ایک کرتے ہیں اور بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں بس اسی طرح اولاد، مال اور صحت جیسی قیمتی چیزوں کے حصول کے لیے اور ہر ایک نعمت کو پانے میں کامیاب ہونے کے لیے ذکر کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ کر دیں۔

یاد رہے....! یہ ایک ایسی راز کی بات ہے کہ جو بڑے بڑے سمجھ دار لوگوں کو بھی ساری زندگی سمجھ نہیں آتی۔ ①

---

① اسی طرح آپ نے استخارہ کیا ہے لیکن معاملہ واضح نہیں ہوا، آپ استخارہ بار بار کریں، دس بار کریں یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ پورے یقین سے استخارہ کریں لیکن آپ کو خواب نہ آئے، راہ نمائی نہ ہو اور خیر کی طرف آپ کا دلی رجحان نہ بڑھے اور سب سے بڑا آپ کو فائدہ یہ ہوگا کہ بار بار استخارہ کرنے کے بعد آپ جو قدم اُٹھائیں گے آپ کو نقصان نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اَذکار کرنے والے کو قلبی خزانے :

کون نہیں جانتا کہ انسان کی زندگی تو اس کے دل کے ساتھ ہے دل زندہ ہے تو انسان زندہ ہے، دل روشن ہے تو زندگی بہت ہی خوبصورت ہے اگر دل ہی ویران اور مردہ ہے تو ایسا شخص حیوانات سے زیادہ بدتر اور پرلے درجے کا بدسکون ہے۔

اَذکار کا سب سے بڑا تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل کو سکون کا خزانہ ملتا ہے، دل نرم ہوتا ہے دل سے سختی دور ہوتی ہے اور دل پہ لگے ہوئے داغ دھونے کے لیے یہی اَذکار پالش کا کام دیتے ہیں غرض کہ اَذکار سے قلبِ انسان پر طرح طرح کی تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور اَذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو ہزاروں خزانوں کے ساتھ مالا مال کرتے ہیں۔

اگر زندگی میں آپ کو سکون جیسا عظیم خزانہ چاہیے تو وہ خزانہ عورت، دولت یا صرف عہدہ پاکر نہیں ملتا بلکہ یہ قیمتی خزانہ اللہ کی یاد، اَذکار سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴾ ①

”ایمان والوں کے دلوں کو اطمینان تو اللہ کے ذکر سے ملتا ہے خبردار! دلوں کا سکون اللہ کے ذکر کے ساتھ ہے۔“

اور یہاں یہ بات یاد رہے آپ کو اَذکار کی معرفت اور ان کی پہچان جس قدر زیادہ ہوگی آپ کے دل کو سکون و قرار، خوشی اور حلاوت بھی اس قدر زیادہ محسوس ہوگی۔

---

① (سورۃ الرعد:28)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بلکہ قرآن پڑھا جائے تو یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ اطمینان سے بڑھ کر اَذکار کی برکت سے انسان کے دل میں خوف اور خشیت کی اعلیٰ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ ①

''صرف مومن تو وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

اَذکار کی برکت سے جہاں سکون اور خشیت جیسے خزانے دلوں کو نصیب ہوتے ہیں وہاں یہ اَذکار مسلمان کے دل کو نرم کر دیتے ہیں۔ اللہ کے بہت بڑے ولی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور آکر کہنے لگا اے ابو سعید میرا دل بہت زیادہ سخت ہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا أَذِبْهُ بِالذِّكْرِ اس کو ذکر کے ساتھ نرم کر دے۔

اسی طرح اللہ کے ایک بہت بڑے ولی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((ذِكْرُ اللّٰهِ تعالىٰ شِفَاءٌ وَذِكْرُ النَّاسِ دَاءٌ)) ②

---

① (سورۃ الانفال:2)

② (شعب الایمان:2/593، سیر اعلام النبلاء:6/369، الوابل الصیب:172، اس کتاب کے حاشیہ میں محقق عالم لکھتے ہیں کہ إِيْ وَاللّٰهِ فَالْعَجَبُ مِنَّا وَمِنْ جَهْلِنَا كَيْفَ نَدَعُ الدَّوَاءَ وَنَقْتَحِمُ الدَّاءَ، اللہ کی قسم ہماری طرف سے کیسی عجیب بات ہے اور ہماری جہالت ہے کہ ہم شفا کو چھوڑ رہے ہیں اور بیماری کی طرف تیزی سے گھس رہے ہیں....؟)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ کا ذِکر شفا ہے اور لوگوں کا ذِکر بیماری ہے۔''

امام صاحب کی یہ بات سونے کے پانی سے لکھی جائے تو تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ امام صاحب کا فرمان سو فیصد حقیقت کے عین مطابق ہے جو لوگ اَذکار میں مصروف رہتے ہیں ان کے بدن اور ان کی روح کو شفا اور تقویت ملتی ہے اور جو لوگ ہمہ وقت لوگوں پر تبصرے کرتے رہتے ہیں ان کے دل بُری طرح بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ بہت منحوس ہوتے ہیں۔

اَذکار کا مومن کے دل پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے بلکہ اَذکار مومن کے لیے آبِ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، اَذکار کی برکت سے جہاں سکینت، خشیت اور صحت جیسے خزانے نصیب ہوتے ہیں وہاں اَذکار کی برکت سے ایک مسلمان نفاق کے داغ دھبوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے، ذِکر نہ کرنا یا اَذکار کم کرنا یہ منافقوں کی پہچان ہے۔

﴿وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۟ۙ﴾ ①

''اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں نماز کی طرف تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلانے کے لیے اور نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے مگر بہت تھوڑا۔''

اور اسی طرح کئی ایک احادیثِ رسول اور آثارِ صحابہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کثرت اور معرفت سے اور بالخصوص تنہائی میں ذِکر و اَذکار کرنے والا مسلمان منافق نہیں ہو سکتا بلکہ وہ سچا مومن ہے گویا کہ اَذکار کی کثرت یہ سچا مومن ہونے کی نشانی ہے۔

① (سورة النساء:142)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((الذِّكْرُ لِلْقَلْبِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ، فَكَيْفَ يَكُونُ حَالُ السَّمَكِ إِذَا فَارَقَ الْمَاءَ)) ①

''ذکر دل کے لیے ایسے ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی، پس اُس وقت مچھلی کا کیا حال ہوتا ہے جب وہ پانی سے دور ہو۔''

اوراس طرح فرماتے ہیں کہ:

((فَمَنِ ابْتَغَى النَّجَاةَ مِنْ مَوْتِ الْقَلْبِ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) ②

''جو شخص دل کے مرنے سے نجات چاہتا ہے پس وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔''

⑤ اَذکار دیگر اعمال کی کمی کو پورا کرتے ہیں:

اَذکار کے بہت زیادہ فوائد ہیں ان تمام فوائد کو سمیٹنے کے لیے ایک خطبہ تو درکنار اس کے لیے کم از کم درجنوں خطبات بھی ناکافی ہیں۔

اَذکار کا چوتھا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی شدید مصروفیات کی وجہ سے زیادہ نیک اعمال پر پابندی نہیں کر سکتا یا وہ بڑھاپے کی وجہ سے بڑے بڑے نیک

---

① (التحفة العراقية:85/15، الوابل الصيب:96)

② (الوابل الصيب:96)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال سرانجام نہیں دے سکتا تو وہ شخص دکان پہ بیٹھا یا گھر بستر پر لیٹا اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ اَذکار کی برکت سے بڑے بڑے نیک اعمال سے پیچھے رہ جانے والی کمی پوری فرما دیتے ہیں اور انسان اَذکار کی برکات سے بڑے بڑے عظیم الشان بلند درجات حاصل کر لیتا ہے، ذِکر، کرنے کے لحاظ سے انسان کے لیے سب سے آسان نیک عمل ہے لیکن رُتبے اور مرتبے کے لحاظ سے سب سے اونچا عمل ہے۔ اَذکار کے چند کلمات پڑھ لینے سے آپ کئی گھنٹوں کی عبادت کا اجر حاصل کر سکتے ہیں۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے میرے پاس سے گزرے اور میں اپنے حجرے میں نماز والی جگہ پر عبادت میں مصروف تھی پھر رسول اللہ ﷺ نماز فجر، اشراق کے بعد چاشت کے وقت میرے پاس آئے اور میں عبادت میں مصروف تھی رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا کہ اے جویریہ جب سے میں گیا ہوں کیا تو اسی جگہ بیٹھی عبادت کر رہی ہے.....؟ فرمانے لگی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے بعد تین مرتبہ چار کلمات کہے اگر اِن کو اُن کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ اُن سے وزن میں بڑھ جائے اور وہ چار کلمات مندرجہ ذیل ہیں۔

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) ①

① (الصحیح للمسلم:2726)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اُس کے عرش کا وزن اور جتنے اُس کے کلمات کی سیاہی ہے۔''

چار کلمات پر مشتمل یہ ذِکر اِس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ یہ ذِکر اور اس طرح کے کئی اَذکار گھنٹوں کی عبادت پر حاوی ہوتے ہیں۔

امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سلسلہ احادیث صحیحہ میں ایک صحیح روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص رات کو قیام نہیں کر سکتا، جہاد نہیں کر سکتا، زیادہ سخاوت نہیں کر سکتا وہ شخص ((سبحان اللہ وبحمدہ)) کثرت کے ساتھ پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ ان تینوں بڑے اعمال سے پیچھے رہنے کی کمی کو پورا کر دیں گے اور سبحان اللہ وبحمدہ کا پڑھنا اللہ کے ہاں سونے چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

اور اسی طرح ایک دفعہ غریب مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر کسی دنیاوی مفاد کا مطالبہ نہیں کیا اور نہ ہی تنخواہیں زیادہ کروانے کے لیے احتجاج کیا.... بلکہ وہ کس مقصد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ان کی فکر کیا تھی آئیں اور پوری توجہ سے سماعت فرمائیں وہ آ کر کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

((ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ))

''مال والے تو اجر و ثواب اور ہمیشہ کی نعمتوں والی جنت لے گئے وہ نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزے بھی اسی طرح رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں۔"

لیکن اے اللہ کے رسول ﷺ وہ چار نیک کام ایسے کرتے ہیں کہ جو ہم نہیں کر پاتے، ان کے پاس مال ہے جس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں، عمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ ہم مال کی کمی کی وجہ سے نہ حج عمرے کر پاتے ہیں اور نہ ہی ہم جہاد اور صدقہ خیرات میں مال وغیرہ دیتے ہیں۔

ذی وقار سامعین کرام.....!غور فرمائیں صحابہ کی فکر کیسی پاکیزہ تھی....؟؟ ان کو اللہ کی رحمت اور جنت کی کتنی فکر تھی....؟؟؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کو پالو گے جو اجر وثواب میں تم سے آگے بڑھ چکے ہیں لیکن اس عمل کی وجہ سے کوئی تم سے آگے نہیں نکل سکے گا۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول کیوں نہیں آپ ایسا عمل ضرور بیان کر دیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا)) [1]

"ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ اللہ اکبر۔"

---

[1] (صحیح البخاری 6329، یاد رہے فرض نماز کے بعد تسبیحات وغیرہ پڑھنے کی تعداد صحیح احادیث کی روشنی میں چار طرح سے ہے۔ 1۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر دس دس مرتبہ 2۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر 3۔ سبحان اللہ، الحمد للہ تینتیس تینتیس مرتبہ اور اللہ اکبر چونتیس مرتبہ 4۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پچیس پچیس مرتبہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ غریب مہاجر صحابہ نے یہ تسبیحات وغیرہ پڑھنا شروع کردیں اور کچھ عرصہ کے بعد مال دار صحابہ کو بھی اس کا علم ہو گیا اور پھر جب دوبارہ غریب صحابہ یہی فکر لے کر آئے تو آپ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا مال تو اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

سامعین کرام...! اس حدیث سے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اذکار کی کثرت سے مسلمان بڑے بڑے نیک اعمال کی کمی کو بھی پورا کرلیتا ہے اور اذکار کئی نیک اعمال کی نیابت کا کام بھی دیتے ہیں۔

اور ایک حسن درجہ کی روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چچا زاد بہن اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو کہا تھا، ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' سو سو دفعہ پڑھا کر یہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی لڑی سے سو غلام آزاد کرنے، اللہ کی راہ میں سو گھوڑے دینے اور ہار پہنائے سو اُونٹ اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ہے۔ سبحان اللہ ①

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اذکار کو بہت زیادہ اہمیت اور حیثیت دیتے تھے اور اذکار کو کئی دیگر اعمال کی بنسبت زیادہ شرف، فضل اور نیابت کرنے والا عمل سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((لأَنْ آخُذَ فِي طَرِيقٍ، فَأَقُولُهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَدَدَهُنَّ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) ②

''راستے میں اِن کلمات کا پڑھنا میرے لیے اللہ کی راہ میں گھوڑے دینے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔''

---

① (مسند احمد: 344 سلسلہ صحیحہ: 303، 1316)

② (مصنف ابن ابی شیبہ: 292/10)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا رہوں ان مبارک چار کلمات کا پڑھنا:

((أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) ①

”میرے ہاں اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اتنی تعداد میں اللہ کی راہ میں دینار خرچ کروں۔“

⑤ اَذکار کرنے والے کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم

اَذکار سے زندگی میں بہار آتی ہے سادہ لفظوں میں آپ اَذکار کو زندگی کی اصل بہار کہہ سکتے ہیں، دنیا کی زندگی میں فوائد سمیٹنے کے لیے اور اپنے دامن کو خیر و برکات سے مالا مال کرنے کے لیے اَذکار سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ مزے اور لطف کی بات یہ ہے کہ انسان کی آخرت بھی سنور جاتی ہے، اَذکار کی بدولت مسلمان کو قیامت والے دن بڑے بڑے اعزاز حاصل ہوں گے اور ایک سچا مومن اَذکار کی وجہ سے بلند و بالا رُتبوں پر فائز ہوگا۔لیکن یہاں پر اختصار سے قرآن پاک کی جو آیت میں نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت کی تھی اس کا سادہ اور عام فہم مطلب واضح کر دیتا ہوں۔

﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵﴾ ②

---

① (شعب الایمان:2/568 یاد رہے اس کی سند میں کچھ کمزوری ہے)

② (سورۃ الاحزاب:35)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔''

اس آیت میں کثرت کے ساتھ اَذکار کرنے والے مرد و خواتین کے لیے اللہ تعالیٰ کے دو وعدے ہیں۔

① مغفرت اور بخشش...... یعنی اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اَذکار کرنے والوں کے لیے مغفرت اور بخشش کو تیار رکھا ہے۔ جونہی وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے دیدار اور ملاقات کے لیے آئیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو از خود مغفرت و بخشش کا خزانہ پیش فرما دیں گے۔

یہاں رُکیں.....! اور غور فرمائیں کہ وہ لمحات کس قدر زیادہ پُر مسرت ہوں گے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشش کا خزانہ عطا کرے گا.....؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی رُتبہ ہے.....؟

② اجرِ عظیم...... یعنی بہت بڑا اجر، اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور ذِکر کرنے والی عورتوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اب جو اجر اللہ نے تیار کیا ہے اور وہ ہے بھی بڑا..... تو اس اجر کی وسعت اور عظمت کیا ہوگی.....؟ اس کو محسوس کریں، اس پر غور کریں اور ساری زندگی اسی انتظار میں گزار دیں کہ وہ لمحات کیا حسین لمحات ہوں گے جب میرا مولا و داتا اور میرا پیارا اللہ مجھے اجرِ عظیم عطا کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں دنیا میں اگر کوئی صدر یا وزیر اعظم یہ اعلان کر دے کہ اگر کوئی شخص امتحان میں سو فیصد نمبر لے گا تو ہم اُسے ملکی سطح پر بہت بڑے انعام سے نوازیں گے، تو اِس اعلان کے بعد لوگوں کی محنت اور تیاری دیکھنے کے قابل ہو گی، اکثر لوگ امتحان کی تیاری کے لیے دن رات ایک کر دیں گے تا کہ کسی نہ کسی طرح وہ اپنے ملک کے سربراہ سے بڑا انعام حاصل کریں اور لوگوں کے ہاں اُن کا ایک مقام و مرتبہ واضح ہو۔

سوال یہ ہے کہ اگر دنیا کا کوئی بڑا اس طرح کی بشارت سنائے تو لوگوں کا جذبہ دیکھنے کے قابل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہیں، سب حاکموں کے حاکم ہیں اُس نے ہمیں درجنوں بشارتیں سنائی ہیں اور ہمارے لیے امتحان میں پاس ہونے کے بعد بڑے بڑے انعامات کا اعلان کیا ہے لیکن اکثر لوگوں کے دلوں میں امتحان کی تیاری کا شوق ہے اور نہ ہی انعامات حاصل کرنے کا جذبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو کثرت سے ذِکر کرنے والا بنا دے اور جو فوائد تمہیدی طور پر اور جو پانچ فوائد میں نے خطبہ میں بیان کیے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام فوائد کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللّٰه تعالى اعلم بالصوابِ

ان اريدُ الا الاصلاح وما توفيقى الا باللّٰه

وآخر دعوانا اَن الحمدللّٰه ربُّ العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکرِ الٰہی میں غفلت

ہلاکت ہی ہلاکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکرِ الٰہی میں غفلت ہلاکت ہی ہلاکت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝﴾ ①

''اور ذِکر کرا پنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے، درود وسلام سیدنا سید الاولین والاخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین سید الثقلین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الاخرۃ وامامنا فی الجنۃ، کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہل بیت، اصحاب رسول، تابعین عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

---

① (سورۃ الاعراف:205)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

آج کا موضوع حد درجہ اہم ہے پہلے کی طرح آپ کی توجہ از حد ضروری ہے یہ بات تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے یعنی کہ دو چیزوں سے بنایا گیا ہے ایک جسم اور دوسری چیز روح۔

جسم کو قائم رکھنے کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے غذا ملتی رہے تو جسم قائم رہتا ہے غذا نہ ملے تو جسم بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنے جسم کو صحت مند، مضبوط اور طاقت ور بنانا چاہتا ہو تو وہ اُس کے لیے اعلیٰ، عمدہ، نفیس اور قیمتی غذاؤں کا اہتمام کرتا ہے جو شخص جس قدر زیادہ خالص دیسی گھی دودھ، نفیس خشک میوہ جات اور تازہ گوشت سمیت پاکیزہ غذائیں کھائے گا اُس کا جسم اور وجود اُسی قدر زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہوگا۔ اور جو شخص روزمرہ کی غذا بھی چھوڑ دے اور طاقت ور خالص غذائیں بھی ترک کر دے اور اِن کی جگہ خراب، بوسیدہ اور نقصان دہ چیزیں کھانی شروع کر دے تو وہ بہت جلد کسی نہ کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے گا اُس کے جسم کو، شوگر ہوگی، کینسر ہوگا، فالج ہوگا، یا اس کے علاوہ کسی بھی مہلک بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔

عین اسی طرح روح کو زندہ اور تر و تازہ رکھنے کے لیے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ معمول کی روحانی غذا میں نماز اور قرآن کی تلاوت شامل ہے جو شخص اپنی روح کو روزانہ کی ضروری روحانی غذا نہ دے تو اس کی روح بھی لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ روحانی طور پر بالکل مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کوئی شخص اپنی روح کو مضبوط، صحت مند، تروتازہ اور طاقت ور بنانا چاہتا ہے تو وہ اُس کو اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی غذائیں دینا شروع کر دے، نوافل کی کثرت، تلاوت کی کثرت، مسنون دعاؤں کی کثرت اور چلتے پھرتے اَذکار سے اپنی زبان کو تر رکھنا۔ جو شخص اپنی روح کو اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی غذا پہنچاتا رہتا ہے اُس شخص کو ایمان کی حلاوت اور روحانی طور پر اس قدر قوت اور طاقت نصیب ہوتی ہے کہ اُس کو نیکیوں سے خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور گناہوں سے بدبو آنا شروع ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اپنی روح کو روزانہ کی ضروری غذا بھی نہ دے، نماز تک چھوڑ دے اور طاقت ور غذا یعنی اَذکار اور تلاوت کی کثرت بھی نہ کرے بلکہ اِن کی جگہ گالیاں دینا شروع ہو جائے، جھوٹ سے کام لے، اپنی زبان کو غیبت اور چغلی کا عادی بنا لے اور اسی طرح زبان کا غلط اور گندہ استعمال کرے تو وہ آہستہ آہستہ اپنی روح سخت بیمار کر بیٹھتا ہے بلکہ اُس کو روحانی کینسر ہو جاتا ہے اور اُس کی روح بالکل مر چکی ہوتی ہے۔

اور یاد رکھو..... ! اللہ کی قسم اس وقت مسلم معاشرے میں بھی ہر دوسرے تیسرے شخص کو روحانی کینسر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اُس کے دل میں نرمی ہے، نہ آنکھوں میں حیا ہے نہ زبان پہ سچائی ہے اور نہ ہی اللہ کی طرف توجہ ہے بلکہ آپ کئی ذِکر سے غفلت کرنے والے ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ آپ اُن کو نماز کا کہیں تو وہ جواب دیتے ہیں ہمارے کپڑے خراب ہیں..... انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض کہ آپ اُن کو کوئی نیکی کا کام کہہ کر دیکھ لیں یا تو وہ کھلم کھلا مذاق کر دیں گے یا آپ کے سامنے کوئی نہ کوئی بہانہ رکھ دیں گے اور اِس سب کچھ کی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ ذِکرالٰہی میں غفلت کی وجہ سے روحانی طور پر ہلاک ہو چکے ہوتے ہیں اور جیسا کہ آج کا ہمارا مضمون ہے کہ ذِکرالٰہی میں غفلت ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

زندگی میں کسی صورت بھی ذِکرالٰہی میں غفلت نہ کریں اور بالخصوص ایسے لوگوں کے ساتھ بالکل بے تکلفی نہ رکھیں جو اللہ کے ذِکر سے غافل ہیں کسی بھی موقع پر ایسے لوگوں سے مشاورت کریں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا کہا مانیں جو نماز، قرآن اور اَذکار سے دور ہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ ①

”اور اپنے آپ کو اُن لوگوں کے ساتھ روکے رکھیں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے اور اُس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیریں، کیا آپ دنیاوی زندگی کی زینت کے خواہش مند ہیں؟

---

① (سورة الكهف: 28)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور آپ اُس شخص کا کہا نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذِکر سے
غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اُس کا معاملہ
حد سے گزرا ہوا ہے۔''

لیکن افسوس کہ ہم ملکی سطح پر، اجتماعی اور انفرادی سطح پر ایسے لوگوں کی باتیں ہی مانتے ہیں جو اللہ کے ذِکر سے غافل پرلے درجے کے بے نماز اور بے دین ہوتے ہیں جب کہ قرآن پاک نے ہمیں سختی سے ایسے لوگوں کے ساتھ مشاورت کرنے سے اور اُن کی اطاعت کرنے سے منع کیا ہے اور آپ حیران ہوں گے کہ شیطان کا اصل ٹارگٹ، اصل ہدف اور اُس کی اصل منزل یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو اللہ کے ذِکر سے غافل کر دے کیونکہ اِس لعین کو بخوبی علم ہے کہ ذِکرِ الٰہی سے غفلت ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ جب شیطان بے عمل لوگوں پر غالب آتا ہے تو ''فانساھم ذِکر اللہ'' ① تو اُن کو اللہ کا ذِکر بھلا دیتا ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کی خواہش یہی ہے کہ ''ویصدکم عن ذِکر اللہ وعن الصلاۃ'' ② وہ تم کو اللہ کے ذِکر اور نماز سے روک دے کیا تم اُس کے روکنے سے رُک جاؤ گے....؟

سامعین کرام! اِس وقت اُمتِ مسلمہ کی ہلاکت کی سب سے بڑی اور سب سے بنیادی وجہ صرف اور صرف ایک ہے اور وہ ہے ذِکرِ الٰہی میں غفلت۔

---

① (سورۃ المجادلہ:19)

② (سورۃ المائدۃ:91)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا مطلب کیا ہے....؟

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کے مطلب میں دو چیزیں شامل ہیں۔

① سرے سے ذِکرِ الٰہی نہ کرنا، نماز، قرآن، مسنون دعاؤں اور اَذکار سے ساری زندگی منہ موڑے رکھنا۔ اور یاد رکھنا نماز سب سے بڑا ذِکر ہے، قرآن سب سے بڑا ذِکر ہے باقی جتنے اَذکار ہیں اُن کا درجہ اِن دونوں کے بعد ہے۔

② ذِکرِ الٰہی کو صرف الفاظ کی حد تک پڑھنا، اُس کی سمجھ اور اُس کی معرفت اور اُس کی بصیرت کے بغیر رٹے رٹائے الفاظ دہراتے رہنا۔ جیسا کہ کسی طوطے کو چند الفاظ یاد کروا دیئے گئے ہیں۔

جب تلک ہم مسلمان ذِکرِ الٰہی کے پابند نہیں ہوتے اور دل و دماغ سے ذِکرِ الٰہی سے سمجھ کر پوری بصیرت کے ساتھ اِس کو ادا نہیں کرتے دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہلاکت در ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔

آیئے..... آج میں آپ کے سامنے ذِکرِ الٰہی میں غفلت اور اَذکار کی ادائیگی میں سُستی کرنے سے جن خطرناک نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن میں سے صرف پانچ خطرناک نقصانات کا ذِکر کرنا چاہتا ہوں پوری توجہ کے ساتھ ذِکرِ الٰہی میں غفلت کے پانچ خطرناک نقصانات سماعت فرما لیں اور آج اللہ سے وعدہ کر لیں کہ آئندہ زندگی کسی صورت بھی اللہ کی یاد سے، اللہ کے ذِکر سے غفلت نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حکم دیتے ہوئے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کو بھی یہی حکم دیا ہے کہ میرے ذِکر میں غفلت نہیں کرنی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ ①

''اور ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح و شام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

ذِکر الٰہی سے غفلت کا سب سے پہلا اور خطرناک نقصان

① شیطان مسلّط کر دیا جاتا ہے:

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے سب سے پہلا اور سب سے بڑا ذِکر الٰہی سے غفلت کا جو نقصان سامنے آتا ہے اور جس کو عملی زندگی میں لوگوں کے اندر دیکھا بھی گیا ہے وہ یہ ہے کہ ذِکر الٰہی سے غفلت کرنے والے شخص پر شیطان اپنے چیلوں سمیت حملہ آور اور مسلط ہو جاتا ہے بلکہ امام ابن قیم رحمہ اللہ تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ:

((وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْعَدُوُّ إِلَّا مِنْ بَابِ الْغَفْلَةِ، فَهُوَ يَرْصُدُهُ، فَإِذَا غَفَلَ وَثَبَ عَلَيْهِ وَافْتَرَسَهُ، وَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْخَنَسَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَتَصَاغَرَ وَانْقَمَعَ، حَتّٰى يَكُوْنَ كَالْوَصْعِ وَكَالذُّبَابِ)) ②

''دشمن شیطان غفلت کے دروازے کے علاوہ انسان پر داخل ہی نہیں ہو سکتا، بس اسی انتظار میں ہوتا ہے، جونہی انسان ذِکر سے غافل ہوتا ہے

---

① (سورة الاعراف:205)

② (الوابل الصيب:83)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تو شیطان اُس پر کُود پڑھتا ہے اور اُس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے تو یہ اللہ کا دشمن کِھسک جاتا ہے، ذلیل ہو جاتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ چھوٹی چڑیوں اور مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔"

اور امام صاحب کی یہ بات صحیح احادیث میں بھی موجود ہے کہ شیطان اذان اور اقامت سُنتے ہی ذلیل و خوار ہو کر بھاگ جاتا ہے۔

بہر صورت جو شخص اَذکار میں غفلت کرتا ہے تو اُس پر شیطان کیسے خیر خواہ بن کر مسلّط ہوتا ہے قرآن کی روشنی میں اُس کے تسلّط اور مکّاری کا ذِکر سماعت فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ ①

"اور جو بھی رحمٰن کے ذِکر سے آنکھیں بند کرتا ہے ہم اُس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں تو وہی اُس کا ساتھی ہو جاتا ہے اور وہ "شیاطین" انہیں سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔"

یعنی جو شیطان مسلّط ہوتا ہے وہ انسان کو ساتھ ساتھ تسلی بھی دیتا ہے کہ تیرے جیسا ہدایت یافتہ اور تیرے جیسا ترقی یافتہ شخص علاقے بھر میں ہے ہی کوئی نہیں۔

---

① (سورة الزخرف:36)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان اپنے ساتھی کی یہ ذہن سازی کر دیتا ہے کہ مساجد میں بار بار آنے جانے والے اور رب رسول کی باتیں کرنے والے یہ ادنی درجے کے لوگ ہیں تیرا معیار ان سے کئی گنا بڑھ کر ہے۔

شیطان کے اس تسلّط کا ذِکر کرتے ہوئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

((وَإِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)) ①

''آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا ہے تو شیطان ''اپنے چیلوں'' کو کہتا ہے نہ تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب آدمی بغیر اللہ کے ذِکر کے گھر میں داخل ہو تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات گزارنے کی جگہ کو پالیا ہے اور آدمی کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں چیزوں کو پالیا ہے۔''

اللہ کے بندو! گھروں میں سانپوں کا آجانا اتنا خطرناک نہیں جتنا شیطان کا اپنے چیلوں سمیت گھروں میں آنا خطرناک ہے جب یہ خطرناک دُشمن اپنے چیلوں سمیت گھروں میں اپنی آمدورفت پکی بنالیتا ہے تو پھر آپس میں محبت رہتی ہے نہ غیرت۔

① (الصحیح للمسلم:5262)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی خَنَسَ)) ①

”شیطان انسان کے دل پر حاوی رہتا ہے جب انسان کوئی سستی یا کوئی غفلت کرے تو وہ وسوسہ ڈال دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرے تو کھسک جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شیطان کے تسلّط سے اور شیطان کے گندے ساتھ سے محفوظ فرمائے۔ قرآن پاک نے کیا خوب کہا ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ ②

”اور ذِکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

② اللہ تعالیٰ بھی بھلا دیتے ہیں :

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا دوسرا خطرناک نقصان یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بھی بھلا دیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو اُس کے نفس کے سپرد کر دیتے ہیں وہ شخص حیوانوں کی طرح اپنے وقت کو ضائع کرتا رہتا ہے۔ اُس کو

---

① (مصنف ابن ابی شیبۃ:369/13)

② (سورۃ الاعراف:205)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساری زندگی یہ خبر تک نہیں ہوتی کہ میں کر کیا رہا ہوں....؟ اور مجھے جانا کس طرف ہے، میرا انجام کیا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ﴾ ①

''اُنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے اُنہیں بھلا دیا ہے۔''

اور اسی نقصان کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾﴾ ②

''اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ان کی اپنی جانیں بھلوا دیں یہی لوگ نافرمان ہے۔''

ذی وقار سامعین کرام! آپ غور فرمائیں کہ وہ انسان کتنا بدنصیب ہے کہ جس پر شیطان مسلّط ہو اور جس کو اللہ بھلا کر اُسے اُس کے نفس کے حوالے کر دے.....؟

آپ کو وہ روایات یاد تو ہوں گی جن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان فراخی اور خوشحالی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، اذکار پڑھتا رہتا ہے، اپنے پیارے اللہ کو یاد رکھتا ہے تو جب ایسے شخص پر تنگی آتی ہے تو پھر وہ تنگی کے عالم میں جب اپنے اللہ کو پکارتا ہے، اُس کا ذِکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں کیونکہ اُس کی آواز جانی پہچانی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے بھی کیا خوب فرمایا:

① (سورہ توبہ:67)

② (سورۃ الحشر:19)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ ①

''اور ذِکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

③ ساری زندگی خسارہ ہی خسارہ :

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسا شخص کسی صورت بھی مالی جانی نقصانات اور خسارے سے محفوظ نہیں رہ سکتا، وہ نا سمجھ نماز، قرآن اور اَذکار تو اس لیے چھوڑتا تھا کہ میرے پاس زیادہ سے زیادہ فائدہ اور نفع جمع ہو جائے لیکن ہوا اس کے اُلٹ، ذِکر میں غفلت کی وجہ سے وہ ہاتھ ملتا رہ گیا بالآخر اُسے سوائے خسارے کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور کچھ حاصل ہو بھی کیسے سکتا تھا قرآن کا اٹل فیصلہ ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ ②

''اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کے ذِکر سے غافل نہ کر دیں جنہوں نے ایسا کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔''

عمومی طور پر انسان مال، دکان اور اولاد کی وجہ سے بے نماز بنتا ہے انہیں دونوں کی وجہ سے اَذکار میں غفلت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کا قرآن

---

① (سورۃ الاعراف:205)

② (سورۃ المنافقون:9)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی آیت میں ذِکر کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ جو شخص اِن کے پیچھے لگ کر اذکار میں غفلت کرے گا وہی اصل میں دونوں جہانوں کا نقصان اور خسارہ اُٹھائے گا اور قرآن پاک کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ ایسا شخص دن بہ دن مشکلات اور نقصانات میں آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا۔

﴿ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ ﴾ ①

''اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذِکر سے منہ پھیرے گا وہ اُسے سخت عذاب میں مُبتلا کرے گا۔''

آج ہمارے معاشرے میں قدم قدم پر نقصانات کی اصل وجہ ہی یہی ہے کہ ہم دُنیا کی تلاش میں اور مفادات کی دوڑ میں اپنے محسن حقیقی کی یاد سے ہی غافل ہو جاتے ہیں۔

اللہ کی قسم.....! ہماری آنکھوں نے کئی بار ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جنہوں نے مساجد کو بے آباد کرتے ہوئے اپنے کاروبار آباد کیے، کوٹھی، کار اور بنگلے لے کر ذِکرِ الٰہی سے غافل ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بالآخر ان کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ یاد رکھو ذِکرِ الٰہی میں غفلت سراسر ہلاکت ہی ہلاکت ہے اسی لیے تو قرآن کہتا ہے کہ غافل نہ بنو، ذاکر بنو۔

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ ﴾ ②

---

① (سورۃ الجن: 17)

② (سورۃ الاعراف:205)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور ذِکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز کے ساتھ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

③ ایسا شخص تو مردار ہے:

ذِکرِ الٰہی میں غفلت کا چوتھا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے مردہ قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذِکر نہیں کرتا، جو شخص نماز نہ پڑھے، تلاوت کا اہتمام نہ کرے اور اذکار پر پابندی نہ کرے وہ بظاہر کتنا ہی موٹا تازہ اور طاقت ور نظر کیوں نہ آئے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ زندہ لاش ہے صحیح البخاری میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) ①

”ایسے شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذِکر کرتا ہے اور ایسے شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذِکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔“

آپ غور فرمائیں.... ! اس مثال کے بعد بھی کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ انسان مسلمان ہو کر بھی ذِکرِ الٰہی میں غفلت کرے..... ؟ پابندی سے اذکار نہ پڑھے.... ؟

ایسا انسان کس قدر بدنصیب ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ جیتے جی مردہ لاش کہہ رہے ہیں.... استغفر اللہ

---

① (صحیح البخاری: 6407، الصحیح للمسلم، 779)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انفرادی اَذکار کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں میں بھی نوافل اور تلاوت کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے کیوں کہ ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ:

((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) ①

''ایسے گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذِکر ہو اور ایسا گھر جس میں اللہ کا ذِکر نہ ہو، زندے اور مردے کی طرح ہے۔''

اور اسی طرح حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ، إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ②

''جو قوم بھی کسی جگہ بیٹھی اور اللہ کا ذِکر کیے بغیر وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی گویا کہ وہ گدھے کی لاش سے اُٹھ کر گئے اور وہ مجلس قیامت والے دن اُن پر حسرت ہوگی۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس چوتھے خطرناک نقصان سے محفوظ فرمائے۔

---

① (صحيح البخاری:6407، الصحيح للمسلم،779)

② (سنن أبی داود:4855، سلسلہ صحيحہ : 77)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ دونوں جہان برباد :

چونکہ خطبہ کا وقت مکمل ہو چکا ہے لیکن ذِکرِ الٰہی میں غفلت کرنے والا شخص اس قدر بدنصیب ، بد بخت اور اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا ہے کہ اُس کا ذِکر بد ختم نہیں ہو رہا آخر میں صرف یہ بات توجہ سے سُن لیں کہ نماز، قرآن اور اذکار سے منہ موڑنے والے شخص کے دونوں جہان بری طرح برباد ہو جاتے ہیں چاہے وہ کافر ہو یا کلمہ پڑھ کر اللہ کی یاد سے غافل رہے، سورہ طٰہٰ کی تین آیات کا ترجمہ سماعت فرمالیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ ﴾ ①

"اور جو میرے ذِکر سے منہ موڑے گا اُسے یقیناً ایک تنگ زندگی نصیب ہوگی اور بروز قیامت ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے وہ کہے گا پروردگار تم نے مجھے اندھا کر کے کیوں اُٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا جواب ملے گا ایسا ہی ہے ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جا رہا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ کے ذِکر سے منہ موڑنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اُس کی کتاب سے منہ موڑ لے، اُس کی نماز سے منہ موڑ لے، اُس کے ذِکر سے منہ موڑ لے، اُس کے اسماء وصفات سے منہ موڑ لے

---

① (سورہ طٰہٰ:124_126)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس طرح کے سارے لوگ اِس آیت کی زد میں ہیں اور حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اِعراض" کا مطلب یہ ہے کہ:

((أَعْرَضَ عَنْ كِتَابِيْ وَلَمْ يَتْلُهُ، وَلَمْ يَتَدَبَّرْهُ، وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ، وَلَمْ يَفْهَمْهُ)) ①

'جس نے قرآن سے منہ موڑ لیا نہ اُس کی تلاوت کی، نہ اُس پر غور فکر کیا، نہ اُس پر عمل کیا اور نہ اُس کو سمجھا۔"

اور یاد رہے.... ! صبح شام کے اَذکار سے ہمیشہ کے لیے منہ پھیر لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جن مواقع کی جو دعائیں بیان کی ہیں اُن کو بالکل ترک کر دینا یہ بھی ذِکر الٰہی سے اعراض کی ادنیٰ شکل ہے جو کہ دُنیا میں بے برکتی اور نحوست کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اور مزید حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنگ زندگی سے مراد یہ ہے کہ اُس کی دنیا بھی سختی اور پکڑ والی ہوگی اور برزخ میں بھی وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نماز، قرآن اور اَذکار پابندی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو ذِکر الٰہی میں ہر قسم کی غفلت سے محفوظ فرمائے۔

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

---

① (الوابل الصيب:109)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پیارا وظیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پیارا وظیفہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ ①

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

((قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

حمد و ثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے

① (سورہ بنی اسرائیل:111)

② (الصحیح للمسلم:2137)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام سیّدنا و سیدالاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین امام الثقلین امام الشیخین امام الحسن والحسین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الجنۃ۔ کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے پر چل رہے تھے تو آپ ﷺ ایک ''جُمدان'' نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ...... ! چلتے رہو یہ جمدان پہاڑ ہے اور یاد رکھو...... ''سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ'' مفردون آگے بڑھ گئے...... سبقت لے گئے۔ نیک اعمال اور درجات کی بلندی میں سب کراس کر گئے۔ ابھی یہ جملہ لبِ مصطفےٰ سے جدا نہ ہوا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اے اللہ کے رسول...... ! مُفردون کون ہیں......؟ آپ ﷺ نے فرمایا:...... ''اَلذّٰاکِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰاكِرَاتُ'' ① اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں......

① (الصحیح للمسلم: 2686)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد اور مستدرک حاکم کے الفاظ کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:
مفردون وہ ہیں:...... "اَلَّذِيْنَ يُهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ" ① جو اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں......ان کا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر میں گزرتا ہے۔ایسے لوگ سب سے آگے بڑھ گئے۔

احبابِ گرامیٔ قدر......! جو حدیث میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس طرح کی درجنوں قرآن کی آیات اور احادیث ایسی ہیں جن میں ذکر کرنے والوں کی کامیابی وکامرانی عزت وعظمت اور سعادت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور سچی بات بھی یہی ہے کہ اس فانی دنیا میں کسی بھی شخص کے لیے نیکی اور سعادت کا سب سے اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ وہ چلتے، پھرتے اور تنہائی میں بھی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بن جائے۔جن لوگوں کی تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اپنی جنّت کی خوشبو کی پہلی قسط بھی دنیا میں عطا کر دیتے ہیں۔

آج میرا موضوع مطلق طور پر ذکر کے فوائد یا فضائل بیان کرنا نہیں ہے۔ میں تو آج اللہ کی توفیق سے آپ کے سامنے تمام اذکار میں سے سب سے بہترین، اعلیٰ ترین اور عظیم ترین ذکر بیان کرنا چاہتا ہوں۔جس میں ہمارے پورے اسلام کا خلاصہ ہے اور وہ اللہ اور رسول کا سب سے زیادہ چنیدہ اور پسندیدہ ذکر بھی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد کوئی وظیفہ،کوئی کلام،کوئی پڑھائی اس ذکر سے بہتر نہیں ہے جس ذکر کا میں آج تذکرہ کرنے لگا ہوں......اس ذکر کے کلمات بھی قرآنی ہیں، اگرچہ قرآن میں کہیں ایک جگہ پر تمام کلمات ایک جگہ تو نہیں آتے،لیکن جدا جدا سب کلمات قرآن میں موجود ہیں۔اور وہ ذکر مندرجہ ذیل ہے:

---

① (مسند احمد: 8290، وسلسله صحيحه: 1317)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ﴾

''اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ حمد و ثنا اور تعریف بھی اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ (یعنی حاجت روا، مشکل کشا) نہیں ہے اور اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔''

یہ ذکر چار مبارک کلمات پر مشتمل ہے۔ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح...... تحمید...... توحید اور تکبیر کا تذکرہ ہے اور پورے کا پورا دین بھی انہیں چاروں چیزوں کے اردگرد گھومتا ہے...... ہمارے دین کی کوئی بات ان چار نکات سے باہر نہیں ہے۔ مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ وہ اللہ پاک کی پاکیزگی بیان کرے اور ہمہ وقت اسی کی حمد و ثنا اور تعریف کرتے ہوئے اس کے سامنے جھکا رہے اور کسی دوسرے کو بھی اس کے حکم اور اس کی ذات کے معاملے میں بڑا نہ سمجھے۔ جس شخص کا عقیدہ و عمل اس ذکر کے مطابق ہوگا...... اور اس کی زبان پر بھی یہی کلمات ہوں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے شخص کے لیے خیر و برکت اور اپنی رحمت و جنّت کے سب دروازے کھول دیتا ہے۔

آج میں اللہ کی توفیق سے آپ کے سامنے اس مبارک ذکر کے گیارہ فوائد بیان کرنا چاہتا ہوں پوری توجہ سے سماعت فرمائیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا خوب کہا ہے:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾ ①

① (سورہ بنی اسرائیل:111)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

① اللہ کے ہاں پسندیدہ، پاکیزہ بہترین پیارا وظیفہ:

جن کلمات سے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے وہ سب کلمات پیارے ہی پیارے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قرآن پاک کی تلاوت کے بعد) تمام کلاموں میں سے سب سے زیادہ اللہ کے ہاں پسندیدہ اور پیارے صرف یہی چاروں کلمات ہیں۔ ان کلمات کے پسندیدہ، چنیدہ، محبوب اور افضل ہونے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ①

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام چار کلمات ہیں۔ ان میں سے جس کے ساتھ چاہیں آغاز کر لیں کوئی حرج نہیں ''سبحان اللہ والحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

① (الصحیح للمسلم:2137)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ أَرْبَعٌ وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) ①

"قرآن کے بعد افضل کلام چار کلمات ہیں اور ہیں وہ بھی قرآنی کلمات ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واکبر۔"

اور مسند الطیالسی میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان کچھ یوں ہے:

((أَرْبَعٌ هُنَّ مِنْ أَطْيَبِ الْقُرْآنِ وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) ②

"چار کلمات وہ قرآن میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور ہیں بھی وہ قرآن میں سے ہی، کوئی حرج نہیں ان میں سے جس کے ساتھ مرضی آپ ابتدا کرلیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔"

مزید صحیح ابن حبان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل الفاظ بھی منقول ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ③

---

① (مسند احمد: 5/20) ② (مسند الطیالسی: 122)

③ (صحیح ابن حبان: 836، 1812)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کلام میں بہترین چار کلمات ہیں اُن میں سے جس سے بھی آپ ابتداء کریں کوئی حرج نہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

اور اسی طرح مسند احمد اور مستدرک حاکم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ①

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام کلمات میں سے چار کو چن لیا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔''

ذی وقار سامعین کرام......! بیان کردہ پانچ احادیث سے پانچ باتیں خوب واضح ہوئیں کہ

① یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

② قرآن پاک کے بعد یہ سب سے زیادہ افضل کلمات ہیں۔

③ یہ کلمات قرآن میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں۔

④ یہ کلمات تمام پاکیزہ اذکار میں سے سب سے بہترین ہیں۔

⑤ اور یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور چنیدہ ہیں۔

آپ غور فرمائیں......! کہ جو شخص ان پیارے، پاکیزہ اور منتخب کلمات کو کثرت سے پڑھتا ہوگا تو وہ اللہ کے ہاں کس قدر محبوب مسلمان ہوگا......؟

---

① (مستدرک حاکم: 512/1 ؛ صحیح الجامع الصغیر : 1718)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ جو کلمات اللہ کے پیارے ہیں ان کو پڑھنے والا بھی اللہ کا پیارا ہے...... جو کلمات اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہیں ان کلمات کو پوری بصیرت اور معرفت سے پڑھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہے...... اگر یہ کلمات قرآنی کلمات میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں تو بلاشبہ ان کلمات کو پڑھنے والا بھی اللہ کے ہاں طیب اور پاکیزہ ہے۔

اور پھر حدیث کے مطابق ان کلمات کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے...... یہ اللہ کا انتخاب ہے...... ان کا چناؤ اللہ نے کیا ہے...... اور یہ بات آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا انتخاب اور چناؤ کسی صورت بھی معمولی نہیں ہو سکتا......

آپ غور فرمالیں......!

- ☆ اللہ تعالیٰ نے پانیوں میں سے زم زم کو چنا
- ☆ راتوں میں سے لیلۃ القدر کو چنا
- ☆ دنوں میں سے عرفہ کے دن کو چنا
- ☆ مہینوں میں سے رمضان کو چنا
- ☆ شہروں میں سے بلد الحرام کو چنا
- ☆ کتابوں میں سے قرآن کو چنا
- ☆ رسولوں میں سے آمنہ کے لال ﷺ کو چنا

آپ اللہ کے جس انتخاب اور جس چناؤ پر بھی غور کریں وہ آپ کو نہایت منفرد نرالا اور پیارا ہی نظر آئے گا......

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اذکار میں سے...... اَوراد میں سے...... دعاؤں اور وظیفوں میں سے اور دنیا کائنات کی سب پڑھائیوں میں سے پسند کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے...... منتخب کیا ہے تو ان مبارک چار کلمات کو ہی کیا ہے۔

آج ہم میں سے جو شخص اپنا عقیدہ و عمل ان کے مطابق بناتے ہوئے ان کو کثرت اور محبت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی محبّت کے لیے منتخب فرمالے گا۔ قرآن پاک نے کیا خوب کہا ہے:

﴿ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴾ ①

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی محبوب وظیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ امام الذاکرین ہیں۔ ذکر و فکر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نہ کوئی کر سکا نہ ہی کوئی قیامت تک کر سکے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکر الٰہی میں رہتے۔ اگر کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبّت اور اللہ کے سامنے عاجزی و بے بسی دیکھنی ہو تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار پر غور کرے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا کے ایک ایک بول میں محبتوں اور چاہتوں کے دریا بہا دیئے۔

ذکر و فکر کے حوالے سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چار کلمات سے سب سے زیادہ پیار تھا...... یہ کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور دنیا کے خزانوں سے زیادہ محبوب تھے۔

---

① (سورہ بنی اسرائیل:111)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام المحدثین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ①

''یہ کہ میں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہوں یہ مجھے پوری کائنات سے زیادہ محبوب ہیں۔''

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پر غور فرمائیں......! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہاں یہ پسندیدہ کلمات پڑھنا کائنات کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج کی شعائیں پڑتی ہیں۔ سادہ الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ عالی کا مفہوم یہ ہے کہ ان کلمات کا پڑھنا، ان کو اپنی زبان کا ورد بنانا میرے ہاں دنیا ومافیہا کے خزانوں کے مل جانے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اُمّتی ہونے کی حیثیت سے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم بھی اُن کلمات کو سب سے زیادہ محبوب جانیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے اور یہ چاروں کلمات آج کے بعد ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہونے چاہئیں۔

اور قرآن بھی کیا خوب کہتا ہے:

﴿ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴾ ②

---

① (الصحیح للمسلم: 2695)

② (سورہ بنی اسرائیل:111)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

③ اعلیٰ ترین وظیفے کی حیثیت واہمیت

یہ چار کلمات اس قدر جامع اور اس قدر اہم ہیں کہ پورے کے پورے دین کی روح ان کلمات میں موجود ہے۔ جتنی بھی عبادات ہیں ان کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو تسلیم کر کے، اس کو بڑا مان کر اس کی تسبیح وتحمید کرنا ہے اور ان کلمات میں یہ سب خزانے موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیا کہ میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد نہیں کرسکتا۔ آپ مجھے نماز میں پڑھنے کے لیے کوئی ایک ایسی پڑھائی بتادیں جس سے میری نماز اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے یہی کلمات پڑھنے کی تلقین فرمائی...... حدیث کے الفاظ پر غور فرمالیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ مِنْهُ قَالَ قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ...! هٰذَا لِلّٰهِ، فَمَا لِيْ ؟ قَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ ، فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ)) ①

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: قرآن سے کچھ بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، مجھے آپ وہ کلمات سکھا دیں جو اس سے مجھے کفایت کر جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو سب کچھ اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے......؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ اے اللہ! تو مجھ پہ رحم کر اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے۔ جب وہ شخص کھڑا ہوا تو اس طرح اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ کو خیر سے بھر دیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر آپ بخوبی سمجھ چکے ہوں گے کہ ان چار کلمات کی ہمارے دین میں بنیادی حیثیت اور بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے درجنوں اذکار کی موجودگی میں صرف اور صرف یہی چنیدہ، پسندیدہ اور برگزیدہ مبارک وظیفہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

آج بھی اگر کوئی شخص دماغی لحاظ سے کمزور ہے یا زبان میں نقص کی وجہ سے وہ پوری نماز کو پڑھ کر ادا نہیں کر سکتا تو وہ بھی انہیں کلمات پر اتفاق کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی نماز کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما لیں گے۔

---

① سنن أبي داؤد: 832 ؛ وسنن دارقطني: 1/313 . امام البانی رحمہ اللہ نے حسن اور محدث ابوطیب عظیم آبادی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اجر و ثواب کے انبار

ان چاروں مبارک کلمات کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومن بندے کے نامہ اعمال میں اجر و ثواب کے انبار لگا دیتے ہیں۔صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے اور سبحان اللہ ترازو کو بھر دیتا ہے یعنی جب مومن اور مسلمان تسبیح کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی زبان سے سبحان اللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ترازو اجر و ثواب سے بھر جاتا ہے اور اسی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، الحمد للہ پڑھنے سے زمین و آسمان کے درمیان جتنا خلا ہے وہ اجر و ثواب سے پُر ہو جاتا ہے۔

مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک صحیح روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَالِكَ وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِن قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً))①

”جس نے سبحان اللہ کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور جس نے اللہ اکبر کہا اس کے بھی اسی طرح گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں ملتی ہیں اور جس نے لا الہ

---

① مستدرك حاكم: 1/512؛ امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع رقم الحدیث: 1718 پر صحیح قرار دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الا اللہ کہا اسے بھی اسی طرح اور جس نے الحمدللہ رب العالمین اپنے دل سے کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔"

اس موضوع پر اور بھی کئی صحیح روایات موجود ہیں۔ہم اختصار سے اتنی بات ضرور کہیں گے کہ جس شخص کا عقیدہ توحید و سنت مضبوط ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچ کر اس کے فرائض کا پابند ہو تو ایسے شخص کے لیے خوب سے خوب اجرو ثواب حاصل کرنے کا مختصر اور شاندار طریقہ صرف ایک ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ ان چاروں مبارک کلمات کو پڑھتا رہے...... ان کلمات کو اپنی عادت بنا لے...... شاید ہی کوئی خوش نصیب ایسا ہوگا جو قیامت والے دن اجروثواب میں اس سے آگے بڑھ جائے

اور قرآن نے بھی کیا خوب کہا:

﴿ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ ﴾ ①

"اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔"

⑤ گناہوں سے معافی

اور عجب لطف کی بات یہ ہے کہ یہ مبارک کلمات جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ کلمات ہیں...... جہاں ان کے ذریعے اجروثواب ملتا ہے

① (سورہ بنی اسرائیل:111)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں ان کو کثرت سے پڑھنے والے شخص کے تمام صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے...... انسان نہ چاہتے بھی کئی صغیرہ گناہ کر بیٹھتا ہے جن کا اسے خیال تک بھی نہیں ہوتا لیکن یہ مبارک کلمات اس کے گناہوں کے لیے بخشش کا سامان بن جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں دو احادیث پوری توجہ سے سماعت فرمالیں...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ①

"زمین پر جو بھی شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔"

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر عظیم بشارت سنائی ہے کہ ایک گنہگار اور خطا کار مسلمان اپنے لیے امید کی کرن محسوس کرتا ہے کہ جس کی زبان پر یہ مبارک کلمات رہتے ہیں تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت اور ان کلمات کی برکت سے معاف فرما دیتے ہیں۔

اور ایک دوسری روایت جس کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں بیان کرتے ہیں کہ

---

① مسند احمد: 2/158 ؛ جامع الترمذی: 3460 ؛ مستدرك حاكم: 1/503 ؛ صحيح الجامع الصغير: 5636 ؛ التعليق الرغيب: 2/249 ؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ ، فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ))①

"بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنی لاٹھی سے مارا تو اس کے پتے جھڑ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر، بندوں کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر گئے ہیں۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نہایت ہی پیاری مثال دیتے ہوئے عملی طور پر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھایا اور بتلایا کہ ان کلمات کے پڑھنے سے جس طرح تم درخت کے پتے گرتے دیکھ رہے ہو اسی طرح لمحہ بھر میں اللہ تعالیٰ زندگی بھر کے تمام صغیرہ گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

یہاں ایک بات یاد رہے......! کہ گناہ وہ معاف ہوتے ہیں جو صغیرہ ہوں، نہ چاہتے ہوئے، انسان ہونے کے ناتے ہو جاتے ہیں، البتہ جو کبیرہ گناہ ہیں وہ بغیر توبہ اور سچی معافی کے معاف نہیں ہوتے۔ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر گناہ کرے اور بعد میں یہ ذکر شروع کر دے تو ایسا شخص اللہ سے مذاق کر رہا ہے۔

① جامع ترمذی:3533 ؛ صحیح الجامع:1601

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ صدقہ و خیرات کے برابر

کسی بھی مسلمان کو دنیا و آخرت میں بہت جلد نفع دینے والا عمل صدقہ وخیرات ہے۔ جو لوگ دل کی خوشی سے اللہ کی راہ میں مال دیتے ہیں رب تعالیٰ بھی انہیں بے حساب دیتا ہے...... آفتوں کو ٹالنے اور موجود نعمتوں کو ہمیشہ اپنے پاس دیکھنے کے لیے سب سے بہترین نیکی صدقہ وخیرات ہے۔ لیکن معاشرے میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ جن کی مالی حالت بہت زیادہ پتلی ہوتی ہے وہ باوجود دل کی سچی تمنا کے خرچ نہیں کر پاتے تو ایسے لوگوں کے لیے یہ وظیفہ بہت زیادہ کارآمد ہے۔ اگر اس وظیفے کو کثرت اور محبت سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک ایک بول کے بدلے صدقے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

اس سلسلے میں بہت سی احادیث ہیں صرف دو پر غور فرمائیں درویشوں کے امام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً)) ①

---

① (الصحیح للمسلم:1006)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چند لوگوں نے نبی ﷺ کے لیے کہا: اے اللہ کے رسول......! مال والے اجر لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مالوں کا صدقہ کرتے ہیں (ہمارے پاس مال ہے ہی نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں جو تم صدقہ کر سکتے ہو......؟ بلاشبہ ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر) صدقہ ہے اور ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) صدقہ ہے۔''

اس حدیث سے واضح ہوا کہ ان مبارک کلمات کا ایک ایک جملہ صدقہ وخیرات کے برابر ہے...... جو برکتیں مالی صدقات سے حاصل ہوتی ہیں وہی برکات مسلمان ان کلمات پر ہمیشگی کرتے ہوئے حاصل کر سکتا ہے۔

اور پھر یاد رہے! یہ کلمات معمولی صدقات وخیرات کے برابر نہیں، بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ یہ کلمات لاکھوں کے مالی صدقات کے برابر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد بہن حضرت امّ ھانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ میں جو بیٹھی بیٹھی پڑھتی رہا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ، تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَهَلِّلِيْ اللّٰهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ قَالَ: تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ مِثْلُ عَمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ)) ①

''آپ ﷺ نے فرمایا: 100 دفعہ سبحان اللہ کہا کر یہ تیرے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے 100 غلام کے برابر ہے جنھیں تو آزاد کرے اور 100 دفعہ الحمد للہ کہہ یہ تیرے لیے 100 لگام پہنے، زین شدہ گھوڑوں کے برابر ہے جن کا تو اللہ کے راستے میں صدقہ کرے، 100 دفعہ اللہ اکبر کہا کر یہ تیرے لیے ہار پہنائے گئے 100 اونٹوں کے برابر ہے 100 دفعہ لا الہ الا اللہ کہا کر یہ زمین وآسمان کے خلا کو اجر وثواب سے بھر دے گا اور اس دن اس عمل کے مقابلے میں کوئی عمل نہیں ہوگا جو آسمان کی طرف بلند ہو سوائے اس آدمی کے عمل کے جو تیری طرح کا عمل کرے۔''

ذی وقار سامعین کرام......!

اس حدیث سے کئی ایک باتیں سمجھ آتی ہیں...... آپ بھی غور فرمالیں!

① بڑھاپے میں کمزوری کے پیش نظر اگر نفل عبادت میں کمی ہوجائے تو اس کمی کو پورا کرنے کی فکر کرنی چاہیے جیسا کہ امّ ھانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہوں، کوئی اعلیٰ سی چیز بیان کردیں جو میں بیٹھی بیٹھی پڑھتی رہوں اور مجھے دونوں جہانوں کی سعادتیں نصیب ہوجائیں۔

---

① مسند احمد: 6/344 سلسلہ احادیث صحیحہ: 303/3، 1316

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بڑھاپے میں بھی بہت لا پرواہ ہوتے ہیں، فرائض کی پابندی نہ ہی نوافل کا شوق ...... یاد رہے! ایسی غفلت دنیا و آخرت میں شرمندگی کا باعث ہے۔

② رسول اللہ ﷺ نے امّ ھانی رضی اللہ عنہا کے جواب میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا...... حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں درجنوں اذکار تھے...... اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ کوئی دوسرا ذکر بھی اجر و ثواب اور درجات کی بلندی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا......

③ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو عظیم الشان صدقہ و خیرات کے برابر قرار دیا ہے کہ غریب سے غریب شخص بھی اس پر ہیشگی کرتے ہوئے اللہ کی جنّت میں سخیوں کے برابر درجات میں پہنچ سکتا ہے۔

اگر اب بھی کوئی شخص اس عظیم الشان محبوب ذکر کو اپنا ورد نہ بنائے تو اس سے بڑھ کر غفلت کیا ہو سکتی ہے......؟

قرآن پاک نے بھی کیا خوب کہا ہے:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا﴾ ①

”اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔“

① (سورہ بنی اسرائیل:111)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑦ اللہ کے عرش کے پاس تذکرہ:

یمن کے بہت بڑے محدث اور امام مقبل بن ھادی رحمہ اللہ اپنی نہایت گرانقدر تصنیف ''الصحیح المسند'' میں ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی مومن لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو......

فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ فوراً آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ توحید اللہ تعالیٰ کے عرش کے پاس جا پہنچتا ہے اور اس محبوب وظیفے کا اس سے بڑھ کر شان کیا ہوسکتا ہے کہ یہ مبارک کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں، آپ یوں سمجھ لیں کہ طواف کرتے ہیں اور جو شخص ان کلمات کو پوری معرفت......بصیرت اور محبت سے پڑھتا ہے تو ان کا تذکرہ اللہ عرش کے ہاں کرتے ہیں......

آج اگر کسی شخص کا نام اسمبلی ہاؤس میں لیا جائے یا اس کا تذکرہ ایوانِ صدر میں ہو تو ایسے شخص کے مارے خوشی کے پاؤں زمین پر نہیں لگتے اور وہ خود کو بڑی عزت والا انسان سمجھتا ہے......لیکن ان خوش نصیبوں کے کیا کہنے کہ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد اللہ اور اس کے برگزیدہ فرشتوں میں ہو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ : التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ، يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ: لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟)) ①

''تم لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا ذکر کرتے ہو، تسبیح، تہلیل اور تحمید کے ذریعے وہ عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں ان کی بھنبھناہٹ ایسی ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ وہ اپنے پڑھنے والے کا ''اللہ کے عرش کے اردگرد'' ذکر کرتے ہیں کیا تم نہیں چاہتے کہ تمھارا ذکر ہوتا رہے۔'' (سبحان اللہ)

آپ اس حدیث کے آخری ٹکڑے پر غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ امت کے ہر فرد کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ تمہارا ذکر اللہ تعالیٰ کے عرش کے پاس ہو......؟

یاد رکھو......! بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو اس محبوب اور جامع ذکر کو اپنی زندگی کا معمول بناتے ہوئے غمی، خوشی، امیری، غریبی اور بیماری وتندرستی میں پڑھتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو درباروں، مزاروں کی ذلتوں سے محفوظ کر لیا ہے۔

⑧ ترازو میں سب سے بھاری

ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ قیامت والے دن وہی شخص اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر جنت پائے گا جس کے گناہوں کا پلڑا ہلکا نکلا اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ ان چنیدہ اور پسندیدہ مبارک کلمات کو اگر اس لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو قیامت والے

① سنن ابن ماجه:3809؛ مستدرك حاكم:500/1؛ سلسله صحيحه: 3358۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن پلڑے میں ان کا وزن اس قدر زیادہ ہوگا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بھی خوش ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: واہ، واہ، کیا بات ہے ان کلمات کی......!

ابو سلمٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ ((مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ)) ①

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے......واہ......واہ یہ کلمات ترازو میں کس قدر زیادہ وزنی ہیں ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر' اور اس مسلمان کا صبر جس کا نیک بچہ فوت ہوگیا اور اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا۔''

یاد رہے......! اس ضمن میں کئی ایک روایات موجود ہیں جن میں نبی ﷺ نے بڑی صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کلمات قیامت والے دن اللہ کے ترازو میں بہت زیادہ وزن والے ہوں گے۔ اور قرآن بھی کیا خوب کہتا ہے:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ ②

''اور کہو کہ سب تعریف ایسے اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ عاجز و بے بس ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔''

① (الصحیح للمسلم:1006) ② (سورہ بنی اسرائیل:111)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑨ قیامت کے دن پروٹوکول

سب جانتے اور مانتے ہیں کہ ایک دن مرنا ہے اور دوبارہ جی کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے...... جو یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ بھی قیامت والے دن حساب وکتاب کے سارے معاملے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

بہر صورت قیامت کے دن کی ہولناکی اور سختی ہر شخص جانتا ہے، بدتو بدر ہے بڑے بڑے نیکوکار بھی اس دن بہت فکر مند ہوں گے لیکن جو شخص شرک وبدعات اور حرام سے بچ کر ان مبارک کلمات کو پڑھتا رہا ہوگا تو یہ مبارک کلمات ایسے شخص کے لیے نجات اور قیامت والے دن اعلیٰ درجات کا باعث بن جائیں گے۔

امام المحدثین...... سیّد الفقہا حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مبارک کلمات کے متعلق ارشاد فرمایا:

((فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدِّمَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) ①

''بلاشبہ یہ کلمات قیامت والے دن اس حال میں آئیں گے کہ وہ (پڑھنے والوں کو) نجات دلانے والے ہوں گے، مومن بندے کے آگے ہونے والے ہوں گے یا درجات میں اس کو آگے کرنے والے ہوں گے اور یہی کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔'' اللہ اکبر!

اس حدیث میں بالخصوص قیامت والے دن کے بارے میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں:

---

① (مستدرك حاكم: 1/541 ؛ صحيح الجامع: 3264)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① یہ کلمات قیامت والے دن ہر سختی اور شرمندگی سے نجات دلانے والے ہوں گے...... قیامت کی مشکل سے مشکل گھڑی بھی ان کلمات کی وجہ سے آسان ہوجائے گی۔

② حدیث میں آنے والے لفظ (مقدمات) کے دو مفہوم ہوسکتے ہیں کہ یہ کلمات مومن کے آگے آگے ہوں گے......بطورِ پروٹوکول مومن کے ساتھ رہیں گے یااس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ مومن کو قیامت والے دن درجات کی بلندی اور عزت میں آگے کرنے والے ہوں گے۔ان کلمات کو پڑھنے کی وجہ سے مومن آدمی کو بہت ہی اونچا مقام ومرتبہ دیا جائے گا۔

③ اور یہ کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، یعنی کہ ان کلمات کی برکت جہاں دنیا میں حاصل ہوتی ہے وہاں ان کلمات کی وجہ سے قیامت والے دن بھی بہت سی برکتوں سے نوازا جائے گا اور یہ کلمات مومن کے لیے باعثِ جنّت ہوں گے۔

⑩ جہنّم کی آگ سے ڈھال

ہم سب کا ایمان ہے کہ جہنّم برحق ہے۔اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ سب سے بڑا سخت عذاب اللہ تعالیٰ کی جہنّم کا عذاب ہی ہے...... اللہ کی عزت کی قسم! یہ مبارک کلمات اوران کے فوائد اس قدر ہمہ جہت ہیں کہ ان کی وجہ سے مومن بندے کو جہنّم کی آگ سے بھی بچالیا جائے گا۔یہ کلمات جہنّم کی آگ سے ایسے بچائیں گے جیسے ایک ڈھال اور زرہ مجاہد کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا:

((خُذُوْا جُنَّتَكُمْ، قُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ قَالَ: لَا بَلْ جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ؛ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدِّمَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) ①

''اپنی زرہیں پہن لو! صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول......! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ آگ سے بچنے کے لیے اپنی زرہ پہن لو اور کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کیونکہ یہ کلمات قیامت والے دِن نجات دلانے والے اور آگے کرنے والے ہوں گے اور یہی کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سچے مواحد اور مسلمان نے ان کلمات کو اپنا ورد بنالیا ہے گویا کہ اس نے ایک ایسی مضبوط زرہ پہن لی ہے جس کی وجہ سے وہ جہنّم کی آگ سے بھی محفوظ رہے گا۔

⑪ جنّت میں درجات کی بلندی

جو شخص بھی حالتِ ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فرائض کی پابندی کرتے ہوئے اور محرمات سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تہلیل وتکبیر میں مصروف رہتا ہے اس کو رحمت کے فرشتوں کی طرف سے جنّت کی بشارت ملتی رہتی ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

① مستدرك حاكم: 541/1 ؛ صحيح الجامع :3264

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((مَا أَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ وَلَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ)) ①

''جب بھی کوئی مومن لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے اور جب بھی کوئی مومن اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول! جنّت کی......؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!''

اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کی تہلیل و تکبیر کرنے والا کس قدر خوش نصیب انسان ہے...... اور یہ پیارا وظیفہ تو اس قدر شاندار ہے کہ اس میں تہلیل و تکبیر کے ساتھ ساتھ تسبیح و تحمید بھی ہے۔

جنّت میں درجات کی بلندی کے حوالہ سے ایک منفرد واقعہ بیان کرتا ہوں جسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن کبریٰ میں اور امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب سلسلہ احادیث صحیحہ میں حسن قرار دیا ہے۔

حضرت امام عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلے کے تین آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کو رہائش دینے اور کھلانے پلانے کا اہتمام نہیں تھا تو آپ ﷺ نے اعلانِ عام فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو ان کی رہائش اور کھانے پینے کا اہتمام کرے......؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سعادت میں لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ تینوں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہادی لشکر بھیجا تو ان میں سے ایک ساتھی اس میں شریک ہوا اور وہ معرکے میں شہید ہو

① (المعجم الاوسط: 7779، سلسلہ احادیثِ صحیحہ: 1612)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرا جہادی لشکر بھیجا گیا...... ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا آخَرَ اس لشکر میں دوسرا ساتھی گیا اور وہ بھی شہید فَخَرَجَ فِيهِمْ آخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ہو گیا اور جو تیسرا مسلمان تھا وہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بستر پر طبعی موت فوت ہو گیا...... وَمَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ جو تینوں شخص میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے میں نے ان تینوں کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ کی جنّت میں ہیں لیکن حیرت کی بات میرے لیے یہ تھی کہ جو شخص میرے گھر بستر پر فوت ہوا تھا وہ جنّت میں ان دونوں سے آگے تھا جو میدانِ جہاد میں شریک ہوئے تھے۔ اور اسی طرح جو شخص دوسرے لشکر میں شہید ہوا تھا اس کو میں نے اس شخص سے آگے پایا جو پہلے شہید ہوا تھا...... میرے دل میں اس کے متعلق کھٹکا سا تھا اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایسا کیوں ہے......؟ دونوں شہیدوں کو جنّت میں آگے ہونا چاہیے تھا اور پھر پہلے شہید ہونے والے کو دوسرے شہید ہونے والے سے درجات میں آگے ہونا چاہیے تھا...... بہر صورت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طلحہ! تجھے کیا نہیں سمجھ آ رہا......؟ یاد رکھ!

((لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ يُكْثِرُ تَكْبِيرَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَتَهْلِيلَهُ وَتَحْمِيدَهُ)) ①

”اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی شخص بھی اس مومن سے زیادہ افضل نہیں ہے جس کو اسلام والی عمر ملی اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تسبیح تہلیل اور تحمید کرتا ہے۔“ اللہ اکبر

① مسند احمد: 163/1؛ السنن الکبریٰ: 10674؛ سلسلہ صحیحہ: 654

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرے ذی وقار سامعین......!

اس واقعہ سے آپ اندازہ لگالیں کہ ان مبارک کلمات کے مطابق عقیدہ و عمل بنا کر ان کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر مقام والا ہے اور اللہ کی جنّت میں بھی اس کا درجہ کس قدر بلند ہے......اہلِ جنّت میں بھی وہ کس قدر درجات میں آگے ہوگا۔

اِن پیارے چار کلمات کے چند فوائد ہم نے بڑے ہی اختصار سے آپ کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں لیکن یہاں پر ایک بات اچھی طرح یاد رہے کہ ان مبارک کلمات کے بلا مبالغہ درجنوں فوائد ایسے ہیں جو کہ ہمارے علم میں ہی نہیں ہیں اُن فوائد کو اللہ جانتا ہے یا ان مبارک کلمات سے محبت کرنے والا شخص جانتا ہے، بڑے ہی خوش نصیب اور عظیم ہیں وہ لوگ جن کی زبان پہ یہ مقدس وظیفہ رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو ان مبارک کلمات کی سچی دوستی نصیب فرمائے......ہم پوری معرفت، بصیرت اور کثرت سے ان مبارک کلمات کو پڑھتے رہیں۔آمین ثم آمین!

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

فضائل، حقائق اور فوائد

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ لَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ①

"اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؟"

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے، درود وسلام سیدنا سید الاولین والاخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین سید الثقلین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الاخرۃ وامامنا فی الجنۃ، کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

اکثر لوگ یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی مختصر اور آسان سا ایسا وِرد بتا

① (سورہ کہف:39)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں جس سے ہماری دنیا کے حالات بہتر ہو جائیں اور ہماری آخرت بھی سدھر جائے، ہمیں کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جس سے ہمیں دونوں جہانوں کی خیر نصیب ہو جائے، اس سوال کے جواب میں قرآن وسنّت کی روشنی میں کئی ایک اُذکار بتلائے جاسکتے ہیں لیکن بلاشبہ اور بلا مبالغہ ہمارے دین میں حالات کی بہتری اور آخرت میں درجات کی بلندی کے لیے سب سے آسان اور مختصر وظیفہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔ شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بڑے بڑے باطل فرقوں کا مقابلہ کیا ہے میرے پاس ان کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار لاحول ولاقوۃ الا باللہ تھا۔ میں اس کو کثرت سے پڑھتا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے میرے لیے فتح اور کامیابی کے سب دروازے کھول دیتے تھے۔ بلکہ وہ ایک جگہ فرماتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی وجہ سے بڑی بڑی ہولناکیاں ختم ہو جاتی ہیں، بڑے بڑے بوجھ اتر جاتے ہیں اور اس کلمہ کے ذریعے مسلمان بہت بلندیاں حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے والا اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی ضائع نہیں کرتے۔ ①

① فتاوی ابن تیمیہ: اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کلمہ میں عجیب طاقت ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے کٹھن حالات اور کٹھن موڑ پار کروا دیتا ہے اور بالخصوص اگر کسی شخص کو کسی وڈیرے کے ظلم کا ڈر ہو تو وہ اس کلمے کو کثرت سے پڑھے اور مزید حافظ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَهَا أَيضاً تَأْثِيرٌ عَجِيبٌ فِي دَفْعِ الفَقْرِ اور اسی طرح غربت کو مٹانے میں بھی یہ وظیفہ نہایت شاندار ہے۔ الوابل الصیب:187)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامعین کرام: اگر کوئی شخص شرک کی لعنت اور کبر جیسی خطرناک مرض سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لیے بہترین وظیفہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ میرے اعمال ضائع نہ ہوں بلکہ میں نیک اعمال میں آگے سے آگے بڑھتا رہوں تو ایسا بھائی بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت اور محبت سے پڑھے اس کی برکت سے جہاں اس کے کیے ہوئے اعمال کو شرف قبولیت حاصل ہوگا وہاں اس کو مزید نیک اعمال کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوگی، مختصر کہ زندگی میں سینکڑوں مصائب اور درجنوں مصیبتوں سے بچنے اور نکلنے کے لیے لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے بہتر شائد کہ کوئی آسان وظیفہ نہیں ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا معنی ومفہوم:

اِس کلمہ کے شروع میں لائے نفی جنس ہے اور لا کا معنی ''نہیں'' ہے اور حول کا معنی ''حرکت'' ہے لاحول کا معنی یوں ہوا کہ ہم کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کر سکتے اور اسی طرح ولا کا معنی بھی ''نہیں'' ہے اور قوۃ کا معنی ''طاقت'' ہے اور اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ہم میں کوئی کام کرنے کی کوئی طاقت وقوت نہیں ہے۔ ''الا باللہ'' مگر اللہ کی مدد اور اس کی توفیق کے ساتھ۔

یعنی کہ ہم نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی کام سرانجام دے سکتے ہیں مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ یعنی اس کی توفیق شامل حال ہوتی ہے تو ہم حرکت کرتے ہیں اور ہمیں کوئی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاحَوْلَ عَنْ مَعصِيَةِ اللّٰهِ الا بِعِصمَتِه ولا قوّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ الاَّ بِمُعُوْنَتِهٖ ①

"اللہ کی نافرمانی سے ہم اس کے بچائے بغیر نہیں بچ سکتے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کر سکتے ہیں۔"

ہم گناہوں سے بچتے ہیں تو اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں بلکہ کمال اُس اللہ کا ہے جس نے ہمیں برائی سے بچایا اور اسی طرح اگر ہم نیک اعمال کرتے ہیں تو اس میں بڑائی ہماری نہیں ہے بلکہ ہمارے اللہ کی ہے جس نے ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اور اسی طرح کچھ اہل علم اس کلمہ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

((لَاتَحوُّلَ مِنْ مَرَضٍ الى شِفَاء، وَلَا مِنْ فَقْرٍ الى غِنًى وَلَا مِنْ شَرٍ اِلٰى خَير وَلَا من التَّعبِ الى راحَة اِلَا بِتوفِيقِ اللّٰهِ)) ②

"نہیں ہم پھر سکتے بیماری سے شفا کی طرف، نہ غریبی سے امیری کی طرف، نہ شر سے خیر کی طرف اور نہ ہی تھکاوٹ سے راحت کی طرف مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔"

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ کیسا ہے؟

لاحول ولاقوۃ الا باللہ صرف رسمی یا روایتی بول نہیں یہ عظیم ذکر صرف چند کلمات کا مجموعہ نہیں بلکہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ایک یونیورسٹی کی طرح ہے جس میں

---

① (فقه الادعية والاذكار:255) ② (فقه الادعية والاذكار:254)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ وعمل کے درجنوں شعبے موجود ہیں اس میں اللہ کی توحید ہے اور اس میں انسان اپنی بے بسی کا اظہار بھی کرتا ہے اور انسان اس کے ذریعے اپنی تمام خوبیوں کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہوئے اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتا ہے۔

سادہ لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ "استعانت" ہے یعنی ایسا کلمہ ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے اللہ سے مدد طلب کرتا ہے کسی بھی موڑ پر اللہ تعالیٰ سے خصوصی مدد لینے کا ارادہ ہو تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو اپنی زبان کا وِرد بنا لیں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ "محبت" ہے یعنی کہ اس بول کے ذریعے مسلمان آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میرا تیرے ساتھ تعلق اس قدر گہرا اور مضبوط ہے کہ میں تیری توفیق اور مدد کے بغیر نہ حرکت کرسکتا ہوں نہ مجھ میں کوئی کام کرنے کی طاقت ہے میں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں تیری توفیق اور خصوصی محبت کی وجہ سے ہوں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ "توحید" ہے یعنی اس ذکر کے ذریعے مسلمان اس بات کا اِقرار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ میں ہر قسم کی اچھی توفیق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ تیری نظر کرم کے بغیر میرے حالات کوئی تبدیل نہیں کرسکتا یہاں ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ کبھی کبھار کچھ بدعقیدہ لوگ اہل توحید کو دھمکیاں دینا شروع ہوجاتے ہیں کہ ہمارے فلاں پیر صاحب تمہاری ٹانگیں توڑ دیں گے، یا وہ تمہیں پھونک مار کر اڑا دیں گے یا تمہارے جانور وغیرہ ہلاک کردیں گے۔ایسی ہوائی باتیں سن کر ایک سچے توحید پرست کو آگے سے یہی جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا چاہیے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ تم میرے اللہ کی قوت طاقت اور اجازت کے بغیر میری زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے۔ اور نہ میرا کوئی نقصان کر سکتے ہو۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ کلمہ ''تواضع'' ہے یعنی یہ ایک ایسا بول ہے کہ جس کے ذریعے مسلمان بندہ اپنے اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری اور بے بسی کا اظہار کرنے میں اخیر کر دیتا ہے اور وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہہ کر اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ تیرے بغیر سرے سے میری حیثیت ہی کچھ نہیں اگر تیری مدد، توفیق، نصرت اور محبت نہ ہو تو میں کسی کام کا نہیں ہوں۔ زندگی میں کبھی آپ کا موڈ بنے کہ میں اپنے اللہ کے سامنے بچھ جاؤں اور اس کے سامنے اپنی بے بسی کی انتہا کر دوں تو اس کے لیے ننگے پاؤں چلنے کی ضرورت نہیں بدن سے کپڑے اتار کر برہنہ گھومنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کسی اور تکلف کی ضرورت ہے بلکہ اس کا خوبصورت اور آسان طریقہ یہ ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھیں اس کو سمجھ کر پڑھنے سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بسی اور عاجزی کرنے کی انتہا کر دی ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ الفاظ کے لحاظ سے جس قدر مختصر اور چھوٹا بول ہے معنی و مفہوم کے لحاظ سے یہ اس قدر زیادہ مفصل اور بڑا بول ہے۔ اس میں توحید کے اور نفس کی تربیت کے سب پہلو موجود ہیں۔ یہ کلمہ توحید کے اہم گوشوں کے ساتھ ساتھ تربیت کے اہم اُصولوں کو بھی اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ یہاں ایک بات یاد رہے کہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ مدد مانگنے کا کلمہ ہے مصیبت پہنچنے کے وقت کہنے والا بول نہیں ہے، جب مصیبت پہنچے تو اس وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں البتہ حصولِ صبر اور حصولِ مدد کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزمائش کے دوران بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے رہنا چاہیے۔ یہ کلمہ اِسترجاع نہیں ہے بلکہ کلمہ اِستعانت ہے۔ ①

پڑھنے کی تعداد اور وقت کیا ہے؟

قرآن وحدیث کے اَذکار کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بعض اَذکار کی تعداد متعین ہے اور ان کے پڑھنے کا وقت بھی متعین ہے لیکن لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے کا نہ کوئی خاص وقت ہے اور نہ ہی اس کی کوئی خاص تعداد ہے البتہ اس کو لازمی پڑھنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ اس کلمہ کے متعلق جب تمام صحیح احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے اس ذِکر کو پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بہت زیادہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو شخص اس کو بہت زیادہ پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر قسم کی خوشی عطا کرتے ہوئے دن بدن ترقی عطا کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور صحیح احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو پانچ سے زائد صحابہ کا ذکر خیر ملتا ہے جن کو نبی ﷺ نے یہ وظیفہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس وظیفہ کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی، حضرت ابوموسی، حضرت حازم بن حرملہ، قیس بن عبادہ، ابوذر، ابوہریرہ اور حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات آپ غور سے پڑھ کر دیکھ لیں آپ کو از خود اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ نبی ﷺ کی یہ کتنی خواہش تھی کہ میری امت کے لوگ اس وظیفہ کو کثرت اور محبت کے ساتھ پڑھیں۔

---

① (الاستقامۃ:81/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک جس نے بھی اسکو یقین اور شوق سے پڑھا ہے وہ مایوس نہیں ہوا، ریاض شہر میں ایک بہت بڑے عالم دین ہیں ان کو خطیب العرب بھی کہا جاتا ہے ان کا نام سعد عتیق العتیق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ریاض سے جدہ ائیر پورٹ اترا۔ اسی دوران مجھے ایک نمبر سے بہت زیادہ کالیں آئیں جب میں نے اس بھائی سے بات کی تو اس نے مجھے کہا کہ شیخ محترم

((اِنِّی کُنتُ مَدْیُوناً وَکُنْتُ مَھْمُوماً وَاَصَابَتْنِي الْمَشَاكِلُ الْكَثِیْرَةُ فَدَاوَمْتُ علی الحَوقَلَةِ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ کلَّ نِعْمَة)) [1]

''میں بہت زیادہ مقروض تھا، میں بہت زیادہ غمگین شخص تھا اور مجھے بہت زیادہ مشکلیں پہنچ چکی تھیں پس میں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پر ہیشگی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہر آزمائش دُور کرتے ہوئے مجھے ہر نعمت عطا کر دی۔''

شیخ محترم آپ کو اس لیے بتلا رہا ہوں کہ آپ اپنے سامعین کو یہ بات ضرور بتلائیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہیشگی کے ساتھ پڑھتے رہیں تو ہر غم دور ہوتا ہے اور ہر خوشی نصیب ہوتی ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے فوائد:

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں ذکرِ الٰہی کے جتنے فوائد بیان ہوئے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے سے وہ سارے کے سارے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ خاص فوائد ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] (من محاضرة الشيخ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والے کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں، فوائد سماعت فرمانے سے قبل ایک بات سمجھ کر آپ کو بہت زیادہ خوشی ہوگی اور آپ مزید دل کی خوشی کے ساتھ اس وظیفہ کو پڑھنے میں پابندی کریں گے کہ یہ وظیفہ رسول ﷺ کا بہت زیادہ پسندیدہ وظیفہ تھا آپ سفر وحضر میں اس وظیفہ کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے جب آپ گھر سے باہر نکلتے تو اس دعا کے آخر میں بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ موجود ہے، اسی طرح موذن جب حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتا ہے تو اس کے جواب میں بھی آپ ﷺ چار مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے تھے اور امت کو بھی یہی ارشاد فرمایا اور اسی طرح نماز کے بعد کے اذکار میں بھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ موجود ہے۔ غرض کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جہاں اللہ کے ہاں چنیدہ اور پسندیدہ ذکر ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی اس ذِکر سے والہانہ محبت تھی اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس ذِکر سے محبت کرنے والا اور اس کو کثرت سے پڑھنے والا اللہ اور اس کے رسول کا خاص اور محبوب بندہ ہے۔

آیئے اب ہم اختصار کے پیشِ نظر چند اہم فوائد کا ذکر کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو یہ وظیفہ کثرت اور محبت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾①

اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؟

① (سورہ کہف:39)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① باقی رہنے والی نیکی :

کوئی نیکی ایسی نہیں جس میں دنیاوی اور اخروی فوائد موجود نہ ہوں ہر نیکی میں خیر ہوتی ہے اور اس کے کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے لیکن بعض نیکیاں ایسی ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اس جملے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسی نیکیوں کا اثر جہاں دنیا میں باقی رہتا ہے وہاں ان نیکیوں کا اثر مرتے وقت، قبر میں اور روز حشر بھی باقی رہے گا اور یہ مسلمان کے لیے ذریعہ نجات ہوں گی ان نیکیوں میں سے ایک نیکی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو کثرت سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ))

''باقی رہنے والی نیکیاں بہت زیادہ کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ نیکیاں کون کون سی ہیں رسول اللہ ﷺ نے پہلے چار نیکیاں بیان کیں اور فرمایا یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہے اور آخر پر ارشاد فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ بھی باقی رہنے والیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ ① اور انہی نیکیوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

① مسند احمد 75/3، صحیح ابن حبان رقم 840، مستدرك حاكم 512/1، اس حدیث کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اس کی تائید کئی ایک موقوف روایات سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اسی طرح کبار تابعی سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے بھی یہ بات منقول ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ باقیات صالحات میں سے ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ۝﴾ ①

''یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک زینت ہے۔ اصل میں تو باقی رہنے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔''

اور اسی سے ملتی جلتی آیت اس سے اگلی سورت مریم میں بھی ہے رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ مَّرَدًّا ۝﴾ ②

''اور باقی رہنے والی نیکیاں ہی تیرے ربّ کے نزدیک جزا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔''

② گناہوں کی بخشش کا خزانہ:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ بخشش کا خزانہ بھی ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے بہت زیادہ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ بول توحید کا اعلیٰ ترین بول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا عَلَی الْأَرْضِ أَحَدٌ یَقُولُ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

① (سورہ کہف:46) ② (سورہ مریم:76)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ①

”جو شخص بھی زمین پر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے اللہ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ بھی معاف کر دیتے ہیں۔“

③ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ :

رسول پاک ﷺ نے اس وظیفہ کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ وظیفہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس سلسلے میں متعدد روایات ہیں ان میں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ سے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کوئی وصیت فرمادیں اور بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا۔ یا آپ یوں سمجھ لیں کہ رسول پاک ﷺ نے آپ کو سات وصیتیں فرمائیں اور ان وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ بھی فرمائی کہ اے ابوذر:

((اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ)) ②

”لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت زیادہ پڑھا کرو کیونکہ یہ عرش کے نیچے خزانے میں سے ہے۔“

---

① (جامع الترمذی: 3460، الترغیب: 1569، السراج المنیر فی صحیح الجامع الصغیر: 7347) ② احمد: 159/5، الجامع الصحیح مقبل: 601/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول پاک ﷺ نے دوسرے اذکار کی جگہ آپ کو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے کی وصیت فرمائی، بلکہ حکم فرمایا اور مزید ترغیب اور شوق پیدا کرنے کے لیے یہ بات بھی بیان کردی کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو معمولی بول نہ سمجھنا یا اس کو روایتی وِرد یا وظیفہ خیال نہ کرنا بلکہ یہ تو اللہ کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں ان خزانوں میں سے ایک بہترین خزانہ ہے۔

آپ اس کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جو مسلمان لاحول ولاقوۃ الا باللہ پورے شعور کے ساتھ کثرت اور محبت سے پڑھتا ہے گویا کہ اس کا ہاتھ عرش کے نیچے موجود خزانوں پر ہے اور کسی بھی مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہوسکتی ہے:؟

④ جنت کے دَروازوں میں سے ایک دروازہ :

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ قرار دیا ہے یعنی جس طرح جنت کے دروازے کا نام باب الصلاۃ ہے، باب الجہاد ہے، بابُ الصدقۃ ہے، بابُ الریان ہے اسی طرح جنت کے ایک دروازے کا نام ہے باب لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والدِ گرامی نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا، قیس کہتے ہیں:

((فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ صَلَّيْتُ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: (أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَلَىٰ، قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ①

"میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے اور میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا آپ نے مجھے اپنی ایڑی لگائی اور کہا کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔"

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہے جن میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کو علما اور صلحا کی خدمت کے لیے بھیجنا چاہیے تاکہ وہ ان کی خدمت سے تربیت اور اجر حاصل کریں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ علما اور صلحا کو بھی اپنے خدمت گزاروں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ ایسا رویہ برتنا چاہیے جس سے ان کے دلوں کو خوشی محسوس ہو اور تیسری ہمارے موضوع کے متعلق سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کے ایک دروازے کا نام لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے جو شخص یہ وظیفہ پوری بصیرت اور کثرت کے ساتھ پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اس دروازے سے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی جنت کے اس دروازے سے آواز نصیب فرمائے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کیا خوب فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ②

---

① (مسند احمد: 422/3، جامع ترمذی 3581، مستدرك 4290 سلسله احاديث صحيحه: 35/4، 37، الجامع الكامل: 463/9)

② (سورة الكهف: 39)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؟

سامعین کرام: آپ اندازہ فرمائیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کس قدر عظیم المرتبت وظیفہ ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے سبحان اللہ۔

⑤ جنت کے پودوں میں سے ایک پودا:

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکار کو جنت کی کاشت کاری قرار دیا ہے یعنی جنت کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہے اس میں شادابی کے لیے اذکار کی ضرورت ہے۔ اور ان اذکار میں سے ایک ذکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی ہے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا:

((مُحَمَّدُ، مُرْ أُمَّتَكَ أَنْ يُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ①

"اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ جنت میں بہت زیادہ پودے لگایا کریں آپ نے کہا جنت کے پودے کیا ہیں حضرت ابراہیم نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔"

---

① (احمد: 418/5، صحیح ابن حبان رقم: 821، نتائج الافکار: 100/1، سلسلہ احادیث صحیحہ: 105، السراج المنیر، فی ترتیب احادیث صحیح الجامع الصغیر للعصامی: 6333، اس حدیث کی سند کو امام منذری، ابن حجر امام البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت اوران جیسی بعض روایات میں اگرچہ معمولی ضعف بھی ہوتو ان کی تائید دوسری ان روایات سے ہو جاتی ہے جن میں بیان ہوا ہے کہ ذکر کی وجہ سے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں اور ذکر کی وجہ سے مسلمان اللہ کی جنت میں اعلیٰ مہمان نوازی اور وی آئی پی پروٹوکول کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

⑥ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ :

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے اور ہمارا معمول یہ تھا کہ جب ہم چڑھائی کی طرف چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور ذکر کرتے ہوئے صحابہ کی آوازیں بہت زیادہ بلند ہو رہیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتنی اونچی آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم بہرے یا غائب پروردگار کو نہیں پکار رہے بلکہ تمہارا رب بہت زیادہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں آہستہ آواز میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

((يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) ①

"اے عبداللہ بن قیس لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔"

① (صحیح البخاری: 6384، الصحیح للمسلم: 2704)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا کیا میں تجھے ایسے وظیفے کا حکم نہ دوں جس وظیفے کو پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا.....؟ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ:

((أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) ①

''میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت زیادہ پڑھا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

اس حدیث کے کئی ایک مطالب شارحین نے بیان کیے ہیں ان میں سے ایک شرح یہ بھی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ سمجھ کر کثرت سے پڑھنے والوں کو اللہ کی جنت کے قیمتی خزانے نصیب ہوں گے اور یہ کلمہ ذاتی طور پر بھی جنت کا خزانہ اس لیے ہے کہ اس میں اللہ کی توحید کی اساس اور بنیاد موجود ہے اور یہ خزانہ ہر قسم کے شرک کی نفی کرتا ہے۔ یا آپ یوں سمجھ لیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والے کے پاس جنت کا خزانہ ہے اور وہ دنیا کے مالداروں سے بڑا مالدار ہے کیونکہ کسی کے پاس سونے کا خزانہ ہوگا، یا چاندی کا خزانہ ہوگا یا وہ اپنے پاس کسی اور جنس کا خزانہ رکھتا ہوگا لیکن لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والا تو اس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کے پاس جنت کا خزانہ ہے۔ عرب میں ایک معروف خطیب نواف خیاط ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شخص نے پلاٹ خریدا جب وہ اس کی بنیادوں کے لیے کھدائی کر رہا تھا تو اس کو نیچے سے ایک صندوق ملا جو سونے سے بھرا ہوا تھا اس نے حکومتی کاروائی کے بعد اس خزانے کو تین ملین ریال میں فروخت کر دیا اور وہ بہت زیادہ خوش

① مصنف ابن ابی شیبة:36410، المعجم الکبیر:158/4، المطالب العالیة:3425، الجامع الکامل للا عظمي:463/9)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ اسے زمین سے خزانہ ملا جس کے بدلے اس کو تین ملین ریال حاصل ہو گئے شیخ محترم فرماتے ہیں کہ ایسا شخص جو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت اور محبت سے پڑھتا ہے وہ اس شخص سے بھی زیادہ خوش نصیب ہے کیونکہ اس کے پاس جنت کا خزانہ ہے جب وہ یہ ذکر لے کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو خوش کرتے ہوئے اس کے بدلے اپنے بندے کو جنت کے خزانے عطا فرمائیں گے۔

سامعین کرام: آپ خود غور فرمائیں کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب جنت کا خزانہ ہے تو اس خزانے کی برکت سے دنیا میں کیا کیا خزانے نصیب ہوں گے...؟

⑦ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو محبت بھرا جواب دینا:

کسی بھی شخص کو کوئی وزیر، مشیر یا افسر جواب دے تو وہ اس کے جواب پر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے کہ مجھے مجھ سے بڑے عہدے دار اور افسر نے جواب دیا ہے۔ لیکن آپ اس شخص کی خوش بختی پر کیا کہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جواب دیں اور فرمائیں کہ میرے بندے نے میری تابعداری اختیار کر لی ہے اور اس نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام الذاکرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ)) ①

① (مسند احمد: 520/2، مستدرک حاکم: 71/1، الجامع الصحیح للشیخ مقبل الوادعی: 603/2، السراج المنیر فی صحیح الجامع الصغیر: 7338)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ فرمابردار ہوگیا اور اس نے اپنا آپ میرے سپرد کردیا۔''

سامعین کرام: آپ تمام فوائد کو ایک طرف رکھ دیں اور اس ذکر کے ذریعے حاصل ہونے والی برکتوں کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات پر غور فرمائیں کہ ہمارے لیے اس سے بڑھ کر شرف کی بات اور کیا ہوسکتی ہے.....؟ کہ ہماری کسی بات کا جواب رب العالمین خود دیں....؟ جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا بندہ میرا فرمانبردار بن چکا ہے۔

⑧ جہنم کی آزادی کی ضمانت :

لاحول ولاقوۃ الا باللہ عظیم الشان ''کلمہ توحید'' ہے اور جنت میں جانے کے لیے عقیدہ توحید بنیادی شرط ہے اور اسی طرح جہنم سے آزادی بھی توحید وسنت کی بنیاد پر ہوگی، رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل حدیث ہے جس کا آخری ٹکڑا کچھ یوں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)) ①

---

① (جامع الترمذی:3430)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"اور جب مسلمان لا الہ الا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واقعی میرے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میرے بغیر کوئی حرکت وقوت نہیں اور وہ کہتے تھے جس نے اپنی بیماری کے ایام میں یہ بول بولا پھر وہ وفات پا گیا آگ اس کو نہیں کھائے گی۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ①

"اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ ماشاء اللہ، لا قوۃ الا باللہ؟۔"

آخر میں اس قرآنی آیت کے ننھے منھے ٹکڑے کا پس منظر بھی سن لیں تا کہ آپ کو یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ جو کوئی شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نعمتوں پر زوال نہیں آتا بلکہ اس کی نعمتوں اور اس کی صلاحیتوں کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اور جو شخص نعمتیں پا کر اس وظیفہ کو بھول جائے، اس کے مطابق اپنا عقیدہ نہ بنائے، اس کے مطابق اس کی عملی تربیت نہ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندے سے سب کچھ چھین کر اس کو مقامِ عبرت بھی بنا دیتے ہیں یہاں پر یہی واقعہ بیان ہوا ہے۔ کہ اللہ کی زمین پر دو شخص تھے ان میں سے ایک کے پاس بہت ہی بارونق، سرسبز وشاداب دو باغ تھے۔ لوکیشن کے لحاظ سے، سیٹنگ کے اعتبار سے اس قدر خوبصورت تھے کہ ان کے اردگرد کھجوروں کے درخت

---

① (سورہ کہف:39)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے درمیان میں کھیتی تھی اور ساتھ ساتھ نہر بھی جاری تھی باغ والا اس وظیفہ کو بھول گیا، شرک اور تکبر کی وادیوں میں غرق ہو گیا اور سمجھنے لگا کہ یہ سارا کچھ میری محنتوں کا نتیجہ ہے۔ یہ سارا میری صلاحیتوں کا صلہ ہے باغ والے کو اس کے دوسرے ساتھی نے بہت سمجھایا اور کہا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ پڑھا کر اور اسی کے مطابق عقیدہ رکھ لے مگر باغ والے کو یہ بات اور یہ حقیقت سمجھ نہ آئی بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس کے باغوں کو ویران کر دیا۔

سامعین کرام: سو باتوں کی ایک بات اچھی طرح پلے باندھ لیں اگر آپ دنیاوی زندگی میں اپنے حالات کو بہتر سے بہتر دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے مخالفوں کے تمام خطرناک حملوں سے بچنا چاہتے ہیں، اگر آپ اللہ کی پکڑ سے بچ کر اس کی خاص نوازشات اور خصوصی انعامات کا حق دار بننا چاہتے ہیں تو پھر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو اپنا معمول بنائیں اور اس کے معانی و مطالب پر غور کرتے ہوئے اس کو اپنا ورد بنا لیں یہ کلمہ ایک رسمی یا روایتی بول نہیں بلکہ اس میں تعلیم و تربیت اور عقیدہ کا ایک عظیم جہان ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس ذکر کی سچی محبت نصیب فرمائے اور دنیا سے جاتے ہوئے یہی کلمہ توحید ہماری زبان پر ہو۔

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ قادر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ قادر ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ①

کہا میں خوب جانتا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ﴾ ②

''کہہ دیجیے وہی ''اللہ'' اس پر پوری قدرت رکھنے والا ہے، یہ کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے۔''

﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝﴾ ③

''اور ہے اللہ ہر چیز پر نہایت قدرت رکھنے والا۔''

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے

درود وسلام سیّدنا وسید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین امام الثقلین امام الشیخین امام الحسن والحسین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الجنۃ۔ کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

① (سورۃ البقرۃ: 259) ② (سورۃ الانعام: 65) ③ (سورۃ الکھف: 45)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

اللہ تبارک وتعالیٰ کے درجنوں خوبصورت ناموں کا تذکرہ قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر موجود ہے۔ آج ہم ان پاکیزہ ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے 3 ناموں کا تذکرہ قدرِ تفصیل سے کریں گے۔ وہ 3 نام ہم معنی اور درج ذیل ہیں۔ قادر، قدیر اور مقتدر۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا نام قادر اپنی جمع ''قادرون'' کے ساتھ قرآن مجید میں 12 مرتبہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیارا نام ''قدیر'' قرآن مجید میں 45 مرتبہ ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تیسرا پیارا نام ''مقتدر'' قرآن مجید میں 4 مقامات پر ہے۔

قادر کا معنی ہے قدرت رکھنے والا۔ اور قدیر کا معنی ہے بہت زیادہ قدرت رکھنے والا۔ اور مقتدر میں قدیر سے زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کا معنی ہے نہایت قدرت والا۔

اللہ تعالیٰ کے ان تینوں ناموں کا سادہ مطلب اور معنی ومفہوم یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی کام کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو کوئی دوسرا اللہ تعالیٰ کو بے بس نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاطر آیت نمبر 44 میں اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ زمین وآسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو بے بس یا عاجز کر سکے۔ ہر چیز اس کے علم میں، اس کی گرفت میں ہے اور ہر چیز پر اسکی کامل قدرت ہے۔

وہ قادر، قدیر اور مقتدر ہے۔ جب چاہے جو چاہے کر گزرے وہی کن فیکون کی قدرتوں کا مالک ہے۔ یا اس کو یوں سمجھ لیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تینوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے ناموں کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ قادر، قدیر اور مقتدر کوئی کام کرنا چاہے تو وہ اس کے کرنے کیلئے اسباب کا محتاج نہیں ہے، افراد کا محتاج نہیں ہے اور حالات کا بھی محتاج نہیں ہے۔ جب کوئی مومن دل و جان سے اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو دنیا داروں سے بے نیاز کرتے ہوئے اسے اپنی قدرت کے مناظر دکھلاتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حوالہ سے اور قادر، قدیر اور مقتدر کو گہرائی میں اتر کر سمجھنے کے لیے درجنوں واقعات قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور بلا مبالغہ سینکڑوں واقعات صحیح احادیث اور مستند تاریخی روایات میں ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ پر غور فرمالیں کہ جب ان کو آگ میں پھینک دیا گیا۔ تو انہوں نے آگ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے لیے کافی سمجھا اور پورے یقین سے پکارا۔ تو اللہ تعالیٰ نے پھر ڈائریکٹ آگ کو حکم دیا کہ اے آگ تو میرے ابراہیم پر پھولوں کی مہکار بن جا۔ آگ کو گلزار بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کا رخ نہیں پھیرا، اس کے لیے سمندروں کا پانی نہیں بہایا بلکہ ان تمام اسباب کے بغیر ہی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بہار بن گئی۔

اللہ کے بندو..... اگر آج آپ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مناظر دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت ابراہیمؑ جیسا یقین پیدا کریں۔ اور اپنی زبان کو ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ جیسے پاکیزہ الفاظ سے تر رکھیں۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت کو قرآن مجید کی روشنی میں دیکھ لیں کہ ان کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں پھینک دیا۔ اور خاتون اول نے جیل سلاخوں میں بند کروا دیا۔ مگر اس قادر، قدیر اور مقتدر کی قدرتوں پر قربان جائیں کہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کے تخت پر جلوہ افروز کر دیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح آپ تیسرے پارے کے ابتدائی رکوع کو غور سے پڑھ لیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہاں ایک تباہ شدہ بستی کا ذکر فرمایا ہے کہ جب ایک شخص اس کے قریب سے گزرا اور وہ شخص مفسرین اور بعض تابعین کی رائے کے مطابق حضرت عزیر علیہ السلام تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اس بستی کو اس کی تباہی کے بعد اللہ تعالیٰ کیسے زندہ کریگا۔۔۔؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو موت دے دی۔ اور دوبارہ ایک صدی کے بعد پھر اپنی قدرت سے زندہ کر دیا۔ اور زندہ کرنے کے بعد پوچھا کہ بتاؤ کتنے عرصے کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں۔ میں نے تجھے ایک پوری صدی کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ اور دیکھ لو 100 سال گزر جانے کے باوجود بھی کھانے پینے کی اشیاء کو خراب نہیں ہونے دیا۔ اور اسی طرح آپ اپنے گدھے کو بھی دیکھ لیں کہ ہم نے کس طرح 100 سال کے بعد اس کو زندہ کر کے اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔

جب حضرت عزیر علیہ السلام نے یہ سارا منظر اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھا اور بعض مفسرین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جب وہ اپنی بستی میں اپنے خاندان والوں کے پاس گئے تو وہ سب بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور حضرت عزیر علیہ السلام جوان تھے۔ اللہ کی اس قدرت کو دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام نے ایک تاریخ ساز جملہ بولا:

﴿قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (1)

”کہا میں خوب جانتا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

ذی وقار سامعین حضرات: ان تمہیدی گزارشات کی روشنی میں ہم اس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے صحیح معنوں میں فرمانبردار بن جائیں،

---

(1) (سورۃ البقرۃ:259)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی تنہائی پاک کریں، نماز روزہ اور دیگر عبادات شوق سے ادا کریں اور اسی طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام فیصلوں پر خوش ہو جائیں اور وہ قادر، قدیر اور مقتدر اللہ کسی صورت بھی اپنے بندے کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ امتحان تو ضرور لیتا ہے لیکن اس کے نیک اور پیارے بندے کسی صورت بھی ذلیل نہیں ہوتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ ملک کے ابتدا میں فرمایا ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ①

"وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بہت زیادہ قادر ہے۔"

سمندر کی موجوں سے ڈاکیے کا کام:

صحیح البخاری میں ایک واقعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قادر، قدیر اور مقتدر ہونا اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی سرائیل کے ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگا اور کہا کہ مجھے کچھ مدت کیلئے یہ رقم بطور قرض دے دو میں تجھے واپس کر دوں گا۔ قرض دینے والے نے کہا کہ میں تجھے ایک ہزار دینار دے دیتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم دو کام کرو، ایک تو ضامن پیش کرو اور دوسرا گواہ لیکر آؤ۔۔۔ قرض لینے والے نے کہ میرا ضامن اللہ ہے اور میرا گواہ بھی اللہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن اور گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تجھے تیری رقم وقت مقررہ پر واپس کر دوں گا۔ جب قرض لینے والے نے یہ بات کہی تو قرض دینے والے نے کہا ٹھیک ہے تو نے سچ کہا ہے یہ لو ایک ہزار دینار۔

① (سورة الملك: 1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص رقم لے کر سمندر کنارے گیا اور کشتی پہ سوار ہو کر اپنے علاقہ میں پہنچا وقت گزرنے کے بعد جب وعدے کا دن آیا تو اس نے ایک ہزار دینار لیے اور اس شخص کو واپس کرنے کیلئے سمندر کنارے جا پہنچا۔ کافی انتظار کرنے کے باوجود بھی اسے کوئی کشتی نہ ملی اور آخری بیڑہ بھی جا چکا تھا۔ چنانچہ اس شخص نے ایک بڑی لکڑی کو پکڑا اور اس میں سوراخ کرتے ہوئے اس کے اندر ایک ہزار دینار پرچی سمیت رکھ دیا پھر اس سوراخ کو بند کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ اے میرے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لیا جب اس نے مجھے ضامن کا پوچھا تو میں نے اسے تیرا نام پیش کیا اور جب اس نے مجھے گواہ کا پوچھا تو میں تجھے ہی گواہ بنا کر آیا تھا۔ اور اے اللہ تجھے علم ہے کہ اس شخص کو تجھ سے اتنا پیار تھا اور تجھ پر اس قدر زیادہ بھروسہ تھا کہ وہ تجھے ضامن اور گواہ بنانے پر خوش ہو گیا تھا اب میں نے اس تک پہنچنے کیلئے پوری کوشش کی مگر مجھے کوئی کشتی یا بحری بیڑا نہیں ملا جس کے ذریعے اس تک میں اس کی رقم با آسانی پہنچا سکوں۔ اب میں اس لکڑی کو پھینکتے ہوئے اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔۔۔ اللہ اکبر!

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اس شخص نے ایک ہزار دینار لکڑی میں رکھ کر اس لکڑی کو سمندر کی موجوں کے حوالے کر دیا اور خود چلا گیا اور یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایک ہزار دینار پاکستانی کرنسی کے مطابق لاکھوں روپے بنتے ہیں۔ آپ یہاں سے اندازہ لگا لیں کہ ایک دینار کم و بیش 15 ہزار روپے کے برابر ہے۔ اب اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کے لیے سمندر کی موجوں کے رخ کو موڑ دیا۔ سمندر کی لہریں اس لکڑی کو عین نشانے پر وہیں لے گئیں جہاں پر دوسرا شخص سمندر کنارے اپنی رقم کو وصول کرنے کے لیے کھڑا تھا۔ اس شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے لکڑی کو پکڑا اور اپنے گھر لے گیا۔ جب اس نے لکڑی پر کلہاڑا مارا تو اس نے لکڑی سے پرچی اور دینار وصول کیے۔ پرچی پر یہی لکھا تھا۔ میں نے بروقت تیری رقم تیرے تک پہنچانے کے لیے بہت کوشش کی مگر آخری بحری بیڑا بھی جا چکا تھا۔ اب میں اس امانت کو لکڑی کے ذریعے تیرے تک بھیج رہا ہوں۔ چنانچہ اس کی پوری رقم ایک ہزار دینار اس تک پہنچ گئی۔ لیکن چند دنوں کے بعد قرض لینے والا شخص دوبارہ ایک ہزار دینار لیکر کشتی پر سوار ہوا اور جس سے قرض لیا تھا اس کو جا کر ایک ہزار دینار دے دیے۔ اور ساتھ معذرت بھی کی کہ میں نے بہت کوشش کی تھی مگر وقت مقررہ پر تجھ تک پہنچنے میں ناکام رہا۔ اس شخص نے کہا کیا تو نے میری طرف کسی طرح پیسے بھیجے تھے اس نے کہا ہاں میں نے ایک لکڑی میں ڈال دیے تھے تو قرض دینے والا شخص کہنے لگا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بحفاظت تیری رقم کو مجھ تک پہنچا دیا تھا۔

احباب گرامی قدر: بخاری شریف کے اس مستند واقعہ سے یہی بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے صحیح معنوں میں تابعدار اور باوفا بندے بن جائیں۔ وہ سمندر کی لہروں اور موجوں کو بھی آپ کے تابع کر دیگا۔ وہ آپ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کسی بحری بیڑے یا کسی کشتی کا محتاج نہیں ہے وہ سمندر کی موجوں سے بھی ڈاکیے کا کام لے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ قادر، قدیر اور مقتدر ہے۔ اسی لیے تو اس نے اعلان کیا ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴾ ①

"وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بہت زیادہ قادر ہے۔"

① (سورة الملك 1:)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہاں سے ایک اور حقیقت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر قرض دینے والے کی نیت صاف ہو اور قرض کی ادائیگی کے لیے اس کا ارادہ پختہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی غیبی مدد فرما کر اس کے لیے آسانی فرما دیتے ہیں۔

ہار بھی ملا اور ہار والی بھی ملی:

تاریخ کے طالب علم جانتے ہیں کہ اللہ قادر، قدیر اور مقتدر کی قدرتوں کو ملاحظہ کرنے کیلئے کتب تاریخ میں سینکڑوں مستند اور صحیح واقعات موجود ہیں۔ ان میں سے آج آپ کو ایک ایسا واقعہ سنانا چاہتا ہوں جس سے آپ کا ایمان تازہ ہو گا اور اس قادر، قدیر اور مقتدر کی قدرت آپ کے سامنے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گی۔ اس صحیح واقعہ کو 9 ویں صدی ھجری کے حنبلی عالم دین ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شذرات الذھب میں نقل فرمایا ہے۔

ابوبکر بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور بلا شبہ آپ کا ارادہ حج یا عمرے کا تھا۔ اسی دوران آپ کا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ اور کئی دنوں سے آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے وہ اپنی بھوک کو ختم کر لیں۔ سوائے زم زم کے پانی کے وہ جب میسر آتا تو اسے پی لیتے اسی دوران وہ ایک دفعہ اپنی رہائش گاہ سے حرم کی طرف آرہے تھے کہ انہوں نے راستے میں ایک ریشمی تھیلی دیکھی جس کا منہ بھی ریشم کی تاکی سے بند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اسے اٹھایا اور اسے اپنے ہوٹل کے کمرہ میں لے آئے جب اس کا منہ کھولا تو اس تھیلی میں اس قدر خوبصورت اور قیمتی ہار تھا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا قیمتی ہار کبھی نہیں دیکھا۔

ابوبکر بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے تھیلی کو اپنے کمرے میں رکھا اور نماز پڑھنے کیلئے حرم میں تشریف لے آئے۔ اسی دوران انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ میں پانچ سو دینار ہے اور وہ بزرگ باآواز بلند اعلان کر رہا ہے کہ میری ایک تھیلی گم گئی ہے جس میں موتیوں کا ہار ہے۔ جو شخص مجھے وہ تھیلی واپس کرے گا میں اسے پانچ سو دینار بطور انعام دوں گا۔ ابوبکر بن عبدالباقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ میں محتاج بھی ہوں اور کئی دنوں سے بھوکا بھی ہوں کیوں نہ ہو کہ میں بزرگ کو تھیلی واپس کر دوں اور ان سے پانچ سو دینار لیکر اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرلوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بزرگ کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے ہوٹل کے کمرہ میں لے گیا اور میں نے کہا کہ آپ تھیلی اور ہار کی نشانی بتادیں میں آپ کو آپ کی تھیلی دے دیتا ہوں۔ اس بزرگ نے کہا کہ اے ابوبکر وہ تھیلی ریشم کی ہے اور اس کا منہ بھی ریشم کی تاکی سے بند کیا گیا ہے۔ اور اس میں جو ہار ہے اس کو 30 قیمتی موتی لگے ہوئے ہیں۔ بزرگ کی تینوں نشانیاں سو فیصد درست تھیں چنانچہ انہوں نے وہ تھیلی بزرگ کے ہاتھ میں تھما دی اور (بزرگ نے) پانچ سو دینار ابوبکر بن عبدالباقی کو دینے کیلئے ان کے سامنے کر دیئے ابوبکر کہتے ہیں میں نے بزرگ کو کہا کہ میں نے پانچ سو دینار نہیں لینے میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے، آپ کی امانت آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی شاباش اور اس کا اجر میں اپنے اللہ تعالیٰ سے لوں گا۔ ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ بزرگ میرے ساتھ کافی اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ میں نے آپ سے اس کی جزا نہیں لینی چنانچہ وہ بزرگ چلے گئے اور میں بھی حرم پاک میں اپنی عبادت میں مصروف ہو گیا۔

سامعین کرام! نہایت توجہ سے اس صحیح واقعہ پر غور فرمائیں اور پھر قادر، قدیر اور مقتدر کی قدرت کو دیکھیں کہ اس نے اپنے مخلص بندے کو کیسی جزا عطا کی۔

ابوبکر بن عبدالباقی کہتے ہیں کہ میں چند دنوں کے بعد ہند کے سفر کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوا۔ اسی دوران ہمارا بحری بیڑا سمندر میں رواں دواں تھا کہ اچانک تند و تیز ہواؤں کا سلسلہ شروع ہوا اور سمندر کی موجیں پہاڑوں کی طرح بھڑک اٹھیں اور بحری بیڑے کے کئی ٹکڑے ہو گئے مجھے کوئی ہوش نہیں کہ کوئی مسافر بچا کہ نہیں بچا۔ البتہ کشتی کا ایک پھٹا میرے ہاتھ لگا میں نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا بالآخر لڑکھڑاتا اور غوطے کھاتا ہوا ایک جزیرے پر پہنچ گیا چنانچہ وہاں پر جزیرہ والوں نے میری خوب دیکھ بھال کرتے ہوئے میری مہمان نوازی کی اور میری تلاوت کو سن کر مجھے جزیرے کی مسجد میں بطور امام اور معلم رکھ لیا۔ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ اے ابوبکر تو نہایت باکردار اور صالح مزاج شخص ہے۔ ہمارے جزیرے میں ایک یتیم بچی ہے اور وہ مالدار ہے، ہم اس کے ساتھ تیری شادی کرنا چاہتے ہیں اگر تو اس بات پر راضی ہو۔۔۔؟

ابوبکر بن عبدالباقی کہتے ہیں میں ان سے معذرت کرتا رہا، شرماتا رہا یہاں تک کہ ان لوگوں کی محبت اور تکرار میرے انکار پر غالب آ گئی۔ حتی کہ میری اس بچی کے ساتھ شادی ہو گئی جب میں پہلی رات دلہن کے کمرے میں داخل ہوا تو میں حیران رہ گیا کہ اس کے گلے میں وہی ہار ہے جو مجھے مکے کی گلیوں میں ملا تھا، میں ٹکٹکی باندھ کر اسی ہار کو دیکھتا رہا اور مارے شرم کے اپنی دلہن سے پوچھ بھی نہ سکا۔ جب صبح ہوئی اور بچی کے رشتہ داروں نے مجھ سے حال واحوال پوچھا تو میں نے ان کو کہا کہ میں ایک بات سے بہت حیران ہوں کہ میری دلہن کے گلے میں تو وہی ہار ہے جو مجھے مکہ کی گلیوں سے ملا تھا اور میں نے وہ ہار ایک بزرگ کو واپس کیا تھا۔ وہ مجھے بطور انعام پانچ سو انعام دینے کی بہت کوشش کرتے رہے مگر میں نے اپنے اجر کو اللہ سے خالص کرتے ہوئے ان کے انعام کو وصول نہیں کیا۔ جب بچی کے رشتہ داروں، جزیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں نے ابوبکر بن عبدالباقی کی یہ بات سنی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور بڑائی کے کلمے پڑھنے شروع کر دیے حتی کہ ان کی زبان سے بے ساختہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے نغمے سن کر مزید حیران ہو گیا۔اور پھر انہوں نے مجھے بعد میں بتایا:

((ذٰلِكَ الشَّيْخُ الَّذِي أَخَذَ مِنْكَ الْعِقْدَ أَبُو هٰذِهِ الصَّبِيَّةِ. وَكَانَ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ فِي الدُّنْيَا مُسْلِمًا كَهٰذَا الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ هٰذَا الْعِقْدَ كَانَ يَدْعُو وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتّٰى أُزَوِّجَهُ بِابْنَتِي)) ①

"کہ وہ بزرگ جس نے آپ سے ہار لیا تھا وہ اس بچی کے باپ تھے اور یہ بات کہتے رہے کہ میں نے دنیا میں اس شخص جیسا امانت دار مسلمان نہیں دیکھا جس نے مجھے ہار واپس کیا اور وہ بزرگ دعا کرتے ہوئے کہتے تھے اے اللہ مجھے اور اس کو اکٹھا کر دے۔ یہاں تک کہ میں اس کا اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکوں۔"

ابوبکر بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں ان کی یہ بات سن کر بے ساختہ سبحان اللہ پکار اٹھا اور میں نے کہا کہ اس قادر، قدیر اور مقتدر نے بزرگ کی دعا کو قبول کر لیا۔

واقعہ مختصر کہ ابوبکر بن عبدالباقی کہتے ہیں کہ میں نے اس ہار کو بعد میں ایک لاکھ دینار کا فروخت کر دیا۔ اللہ اکبر!

سامعین کرام! اللہ سے اجر لینے کیلئے پانچ سو چھوڑا تھا بالآخر اللہ نے ہار بھی دے دیا، ہار والی بھی دے دی اور ایک لاکھ دینار بھی دے دیئے۔ اسی لیے آج میں یہی سبق یاد کروانا چاہتا ہوں کہ حوصلہ رکھا کرو، اللہ پر توکل کیا کرو، اخلاص سے جیا کرو۔ کیونکہ وہ قادر، قدیر اور مقتدر ہے اسی لیے تو وہ اعلان کرتا ہے:

---

① (شذرات الذہب: جلد 2 صفحہ 110)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴾ ①

"وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔اور وہ ہر چیز پر بہت زیادہ قادر ہے۔"

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص دنیاوی مفاد پر اخلاص کو ترجیح دیتا ہے یا جو شخص نیکی کرنے کے بعد صرف اللہ تعالیٰ سے اجر کا امیدوار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو لازمی اپنی قدرت کے مناظر دکھلاتے ہیں۔علما و خطبا اور بالخصوص دین کا کام کرنے والوں کو اپنی نگاہیں اپنے اللہ پر رکھنی چاہئیں۔پھر وہ قادر، قدیر ہر صورت اپنی قدرت کی جھلک دکھلاتا ہے۔

چیل نے ہار واپس کر دیا:

- انسانی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب انسان صحیح معنوں میں اللہ والا اور سچا ہوتا ہے تو وہ قادر، قدیر اور مقتدر اسے اپنی قدرت کے منظر ضرور دکھلاتے ہیں۔بخاری شریف میں ایک معروف واقعہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔اس عورت کا مسجد نبوی میں ایک چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا بیان کرتی ہیں وہ لونڈی گاہے گاہے میرے پاس آتی اور دوران گفتگو درج ذیل شعر ضرور پڑھتی:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ ②

---

① (سورہ ملک :1) ② (صحیح البخاری :439)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہار کا دن بھی ہمارے رب کی عجیب قدرتوں میں سے ہے۔ اسی نے مجھے کفرستان سے نجات دلائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز میں نے اسے پوچھ ہی لیا کہ تو ہر دفعہ مندرجہ بالا شعر ضرور پڑھتی ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے۔۔۔؟ اب اس عورت نے اس کی وجہ بیان کرنا شروع کی جو کہ قادر، قدیر اور مقتدر کی قدرتوں کا ایک منفرد شاہکار ہے۔

وہ کہنے لگی میں ایک قبیلے کی لونڈی تھی، انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ مگر میں آزادی کے باوجود بھی انہی کے ساتھ رہتی تھی کہ ایک دن اس قبیلے کی ایک لڑکی نہانے کیلئے نکلی اس نے اپنا سرخ رنگ کا تسمے والا کمر بند یا ہار اتار کر رکھ دیا، یا وہ اس کے بدن سے گر گیا۔ اسی دوران وہاں سے ایک چیل کا گزر ہوا اس نے اس کمر بند کو گوشت سمجھ کر جھپٹ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے گئی، قبیلے والوں نے ہار کو بہت تلاش کیا لیکن جب انہیں نہ ملا تو انہوں نے ہار کی تہمت مجھ پر لگا دی میں نے بہت انکار کیا، لیکن انہوں نے میری ایک نہ مانی حتیٰ کہ انہوں نے برہنہ کر کے میری تلاشی تک بھی لی۔ میں اسی دوران شرمندگی اور پریشانی کے عالم میں کھڑی بے بسی کے آنسو رو رہی تھی کہ اچانک اوپر سے ایک چیل گزری اور اس نے وہی ہار دوبارہ ہمارے پاس پھینک دیا۔ جب وہ ہار زمین پر گرا تو میں نے انہیں کہا کہ یہی تو تمہارا ہار ہے جس کی تم مجھ پر تہمت لگا رہے تھے۔ چنانچہ اس دلخراش واقعہ کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ایسے لوگوں کے پاس اب نہیں رہوں گی عزت نفس سے بڑھ کر تو کوئی چیز نہیں ہوتی۔ چنانچہ میں یہاں مدینہ منورہ آ گئی۔

سامعین کرام! اس واقعہ کی روشنی میں صرف یہی بات پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں کہ جب انسان سچا اور امانت دار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فضا کے پرندوں کو بھی اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت کا محافظ بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ دوبارہ چیل آئی اور اس نے ہار کو واپس اسی جگہ پر پھینک دیا۔ اسی لیے تو قرآن بھی کہتا ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ①﴾

''وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بہت زیادہ قادر ہے۔''

بے موسمی تازہ کھجوروں کا تحفہ:

حضرت صلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ لمبے سفر پر رواں دواں تھا کہ اچانک میرا زاد راہ ختم ہو گیا، میرے پاس کھانے پینے کیلئے کچھ نہ بچا حتی کہ میری طبیعت بہت زیادہ نڈھال ہو گئی۔ اسی دوران میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاس کھانے کیلئے روٹی موجود ہے جب میں اس سے لیکر کھانے لگا تو اس نے مجھے کہا کہ بھائی ایک بات غور سے سن لو! میں نے اس روٹی پر خنزیر کی چربی لگائی ہوئی ہے۔ اگر تو نے کھانی ہے تو کھا لے۔

حضرت صلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اس کی زبان سے یہ لفظ سنا تو میں نے روٹی کو وہیں چھوڑ دیا، کیوں کہ خنزیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور اس کی چربی بھی حرام ہے ابھی میں چند میل آگے گیا تو میں نے ایک اور شخص کو سفر کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کھانے کی چیز کا مطالبہ کیا، اس نے مجھے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کا سامان تو ہے لیکن وہ بمشکل میری ضرورت پوری کریگا اور میرا سفر بھی بہت زیادہ طویل ہے اگر تو نے مجھ سے میرے کھانے پینے کے سامان

① (سورة الملك :1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ بھی لیا تو میں صحرا میں بھوک کے مارے مرجاؤں گا۔ کسی صورت بھی میں اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکوں گا۔ حضرت صلہ بیان کرتے ہیں میں نے اس شخص کو بھی چھوڑ دیا، پہلے کو اس لیے چھوڑا کہ اس کے پاس حلال نہیں تھا اور دوسرے کو اس لیے چھوڑا کہ اس کے پاس ضرورت سے زائد نہیں تھا۔ میں نے اس پر ظلم کرنا کسی صورت بھی جائز نہ سمجھا اور اسی کسمپرسی، فقر و فاقے اور بھوک کی حالت میں ابھی میں چند قدم ہی آگے گیا تو میں نے محسوس کیا کہ کسی پرندے نے کوئی چیز میرے پیچھے پھینکی ہے جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو مجھے سفید رنگ کی دو چادریں محسوس ہوئیں، میں اپنے گھوڑے سے نیچے اترا تو جب میں اس کے قریب گیا تو وہ سفید رنگ کی تھیلی تھی۔ جب میں نے اس تھیلی کو کھولا تو اس میں تر و تازہ بے موسمی کھجوریں تھیں۔ آس پاس کھجوروں کا کوئی باغ یا درخت بھی نہیں تھا۔ میں نے کھجوریں کھائیں، پانی پیا اور باقی کھجوروں کو لیکر دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنی منزل کی طرف چل نکلا۔ ①

سامعین کرام! اس صحیح اور سچے واقعہ کی روشنی میں، میں اس حقیقت اور اللہ کی قدرت کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو شخص حرام اور ظلم سے بچتا ہے، پیٹ میں لقمہ حرام نہیں جانے دیتا اور کسی پر ظلم کرتے ہوئے اس کا مال ناحق نہیں کھاتا، ایک نہ ایک دن قدرت اس پر ضرور مہربان ہوتی ہے۔ اس قادر، قدیر کا تو اعلان عام ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴾ ②

وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بہت زیادہ قادر ہے۔

---

① (کتاب الزهد ، ابن مبارك :865حلية الاولیا جلد 2 صفحه 339سیر أعلام النبلا جلد 5 صفحه 1) ② (سورة الملك :1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اس طرح کی مہمانی نصیب کیوں نہیں ہوتی، ہمیں بے موسمی کھجوریں کیوں نہیں ملتیں۔۔۔؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ جہاں ہمارا تعلق باللہ اور توکل کمزور ہے وہاں ہمارے ہاتھ ظلم سے رنگے ہوئے ہیں اور پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں۔ وگرنہ جو شخص حرام اور ظلم سے دامن کو بچا کر رکھتا ہے اللہ پاک اس کو اپنی قدرت کے مظاہر دکھلانے کے ساتھ ساتھ ایسی ایمانی حلاوت عطا کرتے ہیں کہ جو بادشاہوں کو محلات میں بھی نصیب نہیں ہوتی۔

سامعین کرام! آج کے بعد اپنے اوپر لازم کر لیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اپنی دعا میں اللہ کے تین ناموں قادر، قدیر اور مقتدر کا ذکر ضرور کریں۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے ناموں کے وسیلے سے مانگنا قبولیت کی بہترین دلیل ہے۔ اے قادر، اے قدیر اور اے مقتدر میرا فلاں فلاں معاملہ اپنی قدرت کے ساتھ حل فرما۔ جب مسلمان کی توجہ اللہ کے ان تین ناموں کی طرف ہوتی ہے اور مسلمان کے دل میں ان تین ناموں کی محبت موجزن ہوتی ہے تو پھر مسلمان کے دل میں یقین، اعتماد اور سکون جیسی خوبیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ اسے اللہ کی طرف سے اک عجیب سی تسلی اور اطمینان محسوس ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے قانون سے ہٹ کر اپنی قدرت کے کرشمے دکھلا کر اپنے بندے کے دل کی تمناؤں کو پورا کر دیتے ہیں۔

اے اللہ میں تیری قدرت دیکھنا چاہتا ہوں:

چند سال قبل کی بات ہے کہ ہمارے ایک دینی اور سچے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں عطا کیں تھیں۔ جب چوتھی دفعہ اللہ تعالیٰ نے امید پیدا کی تو انہوں نے احتیاطی طور پر ساتویں ماہ الٹرا ساؤنڈ کروالیا تاکہ بچے کی صحت وکیفیت کے حوالہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل صورتحال سامنے آجائے اسی دوران ڈاکٹر نے ان کو بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ اس دفعہ بھی بیٹی عطا فرمانے والے ہیں۔ ہمارے اس بھائی کا بیان ہے کہ جب میں رپورٹ کو دیکھا تو میں بھی پڑھ کر مسکرا دیا۔ ڈاکٹر نے مجھ سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے کہا کہ میں اس لیے مسکرایا ہوں کہ ابھی میرے پاس اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات کرنے کیلئے دو مہینے کا وقت باقی ہے۔ بھائی کہتے ہیں پھر میں اللہ کی توفیق سے تہجد کے وقت اللہ کے سامنے جھکنا شروع ہو گیا۔ اور میں نے کہا کہ اے اللہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے کہ تو ہر چیز پر قادر ہے، اپنے علماء سے بھی میں نے یہی سن رکھا ہے اور میرا سو فیصد ایمان بھی یہی ہے۔ کہ تو ہر چیز پر قادر، قدیر اور مقتدر ہے لیکن اے میرے اللہ اب میں تیری قدرت کا منظر اپنے گھر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس دفعہ مجھے اپنی قدرت سے بیٹا عطا کر دے میرے دل کی تمنا ہے کہ میں بیٹے کے پیار کو چاہتا ہوں۔ اور میری یہ خواہش بھی ہے کہ اب ان تین بہنوں کو کوئی ایسا بھائی بھی مل جائے جوان کو انگلی سے پکڑ کر سکول چھوڑ آیا کرے۔ اے میرے اللہ تین بیٹیاں تو در کنار تو 10 بیٹیاں بھی دے تو میں تیری تقسیم پر دل و جان سے خوش ہوں، پر اے میرے مولا مجھے اس دفعہ اپنی قدرت سے بیٹا عطا کر دے، چنانچہ دو ماہ کے بعد جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پھول جیسا بیٹا عطا کر دیا۔ اللہ اکبر!

اسی لیے تو رحمان قرآن میں اعلان کرتا ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ ①

① (الشوریٰ: 50,49)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بادشاہت اللہ ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے، بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا بہت زیادہ قدرت والا ہے۔''

اے اللہ کے بندو! درباروں، مزاروں پر جانے کی بجائے اور اولاد کیلئے بدعقیدہ اور مذہبی دکانداروں سے تعویذات لینے کی بجائے ڈائریکٹ اللہ کے سامنے جھکیں۔ وہ آج بھی قادر، قدیر اور مقتدر ہے۔ جب وہ دینے کا فیصلہ کرلے تو وہ اولاد دینے کیلئے کسی میاں بیوی کی جوانی کا محتاج نہیں وہ تو سخت بڑھاپے میں بھی ابراہیم وزکریا کو اسماعیل ویحییٰ جیسے شہزادے عطا کردیتا ہے۔

تروتازہ میٹھے دودھ سے مہمانی:

انسان ولادت سے لیکر وفات تک اللہ کی قدرت کے واقعات بیان کرتا رہے تو وہ کسی صورت بھی قادر، قدیر مولا کی قدرتوں کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ قرآن کا ہر ہر صفحہ اللہ کی قدرت کا گواہ ہے۔ آپ سیدنا یونسؑ کو دیکھ لیں کس کی قدرت سے وہ مچھلی کے پیٹ سے باہر نکلے۔۔۔؟ حضرت ایوبؑ کو دیکھ لیں کیسے قادر، قدیر اور مقتدر نے ان کو دوبارہ صحت یاب کرتے ہوئے کئی گنا زیادہ نعمتوں سے نواز دیا۔۔۔؟ اور اسی طرح صحیح بخاری سمیت حدیث کی ہر کتاب میں اللہ کی قدرت الٰہی کے سینکڑوں واقعات موجود ہیں۔ آپ غاروالوں کو دیکھ لیں وہ کس طرح بے یار و مددگار غار میں پھنس گئے تھے۔ مگر اس قادر، قدیر اور مقتدر نے غار میں بھی ان کی جان کو بچایا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو گھروں میں بھی پہنچایا۔ یہ سب کچھ اللہ کی ہی قدرت تھی جس کا اظہار اس نے اپنے بندوں پر کیا، بس اللہ کا بندہ بننے کی کوشش کریں انسان کی ساری عظمت اللہ کی بندگی میں ہے۔ آخر میں آپ کو ایک معروف صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ سناتا ہوں جو طلبا وعلما بلوغ المرام پڑھتے اور پڑھاتے ہیں انہیں علم ہے کہ کتاب الطہارت میں ایک صحابی کا نام ابوامامہ باہلی آتا ہے ان کے بارے میں بسند صحیح کتب حدیث میں ایک واقعہ موجود ہے۔ جب وہ کلمہ پڑھ کر اپنے علاقے کی طرف گئے تو انہوں نے اپنے گاؤں کے وڈیروں کو دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوئے دیکھا، یہ بھی لمبا سفر کر کے ابھی گاؤں میں داخل ہی ہوئے تھے انہوں نے حضرت ابوامامہ کو دعوت دی کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں کھانا کھانے کیلئے دستر خوان پہ بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے کھانے میں خون پکایا جس کو شریعت میں حرام کر دیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانے سے اپنا ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ ابھی انکار کرنے کی دیر ہی تھی کہ وہ سارے وڈیرے سٹپٹا اٹھے اور مجھے جھڑکیں دیکر زبردستی دستر خوان سے اُٹھا دیا۔ میں بھوک اور پیاس کی شدت میں اُٹھا اور گاؤں سے باہر کھلے صحرا کی طرف چل دیا، پیاس اور بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے کپڑے کو سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا، جب میری اچانک آنکھ کھلی تو میں نے کیا دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ ہے اور اس جیسا نفیس دودھ میں نے کبھی نہیں دیکھا، میں نے جی بھر کر پیا ہی تھا کہ گاؤں سے چند لوگ کھانا لیکر آئے اور مجھے کہنے لگے اے ابوامامہ پہلے کچھ کھا لے پھر ہم بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تیرے ساتھ بات کرتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ جاؤ اپنا کھانا لے جاؤ مجھے تمہارے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے میرے اللہ نے کھلا پلا دیا ہے۔ جب اُن نے اور گاؤں والوں نے اللہ کی اس قدرت کو مجھ پر دیکھا تو وہ سارے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ① اسی لیے تو میں کہتا ہوں وہ قادر بھی ہے، وہ قدیر بھی ہے اور مقتدر بھی ہے۔

اللہ کی قسم! جو انسان اللہ کا ہو جاتا ہے، جس کا توکل اللہ پر کامل بن جاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ پھر اُس شخص کو اپنی قدرت کے بڑے بڑے انمول کرشمے دِکھاتا ہے ہمارے اندر سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ ہم اللہ سے وفا کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کی ذاتِ بالا کا حیا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم اُس کی خاص نصرت، کرامت اور قدرت کے مناظر دیکھنے سے محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں اس کی بارگاہ کا مقبول اور محبوب بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

---

① (طبرانی:8099، سلسلہ صحیحہ :2706)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے حسنیٰ کا تذکرہ
قاہر، قہار، جبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے حسنیٰ کا تذکرہ قاہر، قہار، جبار

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ ①

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ ②

"کہہ دو اللہ ہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی اکیلا زبردست (سخت) غلبے والا ہے۔"

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ ③

"اللہ وہی ذات ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، بادشاہ نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، مکمل نگرانی کرنے والا، نہایت غالب، جبار، بڑائی والا، اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔"

---

① (سورۃ الانعام : 18)
② (سورۃ الرعد:16) ③ (سورۃ الحشر :23)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے

درود وسلام سیّدنا وسید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام المعصومین امام الحرمین والقبلتین امام الثقلین امام الشخین امام الحسن والحسین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الجنۃ۔ کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے کئی ایک خطبات میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا قدرِ تفصیل سے تذکرہ کیا ہے اور آج بھی ہم اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے تین اہم ناموں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آج ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے کہ ہم کس قدر کمزور اور بے بس ہیں اور ہمارا اللہ کس قدر زبردست، مکمل گرفت اور سخت پکڑ کرنے والا زور آور ہے۔

اس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ہر گناہ انسان کے لئے نقصان دہ ہے لیکن ظلم و ستم اور کسی کو کمزور سمجھ کر اُس کو دبانا اس قدر خطرناک گناہ ہے کہ بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کو جہان والوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔ ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے تین ناموں کا کائنات پر اور بالخصوص ہماری زندگی پر بڑا گہرا اثر ہے اور وہ اللہ کے تین نام قاہر، قہار اور جبار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قاہر'' قرآن پاک میں دو مرتبہ ہے، ''قہار'' قرآن مجید میں چھ مرتبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام ''جبار'' قرآن پاک میں صرف ایک مرتبہ ہے۔ قاہر کا معنی ہے غلبے والا، گرفت والا، زبردستی پکڑنے والا اور اسی سے قہار اسم مبالغہ ہے یعنی سخت گرفت اور پورے غلبے والا، زور آور اور نہایت قوت و طاقت کا مالک اور اس قدر مضبوط کہ کوئی اسے بے بس کر سکتا ہے اور نہ ہی شکست دے سکتا ہے اور اسی طرح ''جبار'' کا معنی ہے: اپنی مرضی چلانے والا، طاقت و جبروت کا مالک اور پکڑ کر سیدھا کر دینے والا......

یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کوئی شخص ظلم و زیادتی کر کے یہ نہ سمجھے کہ میری وارداتوں کا کسی کو علم نہیں یا میرے تعلقات احکام بالا سے ہیں، ایسا ظالم شخص جو ظلم سے باز نہیں آتا وہ زیادتی کر کے مضبوط پہاڑ کی غار میں بھی جا چھپے اللہ وہاں سے نکال کر بھی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے، کیونکہ وہ قاہر بھی ہے، قہار بھی اور جبار بھی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے، اُس کی رحمت اُس کے غیظ و غضب اور گرفت پر غالب ہے، لیکن دنیا کی عزت، دنیا کا اقتدار اور دنیا کا مال لے کر جو لوگ سرکشی کی انتہاؤں کو پہنچ جاتے ہیں، پھر وہ وقت بہت جلد آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی گردنیں توڑ کر، آنکھیں پھوڑ کر اور پاؤں مروڑ کر اُن کو عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان تین ناموں کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے تین باتیں ذہن نشین فرمالیں۔ الٰہ العالمین نے اپنے ان ناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ①

① (سورۃ الانعام: 18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کے تین عظیم ناموں کا ذِکر آیا ہے، وہ قاہر ہے یعنی ہمیشہ سے زبردست غلبے، قوت اور طاقت والا ہے اور وہ اپنی قوت و طاقت اور غلبے کا ناجائز استعمال نہیں کرتا بلکہ وہ بہت زیادہ حکمت والا ہے اور اُس کو پوری خبر ہے کہ میری زمین پر رحم کرنے والا کون ہے اور ظلم کرنے والا کون ہے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نام قہار کا ذِکر کچھ یوں فرماتے ہیں کہ:

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ ①

"کہہ دو اللہ ہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی اکیلا زبردست (سخت) غلبے والا ہے۔"

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کے تین پاکیزہ صفاتی ناموں کا ذِکر آیا ہے کہ وہ اللہ پیدا کرنے والا، خالق ہے، اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ اکیلا اپنی مخلوق اور پوری کائنات پر زبردست قوت و طاقت اور گرفت رکھنے والا ہے۔

اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نام جبار کا ذِکر کچھ یوں کرتے ہیں کہ

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ ②

"اللہ کی ذات ایسی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ، سلامتی دینے والا، امان دینے والا، پورا نگہبان، بڑا

① (سورة الرعد:16)

② (سورة الحشر :23)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالب آنے والا، بڑی طاقت والا، کبریائی کا مالک، پاک ہے اللہ اُس
شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔"

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کے آٹھ صفاتی ناموں کا ذِکر ہے.... یقین جان لیں اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے اِس آیت میں موجود آٹھ ناموں پر پوری سنجیدگی سے غور وفکر کر لے تو وہ کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کر سکتا... ربِ محمد ﷺ کی قسم درباروں اور مزاروں پر سجدے کرنے والے اور غیروں کے پاس اُن کی خوشنودی کے لیے نذر و نیاز لے کر جانے والوں نے اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کو پہچانا ہی نہیں.... ورنہ وہ اُسی اللہ کے در کے مانگت بن کر رہ جاتے۔

سامعین کرام .....! انسان بھی بڑا نادان ہے، تھوڑی سی آزادی اور مہلت ملنے پر وہ خود کو کائنات کا خود مختار سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور ظلم کرتے کرتے وہ اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیتا ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ اب مجھے قابو کرنے والا کوئی نہیں ہے جب کہ حقیقت سراسر اس کے اُلٹ ہے کیونکہ جب مہلت کے بعد اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ آتی ہے تو پھر اُسے سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں ملتا ...... اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے متعلق چند قرآنی اور اصولی باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں اللہ تعالیٰ کیا خوب فرماتے ہیں۔

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ①

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال
حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

① (سورۃ الانعام: 18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اللہ کی مہلت کو اپنی طاقت نہ سمجھو:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک قانون، قانونِ مہلت ہے کہ وہ بندے کی فوراً پکڑ نہیں کرتا بلکہ اُسے ڈھیل دیتا ہے، ایک لمبی مدت تک مہلت دیتا ہے، اور اُس کی رسی کو دراز کرتا ہے، اگر تو وہ پلٹ آئے تو اس کے لئے رحم وکرم کے دروازے کھلے رکھتا ہے اور اگر وہ اللہ کی اس ڈھیل، مہلت اور پکڑ نہ کرنے کو اپنی طاقت سمجھ لے، اُسے اپنی ہوشیاری اور کامیابی خیال کرے تو پھر جب اُس کی پکڑ آتی ہے تو دنیا جہان کی کوئی چیز اُسے بچانے والی نظر نہیں آتی۔ اللہ قاہر وقہار اور جبار نے اپنے قانون مہلت کو قرآن پاک میں جگہ جگہ پوری تفصیل سے بیان کیا ہے، مگر میں آپ کے سامنے تین آیات بابرکات اور صحیح البخاری کی ایک روایت بیان کرتا ہوں۔

الٰہ العالمین قانون مہلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۥ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ﴾ ①

”اور آپ اللہ تعالیٰ کو بالکل بھی اس سے بے خبر خیال نہ کریں جو ظالم لوگ (کرتوت) کررہے ہیں، وہ تو انہیں اُس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں گھبراہٹ کی وجہ سے کھلی رہ جائیں گی اس حال میں کہ (یہ ظالم لوگ) تیز دوڑنے والے، اپنے سروں کو اوپر اُٹھائے ہوں گے، اُن کی نگاہ اُن کی طرف نہیں لوٹے گی اور اُن کے دل خالی ہوں گے۔“

---

① (سورہ ابراہیم 42،43)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اسی قانون کو دوسرے الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:

﴿إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ ①

"ہم تو انہیں صرف اس لیے مہلت دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں خوب بڑھ جائیں اور اُن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔"

اور بعض جگہ قرآن پاک میں الفاظ کچھ یوں بھی ہیں کہ:

﴿وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ﴾ ②

"اور میں اُن کو مہلت دیتا ہوں بلاشبہ میری خفیہ تدبیر سخت مضبوط ہے۔"

ذی وقار سامعین کرام! ان آیات میں اللہ قاہر وقہار اور جبار نے اسی حقیقت کو بیان کیا ہے کہ میری مہلت صرف اور صرف اس لئے ہے کہ کوئی شخص پکڑ کے وقت یا قیامت کے دن یہ بات نہ کہے کہ مجھے تو سوچنے، سمجھنے اور خود کو بدلنے کا وقت ہی نہیں ملا، مجھے تو کوئی مہلت ہی نہیں دی گئی، یہاں ظالموں کی رسی ہم صرف اور صرف اس لئے ڈھیلی چھوڑتے ہیں کہ وہ جو کر سکتے ہیں کر لیں اور اپنے عمل کے برتن کو خوب بھر لیں...... لیکن جب ہماری پکڑ آتی ہے تو پھر مڑ کر دیکھنا تو در کنار آنکھ جھپکنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ "وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ")) ③

---

① (سورہ آل عمران 178)

② (سورۃ الاعراف: 173 اور یہی الفاظ سورہ قلم میں بھی ہیں) ③ (صحیح البخاری: 4686)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ اللہ البتہ ظلم کرنے والے کو مہلت دیتا ہے حتی کہ جب وہ پکڑ لے پھر وہ بھاگنے نہیں دیتا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی آیت پڑھی: اور تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے، بلاشبہ اس کی پکڑ دردناک سخت ہے۔''

یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ شیطان ساری زندگی اِنسان کو اسی مغالطے کی مار مارتا ہے کہ جو ہوتا ہے کر لے کوئی تیرا بال بھی نہیں اُکھاڑ سکتا، مال تیرے پاس، اِقتدار تیرے پاس اور تعلقات بھی تیرے پاس، تجھے کس چیز کی فکر....؟ شیطان کے اس دھوکے میں انسان ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ وہ اس حقیقت کو بھول ہی جاتا ہے کہ میری مہلت کا وقت بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔

یہاں ایک نکتہ بلکہ گہری بات سمجھ لیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: **لَمْ یُفْلِتْهُ** کہ جب اللہ تعالیٰ ظالم کو پکڑتا ہے تو اُس کو کہیں بھاگنے نہیں دیتا۔ عموماً عرب کے لوگ اس لفظ کو اونٹ کے بھاگنے پر استعمال کرتے ہیں، جس طرح ایک اونٹ جس کی نکیل اُس کے مالک کے ہاتھ میں ہو وہ کہیں بھاگ نہیں سکتا، اسی طرح ظالم شخص بھی کسی صورت اللہ کی پکڑ سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

اس لیے..... حرام کھانے والے، سودی کاروبار کرنے والے، بند کمروں میں عیاشیاں اور بدمعاشیاں کرنے والے، کمزور لوگوں کے حق دبانے اور کھانے والے اور دوسروں کے چہروں سے مسکراہٹیں چھیننے والے مت سمجھیں کہ اُنہوں نے اللہ کو بے بس کر دیا ہے، یا اُن کے کالے کرتوت اللہ کے علم میں نہیں، وہ بڑا طاقتور ہے اور اُسے ہر چیز کا علم ہے اور وہ قاہر و قہار اور جبار ہے۔ اور اپنی کتاب میں اسی لئے تو اپنے ان ناموں کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ①

”وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔“

آیئے......! قانونِ مہلت کے بعد میں دوسری اہم بات کا ذکر کروں۔

② قاہر و قہار اور جبار کی پکڑ کے چند نمونے قرآن سے:

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آج کے جمعہ تک آپ پوری انسانیت کی تاریخ کو دیکھ لیں تو یہ حقیقت آپ پر روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو جائے گی کہ قانونِ مہلت کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ظالموں کو آ پکڑا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اُنھیں بچا نہ سکی۔

.......قومِ نوح کو دیکھ لیں کہ بالآخر اُن کا حشر کیا ہوا......؟ اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی اُن کو غرق ہونے سے بچا نہ سکیں۔

.......قومِ عاد کو دیکھ لیں کہ کیسے اُن کو تیز تند ہواؤں اور طوفانوں کے ذریعے نیست و نابود اور تباہ و برباد کر دیا گیا، قرآن کے مطابق سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل اُن پر آندھیاں برستی رہیں اور وہ کھلے صحراؤں میں ایسے گرے پڑے تھے کہ جیسے کھجور کے بڑے بڑے درختوں کو اکھاڑ کر زمین پہ پھینک دیا گیا ہو۔

.......قومِ ثمود کو دیکھ لیں کہ جب اُنھوں نے قانونِ مہلت کو اپنی طاقت سمجھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بجلی، کڑک اور خوفناک چیخ کے ساتھ اُن کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

---

① (سورۃ الانعام: 18)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہر صورت قرآن پاک کے تیس پاروں میں درجنوں قوموں اور بیسیوں ظالموں کا تذکرہ جگہ جگہ موجود ہے کہ جب قاہر وقہار اور جبار مولا نے اُن کو پکڑا تو پھر وہ کہیں بھاگ نہیں سکے۔

اِسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمان حکمرانوں کے کردار کو پڑھ کر دیکھ لیں جس نے بھی ظلم وستم کا بازار گرم رکھا اور اپنی کرسی کو بچانے کے لیے ناحق قتل کیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عبرت کا نشان بنا دیا آپ حجاج بن یوسف اور مختار ثقفی جیسے خون خوار ظالموں کا انجام پڑھ کر دیکھیں وہ کس قدر بے بسی اور ذلت کے ساتھ دنیا سے گئے تھے۔

بلکہ آپ ماضی قریب میں ہی دیکھ لیں کہ وقت کے حکمرانوں نے جب ظلم و ستم کی انتہا کر دی اور وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت کو اپنی طاقت سمجھ بیٹھے ایسی خوش فہمی میں جب اللہ نے اُن کو پکڑا تو پھر زمین کی تہہ اور پہاڑ کی غاریں بھی اُن کو بچا نہ سکیں۔آپ عراق کے صدر صدام حسین کے آخری ایام دیکھ لیں، آپ لیبیا کے قدآور بادشاہ معمر قذافی کا انجام دیکھ لیں اور اپنے ملک میں بڑے بڑے زور آور ظالموں کی داستان پڑھ لیں کہ وہ بالآخر کیسے جلاوطن کیے گئے، سلاخوں کے پیچھے قید کیے گئے اور کتنی بے دردی کے ساتھ اُن کو پھانسی کے پھندوں پر لٹکایا گیا۔

اور مجھے تو ایک بہت بڑے فوجی جرنل کا بھی علم ہے کہ جس نے اپنے اِقتدار کے دور میں بڑے بڑے ظلم کیے.... حتیٰ کہ معصوم بچیوں کو کوئلہ بنا دیا اور اب اِس وقت اُس کی حالت یہ ہے کہ وہ بستر سے اُٹھنے کے قابل بھی نہیں اور مرض اُس کو ایسی خطرناک لگ چکی ہے کہ اُس کے جس کے اعضاء پگھلنا شروع ہو گئے ہیں اور ڈاکٹروں کے پاس اُس کا کوئی حل نہیں ہے..... یاد رکھو........! اللہ قاہر بھی ہے، اللہ قہار بھی اور جبار بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ملک پاکستان کی جیلوں میں سزائے موت اور عمر قید کی سزائیں پانے والے بڑے بڑے قاتل اور بڑے بڑے ظالموں کو دیکھ لیں وہ کس قدر ذلت اور بے بسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُن کے دن رات اُداسیوں اور سسکیوں میں گزرتے ہیں لیکن کوئی اُن کی طرف نظر کرم سے دیکھنے والا نہیں۔ اور بالآخر ظالم لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے....... میرا جی چاہتا ہے کہ قرآن پاک نے اللہ کی پکڑ کے حوالے سے جو واقعات بیان کیے ہیں اُن میں سے صرف دو واقعات قدرے تفصیل سے آپ کو سنا دوں تا کہ آپ کے دلوں میں یہ حقیقت بیٹھ جائے کہ ظالموں اور بدکاروں کا انجام بالآخر برا ہی نکلتا ہے۔

قرآن پاک کے پاروں میں اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کا تذکرہ کئی مقامات پر فرمایا ہے کہ قوم لوط نے حضرت لوط علیہ السلام کو حد درجہ بے بس اور شرمندہ کر دیا، آپ علیہ السلام کی علی الاعلان توہین کرنے لگے، حضرت لوط علیہ السلام کی گستاخی کے ساتھ ساتھ اُن میں تین ظلم بہت نمایاں تھے۔

1. ڈکیتی اور رہزنی
2. مجالس میں کھلے عام بے حیائی اور فحاشی کا ارتکاب
3. لڑکوں کے ساتھ برائی اور بدفعلی

حضرت لوط علیہ السلام نے وعظ و نصیحت کی انتہا کر دی اور وہ بدنصیب سمجھنے کی بجائے اس قدر اترانے لگے کہ انھوں نے کہا: اے لوط اگر تو سچا ہے تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ، تجھ سے جو ہوتا ہے کر لے..... بس پھر اُس قاہر و قہار اور جبار نے اُن پر ایسا عذاب نازل کیا کہ آج بھی اُس کا ذکر کرتے ہوئے کلیجے منہ کو آتے ہیں۔

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۝ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴾ ①

''پھر جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے اُس کے اُوپر والے حصے کو اُس کا نیچا کر دیا اور اُن پر تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ تھے اور وہ ان ظالموں سے ہرگز کچھ دور نہیں۔''

اب آپ اندازہ فرمالیں.....! کہ اُس قاہر، قہار اور جبار کی پکڑ کس قدر سخت ہے.....؟

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اصحاب مدین کا ذکر کیا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اُن کو بہت زیادہ وعظ و نصیحت کی لیکن وہ اپنی حماقتوں سے باز نہ آئے اور اُن کے جرائم میں سے خطرناک ترین دو جرم تھے۔

① ماپ تول میں کمی

② دینِ الٰہی کی بے وقعتی

یعنی رب رسول کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ اُن کی معیشت میں بہت خرابی تھی اور پھر وہ دینِ الٰہی کا استہزاء کرتے ہوئے حضرت شعیب علیہ السلام کو کھلے لفظوں میں کہا کرتے تھے کہ ہمیں دین نہ سنایا کر، ہمیں تیری دین کی باتیں سمجھ نہیں آتیں اور ہم تیری نماز کے پیچھے لگ کر اپنے ملکی اور معاشی نظام کو برباد نہیں کرنا چاہتے۔ جب ان ظالموں نے دینِ الٰہی کی بے حرمتی کی انتہا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسے فنا کر دیا کہ اُن کی بستی کو ہی اُلٹا کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ اللہ اکبر کبیرا

① (سورہ ھود 82، 83)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سامعین کرام! اپنے موضوع کی دوسری بات بھی مکمل کر چکا ہوں اور آپ کو یہ بات اچھی طرح سمجھا چکا ہوں کہ قانونِ مہلت کا مطلب طاقت نہیں اور پھر جب اللہ تعالیٰ ظالم کو پکڑنے پہ آتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت پر تک نہیں مار سکتی اور وہ پر مارے گی بھی کیسے.....؟ عرش وفرش کا مالک قاہر بھی ہے، قہار بھی ہے اور جبار بھی ہے۔ اسی لئے تو اُس کا اعلان ہے:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ①

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اس وقت مجموعی طور پر ہمارے کرتوت بھی بہت کالے ہیں، کون سا ایسا جرم ہے....؟ جو پہلی امتوں میں تھا اور ہم میں نہیں...؟ بلکہ ہم تو شائد پہلی اُمتوں سے بھی دو ہاتھ آگے نکل چکے ہیں، ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کی دُعا نے بچا لیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا: اے میرے اللہ میری قوم کو پہلی قوموں کی طرح ایسے سخت عذاب میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ صفحہ ہستی سے ہی مٹ جائیں۔ اللہ اکبر

سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہماری بہت زیادہ فکر تھی مگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ذات اور بات کا کیا حیا کیا ہے۔ کیا ہمیں بھی اس بات کی فکر ہے کہ ہم قیامت والے دن آپ کا سامنا کرتے ہوئے کہیں ذلیل وخوار نہ کر دیئے جائیں..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ②

① (سورة الانعام :18) ② (سورة الانعام :18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

③ پکڑ کے چند نمونے احادیث رسول ﷺ سے:

آج ہم نے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے تین ناموں کا ذکر کرتے ہوئے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اگر وہ ذاتِ باری تعالیٰ رحمٰن ورحیم اور کریم ہے تو وہ توبہ نہ کرنے والے، حق والوں کو اُن کا حق نہ لوٹانے والے ظالموں کے لئے قاہر، قہار اور جبار بھی ہے۔ دورِ رسالت میں بھی بڑے بڑے ظالم عبرت کا نشان بنے۔ اہل مکہ جب ظلم وبربریت کی انتہا کرتے ہوئے مقامِ بدر پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ بظاہر دنیا کی طاقت اُن کے پاس تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اُن کو پکڑا تو پھر کوئی چیز اُن کے کام نہ آئی، واقعات تو بہت زیادہ ہیں لیکن صرف میں تین اہم واقعات کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ ظالم کی دنیا میں بھی پکڑ ہے اور اگر کسی حکمت کے پیش نظر اُس کی دنیا میں پکڑ نہ ہو تو کل قیامت کے روز اللہ کی جہنم سے ظالم شخص کو کوئی نہیں بچا سکتا۔

ظالموں کو عبرت کا نشان بنا دیا:

صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں ایک واقعہ ہے کہ عُرینہ قبیلہ کے چار آدمی اور عُکل قبیلہ کے تین آدمی...... ٹوٹل سات آدمی، بظاہر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے اور مدینہ شریف میں ہی ٹھہر گئے۔ اللہ کا کرنا کہ اُن کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہ ٹھہری وہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے اُن کا علاج تجویز کرتے ہوئے فرمایا: کہ مدینہ کے باہر اونٹوں کے باڑے میں چلے جاؤ اور وہاں اونٹوں کا دودھ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن کا پیشاب ملا کر پیتے رہو، یہاں تک کہ تم صحت یاب ہو جاؤ، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے لیکن جب وہ صحت یاب ہوئے تو انھوں نے اونٹوں کے چرواہوں کو بے دردی سے شہید کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے اُن مرتد قاتلوں اور ڈکیتوں کے پیچھے ایک لشکر روانہ کیا وہ اُن ظالموں کو پکڑ کر لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق اُسی بے دردی سے اُن کو قتل کیا، حدیث کے الفاظ ہیں:

((فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ)) ①

"آپ نے اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔"

اور اُن کو پیاس کی حالت میں تپتے صحرا میں پھینک دیا۔ وہ پیاس کے مارے بلکتے تھے لیکن کوئی اُن کو گھونٹ پانی کا دینے کے لئے تیار نہ تھا۔

سامعین کرام! اس واقعہ کی روشنی میں چند اہم باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں:

① مرتد کو اللہ کی زمین پر جینے کا کوئی حق نہیں، اُس بدبخت نے دین اسلام چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین کی ہے، اللہ کے سچے دین کو نیچا کیا ہے، اہل اسلام کے لئے بدنامی کا باعث بنا، اُس کی سزا صرف اور صرف قتل ہے اور آج اگر کوئی مسلمان مرزائیت کو قبول کرے تو اس کو کافر قرار دے کر اقلیتوں والے حقوق نہیں دینے چاہیے کیونکہ وہ کافر نہیں بلکہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور یہ قانون بھی ہمارے علماء کو اسمبلی

① صحيح البخاري: 6802، الصحيح للمسلم: 1671 سنن أبي داوٗد 4364 جامع الترمذي: 72

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پاس کروانا چاہیے۔ ہم دیکھ رہے ہیں، کہ دنیا کے حریص نوجوان صرف یورپ کے ویزوں کے لئے اپنے آپ کو کاغذات میں مرزائی ظاہر کرواتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

② قاتل اور ڈکیت کے لئے کوئی نرمی نہیں، جب وہ قانون کی زد میں آجائے تو پھر اُس کو کھلے عام بے دردی سے قتل کرنا چاہیے تاکہ جہاں وہ معاشرے کے لئے عبرت کا نشان بنے وہاں لوگوں میں قتل وغارت کی شدید نفرت پیدا ہو۔ ہمارے ملک پاکستان میں آئے دن قتل اور آئے دن لوٹ کھسوٹ اور ڈکیتی کی وارداتیں صرف اسی لئے بھی بڑھ رہی ہیں کہ مبینہ قاتل، ڈکیت اور مجرم کو بھی سرعام سزا نہیں دی جاتی بلکہ اُن کے کیسوں کو سالہا سال موخر کردیا جاتا ہے۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایک ظالم نے پہلے معصوم بچی کو ورغلایا پھر اُس کے ساتھ اپنی ہوس کو پورا کرتے ہوئے اُس کو قتل کردیا، اب ایسے درندہ صفت لوگوں کو بھی سرعام رجم نہ کیا جائے تو پھر معاشرے میں کسی صورت بھی وارداتوں میں کمی نہیں آسکتی۔ اور آخر میں یاد رہے! کہ اکثر ظالم دنیا میں عبرت کا نشان بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کی پکڑ سے بچ بھی نکلے تو مجھے بتاؤ.....؟ روزِ قیامت اُس قاہر وقہار اور جبار کی پکڑ سے کون بچے گا.....؟

یاد رہے! اللہ کے قہر اور غضب کو دعوت دینے والا خطرناک گناہ وہ ظلم ہے، حق تلفی ہے، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا ہے..... ایسا شخص کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظالم یہودی کا سر کچل دیا:

رسول اللہ ﷺ کے دَور میں ایک ظالم یہودی نے بھی بہت بڑا ظلم کیا تھا جس کے نتیجے میں اس ظالم یہودی پہ اللہ تعالیٰ کا ایسا قہر نازل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے سرعام اُس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: ((أَقَتَلَكِ؟))، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ)) ①

"بلاشبہ ایک یہودی نے زیور کی خاطر ایک بچی کو پتھر سے مار ڈالا اس بچی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا ابھی اُس میں کچھ سانس باقی تھے آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا کہ تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے تو اُس نے اپنے سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا: نہیں! پھر دوسری مرتبہ پوچھا فلاں نے قتل کیا ہے اُس نے کہا نہیں، پھر اُس کو تیسری مرتبہ پوچھا گیا اور اُس نے اپنے سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں مجھے اسی شخص نے قتل کیا ہے تو نبی ﷺ نے اُس یہودی کو دو پتھروں میں کچل کر قتل کر دیا۔"

بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ یہودی نے باقاعدہ اپنے جرم کا اعتراف کر لیا تھا تب اُس کو قصاص کے طور پر اسی طرح قتل کیا گیا۔

---

① (صحیح البخاری:2413، 6877، 6885،5295)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہاں یہ حقیقت یاد رہے جب تلک سفاک قسم کے ظالم لوگوں کو سرِ عام سزا نہ دی جائے تو معاشرے میں ظلم وستم اور قتل وغارت کسی صورت بھی ختم نہیں ہو سکتی بلکہ قرآن تو کہتا ہے کہ سزا کے وقت اہلِ علاقہ کی پوری جماعت موجود ہونی چاہیے۔

ظلم کا انجام جہنم میں خطرناک مقام

آخر میں ایک حدیث سنا کر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں سورج گرہن لگا اور اللہ کا کرنا سورج گرہن بھی اُسی دن لگا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ابراہیم نے وفات پائی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کے غم میں آج سورج بھی بے نور ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی تردید فرمائی اور کہا کہ سورج گرہن کا میرے بیٹے کی وفات کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اللہ جب چاہتا ہے ان کو بے نور کر دیتا ہے۔ بہر صورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو دو رکعت نمازِ خسوف پڑھائی۔ لیکن فرق یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتوں میں چھ رکوع کئے اور چار سجدے کئے۔ جب آپ نمازِ خسوف سے فارغ ہوئے تو مدینہ پاک میں سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر بیان دیا اور ارشاد فرمایا:

اے میرے صحابہ تمہارے ساتھ جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تمام چیزیں میں نے نماز کی حالت میں دیکھ لی ہیں، میں نے آگ کو بھی دیکھا اور آگ میں ایک مرد اور ایک عورت کو پایا۔۔۔۔ وہ مرد جس کو میں نے جہنم میں دیکھا، اُس کا ظلم یہ تھا کہ وہ مکہ شریف، بیت اللہ میں کعبۃ اللہ کے طواف کے درمیان اپنی کھونڈی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حاجیوں کے کندھوں سے سامان کھینچ لیا کرتا تھا، اگر کوئی اُسے دیکھ لیتا تو وہ بڑی چالاکی کے ساتھ جواب دیتا کہ غلطی سے آپ کا سامان میری کھونڈی سے لٹک گیا، میرا کوئی ایسا ویسا ارادہ نہیں تھا، اور اگر کسی حاجی کو پتا نہ چلتا تو وہ اُس کا مال لے جاتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ میں نے اُس شخص کو دوزخ میں دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹے جا رہا ہے..... استغفر اللہ

سامعین کرام! یہاں میں رُک کر دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی صورت بھی کسی کا حق چرانا نہیں چاہیے اس کا نتیجہ سوچ سے بڑھ کر خطرناک ہے جیسا کہ ابھی آپ نے سن لیا ہے اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کے مہمانوں کی حق تلفی نہیں کرنی چاہیے۔ بالخصوص جو لوگ حج و عمرہ کا کام کرتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہیے کیونکہ اللہ کے مہمانوں کے ساتھ دھوکا فراڈ کرنے والے کا انجام جہنم میں بہت زیادہ بدترین ہوگا۔

اور آپ ﷺ نے جس عورت کو آگ میں دیکھا اُس کا جرم بھی ظلم تھا، اُس نے ایک بلی کو اپنے پاس باندھا اُس کی خوراک کا خیال کیا نہ اُس کی رسی کو کھولا کہ وہ خود کھا پی لے اور نہ ہی اُس کی ضرورت کو پورا کیا، حتیٰ کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ قاہر و قہار نے اس ظلم کی وجہ سے اس عورت کو جہنم رسید کر دیا، قطع نظر کہ وہ عورت مسلمان تھی یا کافر، باعمل تھی یا بدعمل، رسول اللہ ﷺ نے آگ کے عذاب کی وجہ صرف یہی بیان فرمائی ہے کہ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَّهَا اس کو اپنی بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔

اور حدیث کے الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اُس بلی کو اُس عورت پر مسلط کر دیا گیا: وَهِيَ تَخْدِشُهَا اور وہ اُس کے گوشت کو نوچ رہی ہے۔

فیصلہ خود ہی فرمالیں.....اور آج ہی فرمالیں کہ جب ایک درندے پر ظلم

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا انجام یہ ہے تو کسی کی بیٹی پر ظلم کرنے والے یا اپنی بہو کو ناحق ستانے والے، اُس کی بنیادی ضرورتوں کو پورا نہ کرنے والے اور اُسے آئے دن رنگ، قد اور جہیز کے طعنے دینے والے ظالموں کا انجام کیا ہوگا.....؟ خدارا اگر اُس قاہر، قہار اور جبار کی پکڑ اور جہنم سے بچنا چاہتے ہو تو شرک و بدعت کے ساتھ ساتھ، نماز روزہ کے ساتھ ساتھ ظلم وستم سے باز آجاؤ، وگرنہ ظالموں کا انجام دنیا میں بھی عبرتناک ہوتا ہے اور جہنم میں بھی عذاب شرمناک اور المناک ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ قاہر، قہار اور جبار ہے اور اس کے عدل کا تقاضہ ہے کہ وہ ظالم اور بے رحم فسادیوں پر اپنا قہر نازل کرے اور قرآن بھی کہتا ہے کہ:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ①

"وہی زبردست (مکمل غلبے والا) ہے اپنے بندوں پر اور وہی کمال حکمت والا اور ہر چیز کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

ظالم سُسر کا عبرتناک انجام:

دنیائے کائنات میں درجنوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے واقعات موجود ہے کہ جب ظالم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے قہر کو للکارا تو رب تعالیٰ نے بالآخر اُن کو عبرت کا نشان بنا دیا..... اللہ کی قسم ہم غور نہیں کرتے ورنہ ہمارے اردگرد روزانہ درجنوں فرعون ڈوبتے ہیں اور درجنوں قارون زمین میں دھنسائے جاتے ہیں، اس لیے کبھی بھی کسی کی غربت یا کمزوری کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر اُس پہ ظلم کے پہاڑ نہ ڈھائیں ورنہ عبرتناک انجام سے دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نہیں بچا سکتی۔

① (سورة الانعام: 18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند دن پہلے میں نے ایک میگزین میں سچا واقعہ پڑھا کہ ایک سسر اپنی بہو کو ناحق ستایا کرتا تھا، بات بات پہ چیخ چلا کر اُس کو بلاتا، اُس کی تحقیر اور تذلیل کرتے ہوئے اُس کو گندی گالیاں دیتا تھا...... بالآخر جب بڑھاپا حد سے بڑھ گیا اور موت کا وقت آیا تو وہ کتے کی طرح آوازیں نکالتا اور چیختا تھا۔ اور اس بے بسی میں کوئی اس کے قریب نہیں جاتا تھا۔

بس ایک بات ذہن نشین کر لو قانونِ مہلت کو اپنی طاقت نہ سمجھو اور انسانیت کی تاریخ کو سامنے رکھو کہ ظالموں کو کبھی خیر نہیں ملی۔ اور یہ بھی اچھی طرح سمجھ لو تمہارا اللہ قاہر بھی ہے، قہار بھی ہے اور جبار بھی ہے۔

اس وقت میرے سامنے درجنوں واقعات ایسے ہیں کہ جن سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور خود کو بہت بلند و بالا اور بااختیار سمجھنے والے لمحہ بھر میں اللہ تعالیٰ نے عبرت کا نشان بنا دیے اور آج اُن کا کہیں ذِکر تک نہیں ہے۔

خدارا....! ظلم سے رک جائیں اور کسی کی بے بسی کو اپنی طاقت سمجھ کر زیادتی نہ کریں یہی کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ مظلوموں کی مدد کرے اور ظالموں کو اُن کے عبرت ناک انجام پر پہنچائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُرود و سلام

فضائل، مسائل اور حقائق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُرود وسلام

فضائل، مسائل اور حقائق

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾﴾ ①

"بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔
اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے

دُرود وسلام سیّدنا و سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام المعصومین امام الحرمین والقبلتین امام الثقلین امام الشخین امام الحسن والحسین امامنا فی الدنیا واما منا فی الجنۃ۔ کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

---

① (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

آج میں آپ کے سامنے نہایت ہی منفرد شاندار اور بے مثال موضوع بیان کرنا چاہتا ہوں اس موضوع کا نام ہے "درود وسلام"

موضوع شروع کرنے سے قبل آغاز میں آپ کے سامنے اس موضوع کی اہمیت کو دو اعتبار سے اُجاگر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

① بحیثیت انسان اور مسلمان ہمارے ذمہ تین طرح کے حقوق ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق النبی ﷺ اور حقوق العباد۔ کامیاب مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا ہے، نبی کریم ﷺ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتا ہے۔ جو مسلمان ان حقوق کا خیال نہ رکھے اُس کا ایمان اور اسلام ہمہ وقت خطرے میں رہتا ہے۔ قرآن وحدیث میں رسول اللہ ﷺ کے جن اہم حقوق کا تذکرہ کیا گیا ہے اُن میں سے ایک بنیادی حق یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر سچا امتی آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھے، یہ ہمارے ذمہ آپ ﷺ کا حق ہے۔

اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور آپ ﷺ کی عقیدت کا دم بھرتا ہے۔ تو قرآن وحدیث نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والوں کی علامات کو بیان کیا ہے، اُن علامات اور نشانیوں میں سے ایک سب سے بنیادی اور اہم نشانی یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت اور سچی عقیدت رکھنے والا شخص آپ ﷺ کی ذاتِ پاک پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجتا رہتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ حیران ہوں گے کہ ایک وقت تھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے تھے اور آپ کو تکلیف اور اذیت دینے والے ہر وقت آپ کے دائیں بائیں رہتے تھے، جسمانی تکالیف کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو روحانی طور پر بھی بہت زیادہ ستایا جاتا تھا۔ کفارِ مکہ علی الاعلان طعنہ دیا کرتے تھے کہ چند دنوں کی بات ہے عبداللہ کے بیٹے کا نام مٹ جائے گا اور اس کی نسل ختم ہو جائے گی۔ لیکن قربان جائیں رب العالمین پر کہ اُس نے آپ ﷺ کے ساتھ ورفعنا لک ذکرک کا جو وعدہ کیا وہ سو فیصد پورا کر دکھایا۔ اس وقت کائنات میں، جہاں جہاں ذکرِ اللہ ہے وہاں وہاں ذکرِ مصطفی ﷺ ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی ایسا نہیں جس میں آپ پر دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں درود وسلام کی بارش نہ ہو رہی ہو۔ اور آپ پر درود وسلام بھیجنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں یا لاکھوں کروڑوں میں نہیں بلکہ بلا مبالغہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والوں کی تعداد اربوں میں ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر آپ پر رحمت کے فرشتے بھی درود پڑھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بھی درود وسلام بھیجتے ہیں۔

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ①

”بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

درود وسلام کیا ہے......؟

بنیادی طور پر درود وسلام یہ محبت بھرے جذبات اور اعلیٰ عقیدت کا نام ہے

① (سورۃ الاحزاب:56)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمارا ہم دعا کی شکل میں کرتے ہیں۔ دُرود کی دال پر پیش (ُ) ہے اور یہ فارسی کا لفظ ہے، اور اس کا لغوی معنی دعا وغیرہ کا ہے اور سلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ کا معنی سلامتی ہے۔ درود و سلام کے ذریعے ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے رحمت و سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور ہمارے جذبات یہ ہوتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہم تک تیرا دین پہنچانے کے لئے بہت قربانیاں دیں اور تیرے دین کی راہ میں اُن کو بہت زیادہ ستایا گیا، ہم نہ تو آپ کا دیدار کر سکے اور نہ ہی آپ کی خدمت کر سکے۔ اے اللہ ہم آپ ﷺ کی خدمات کو سراہتے ہیں، آپ کے کارناموں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں اور آپ کی ایک ایک کاوش کو پرخلوص پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اور آپ کی آل و اولاد اور سب ازواج کے درجات کو بلند فرما دے۔ آمین ثم آمین

چار مقامات جہاں پر درود پڑھنا فرض ہے:

سب سے پہلے اُن چار مواقع کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جہاں پر درودِ پاک پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی مسلمان ان مقامات پر درود نہیں پڑھے گا تو وہ فرض کا تارک، خطا کار، گناہ گار اور قصوروار ہوگا۔

① جب آپ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنے:

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی "محمد ﷺ" سنے تو آپ ﷺ پر درود پڑھے، جو شخص بلا عذر نام سن کر بھی آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھتا وہ آپ کے بنیادی حق کا غاصب ہے اور فرض کا تارک گناہگار ہے۔ اس پر متعدد دلائل قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② نماز کے آخری تشہد میں:

ہر نماز کے آخری تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے، نماز کے پہلے تشہد میں آپ پر سلام پیش کیا جاتا ہے اگر کوئی پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے البتہ ضروری نہیں۔ لیکن نماز کے آخری تشہد میں سلام کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ بصورتِ دیگر نماز غیر مکمل، ناقص اور خلافِ سنت ہوگی۔ اس سلسلہ میں کئی ایک دلائل احادیث میں موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں امامِ شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: کہ جس شخص نے آخری تشہد میں درود نہیں پڑھا وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہی موقف امام ابو اسحاق مروزی، امام ابوبکر محمد آجری اور امام ابن کثیر سمیت سلف صالحین کا ہے۔

③ نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد:

رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد درودِ پاک پڑھنا ثابت ہے۔ جو شخص نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر میں درود شریف نہیں پڑھتا وہ بھی فرض کا تارک ہے اور اس کی نماز رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق نہیں ہے۔

④ کانفرنس، پروگرام یا طویل مجلس میں:

مسند احمد، مستدرک حاکم سمیت دیگر کتبِ احادیث میں واضح روایات کے پیش نظر یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ لمبی محافل، مجالس، دروس اور کانفرنسز میں بھی رسول اللہ ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا فرض ہے، وگرنہ ایسی مجلس اور محفل قیامت والے دن شرکاء کے لئے باعثِ حسرت وندامت ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذی وقار سامعین کرام.....! یہ وہ چار مواقع تھے جن کے متعلق احادیث کی روشنی میں سلف صالحین کا موقف ہے کہ ان مواقع پر درود وسلام پڑھنا فرض ہے، بصورتِ دیگر اُمتی گناہگار ہوگا۔

لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان کو بحیثیتِ اُمتی اپنا زیادہ وقت درودِ پاک میں گزارنا چاہیے۔

⑥ رنگ کا کالا مگر جواب روشن دے گیا:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چند سال قبل میں عمرہ کی سعادت کے لئے مکہ شریف گیا اور وہاں نمازِ عصر کے بعد کعبۃ اللہ کے سامنے بیٹھا تھا کہ میری بائیں جانب ایک کالے رنگ کا حبشی بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا تھا، پہلے اُنہوں نے قرآن پڑھا، پھر درود شریف کافی دیر تک پڑھتا رہا اور بالآخر اس نے ایسی رقت آمیز دُعا کی کہ میں نے عزمِ راسخ کر لیا کہ اس کے اٹھنے سے قبل اس کا مختصر انٹرویو اور اس کے حال احوال کے بارے میں ضرور پوچھوں گا۔ جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اُس سے حال احوال کے بعد سب سے پہلا سوال کیا، کیا آپ یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں.....؟ بڑی لگن اور شوق سے عبادت کر رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا نہیں۔ میں اس سے قبل چھبیس مرتبہ رمضان کے سارے روزے بیت اللہ کے اندر افطار کر چکا ہوں اور عیدالفطر پڑھ کر گیا ہوں، پھر میں نے پوچھا کیا تو نے کوئی حج کیا ہے.....؟ وہ کہنے لگا سِتَّةٌ وَ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً ہاں میں نے چھتیس مرتبہ حج کیا ہے۔ اللہ اکبر

احبابِ گرامی قدر کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی حلال کمائی میں سے بار بار اللہ کے گھر کا دیدار کرتے ہیں اور جی بھر کر وہاں زم زم نوش کرتے ہیں۔ لیکن جو بات موضوع کے مطابق میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے اُس سے آخر میں پوچھا کہ سناؤ زندگی کیسی گزر رہی ہے.....؟ حال احوال آپ کے کیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں.....؟ وہ کہنے لگا اے نوجوان میں نے اللہ تعالیٰ سے اور کیا لینا ہے.....اُس نے مجھے درود پڑھنے کے لئے مدینے والا امام دے دیا ہے، بس میرے لئے یہی سعادت کافی ہے۔ درود پڑھتا رہتا ہوں، بلائیں ٹلتی رہتی ہیں، رحمتیں اُترتی رہتی ہیں۔

⑦ خدارا کسی جماعت پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ:

آج کے بیان میں آپ کے سامنے ایک بہت بڑے بہتان اور جھوٹ کا جواب بھی دینا چاہتا ہوں کہ سادہ لوگوں کو قرآن وحدیث کی حامل سچی جماعت سے بدگمان کرنے کے لئے کئی مولوی حضرات یہ شوشہ چھوڑ دیتے ہیں، کہ ''وہابی تے ہوندے ای درود دے منکر نے، اے درود نئیں پڑھدے'' انا للہ وانا الیہ راجعون

حالانکہ میں باوضو منبر پہ کھڑا ہاتھ میں قرآن پکڑ کر اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں کوئی ایک اہلحدیث عالم یا اہلحدیث شخص نہیں دیکھا جو درود کا منکر ہو یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھتا ہو۔

اور پھر آپ حیران ہوں گے کہ ظلم کی بات یہ ہے کہ جو لوگ خود کئی مسنون مواقع پر درود نہیں پڑھتے بلکہ درود پڑھنے سے انکار کرتے ہیں، وہ منکرِ درود ہونے کا فتویٰ ہم پر جڑتے ہیں۔ میری زبان اجازت نہیں دے رہی لیکن پھر بھی آپ کو حقیقی آئینہ دکھانے کے لئے بریلوی مکتبہ فکر کے عظیم مفتی علامہ اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب کا ایک فتویٰ سنانا ضروری سمجھتا ہوں انہوں نے اپنی کتاب تفسیر نعیمی میں ظلم کی انتہا کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نماز والا درودِ ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے۔ ①

① (تفسیر نعیمی، جلد 16 صفحہ 110)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ فتویٰ کسی اہلحدیث عالم کا ہوتا تو نا جانے وہ کب کا گستاخ رسول ثابت کر دیا جاتا اور اسکی کتاب پر سخت پابندی ہوتی۔

اور اسی طرح ہمارے ہاں احادیث کی روشنی میں مسئلہ اور فتویٰ یہ ہے کہ اگر کوئی نمازی نماز کے پہلے تشہد میں درودِ ابراہیمی پڑھتا ہے تو اس کے لئے درودِ ابراہیمی پڑھنا سو فیصد جائز اور باعث اجر ہے لیکن فقہ حنفی کی متعدد کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی نمازی نے بھول کر بھی پہلے تشہد میں درود شریف پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ یعنی گویا کہ اُس نے کوئی خطا یا ناجائز کام کر لیا ہے جس کی وجہ سے اُس پر سجدہ سہو کو لازم کر دیا گیا ہے اور پھر ہمارے ہاں نمازِ جنازہ میں بھی درودِ ابراہیمی پڑھا جاتا ہے اور پھر ظلم پر ظلم یہ ہے کہ درود کی تنقیص خود کرتے ہیں اور منکر درود ہونے کے فتوے ہم پر ٹھونسے جاتے ہیں ...... یہ دنیا کی کس عدالت کا انصاف ہے......؟

اللہ کے بندو آخر ایک دن مرنا ہے اور اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے، کیا آپ کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ روزِ قیامت بہتان بازی کرنے والے کے نیک اعمال بھی برباد کر دیئے جائیں گے......؟

⑥ آخر مغالطہ کہاں سے لگا.....؟

جبکہ درود وسلام ہماری جند جان ہے، ہمارا ایمان ہے، ہمارے مسلک کا ماٹو اور ہمارے ماتھے کا جھومر ہے تو پھر اغیار کو مغالطہ کہاں سے لگا.....؟ میری تحقیق اور معلومات کی حد تک مغالطے کی وجہ یہ ہے چونکہ ہم اذان سے قبل درود نہیں پڑھتے لہٰذا بغیر سوچے سمجھے اور ہم سے صفائی لئے بغیر ہمارے خلاف جھوٹی سازش کی گئی کہ ''وہابی دُرود نئی پڑھدے۔'' جبکہ ہم دُرود پڑھتے ہیں مگر آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اذان کے بعد پڑھتے ہیں اور الفاظ بھی مسنون پڑھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اپنی من مرضی کرتے ہوئے بلکہ حکم رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے دُرود پڑھا بھی پہلے گیا اور الفاظ بھی وہ کہے گئے جو حجروں میں بیٹھ کر گھڑے گئے تھے۔ جبکہ ہم نے دُرود پڑھا بھی حکم رسول ﷺ کے مطابق اور الفاظ بھی وہ پڑھے جو معصوموں کے امام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبیوں کے امام حضرت محمد ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل فرمائے اور یہاں ایک بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم عقیدتِ مصطفیٰ ﷺ میں مخالفتِ مصطفیٰ ﷺ نہیں کرتے۔ جی تو چاہتا ہے کہ ہم اذان سے قبل درود پڑھیں، اذان کے اندر دُرود پڑھیں، بلکہ اذان کے ہر جملے سے پہلے اور بعد درود پڑھیں، لیکن ہم ایسا کیوں نہیں کرتے.....؟ اللہ کی عزت کی قسم اس کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنی محبت کو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قربان کر دیا ہے۔

میری ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی، تو میں نے اُن کو کہا آپ ہمیں درود کا منکر کیوں کہتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اس لئے کہ آپ لوگ اذان سے قبل دُرود نہیں پڑھتے ہو، میں نے کہا: پھر تو آپ بھی دُرود کے منکر ہیں، فرمانے لگے جی وہ کیسے.....؟ میں نے کہا: آپ اذان کے ہر جملے کے درمیان درود نہیں پڑھتے، مولانا میری بات سن کر فرمانے لگے، کہ حضرت صاحب اذان کے ہر جملے کے بعد درود پڑھنا ثابت نہیں، میں نے کہا: مولانا اگر اذان کے ہر جملے کے بعد پڑھنا ثابت نہیں تو پھر اذان کے شروع میں بھی ثابت نہیں، پھر ہم پر جھوٹے بہتان کیوں لگاتے ہو...؟ اگر یہاں ثابت نہیں تو وہاں بھی ثابت نہیں۔

تو آیئے.....! سارے شکوک وشبہات اور مغالطے دور کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اپنے قریب کریں اور دل و جان سے کثرت اور محبت کے ساتھ امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء ﷺ پر درود وسلام کی بارش کریں۔ اللہ العالمین نے کیا خوب فرمایا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ①

''بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں ((فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ)) پس ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں......؟ یہاں ایک نکتہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ درود شریف کا قرآنی حکم سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عربی زبان جاننے کے باوجود درود کے کلمات حجروں میں بیٹھ کر نہیں گھڑے بلکہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باضابطہ آپ ﷺ سے سوال کیا اور پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب میں حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ تم درودِ ابراہیمی پڑھو۔ درودِ ابراہیمی کے متعدد الفاظ صحیح احادیث میں موجود ہیں، شائقین درود حدیث کی مندرجہ ذیل کتابوں میں وہ الفاظ دیکھ کر یاد کر سکتے ہیں۔ ②

⑨ ایک مؤدبانہ گذارش:

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ درود اعلیٰ درجے کا نیک عمل ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے،

---

① (سورة الاحزاب:56)

② (موطا امام مالك 1/179 صحيح البخارى 3370 صحيح مسلم 407، سنن النسائى 1292، سنن دارقطنى جلد1 ص154)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر اللہ کے حکم پر عمل کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے متعدد الفاظ بھی بیان کر دیئے، تو پھر ہم سب کا یہ حق ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ پر ہی اکتفا کر لیں، کیونکہ جو برکت، شفا، خیر اور نور آپ ﷺ کی زبانِ پاک سے نکلنے والے الفاظ میں ہے وہ کسی اور کی زبان میں نہیں ہو سکتے، آج کل مارکیٹ میں کئی ایسے کتابچے موجود ہیں، جن میں تکلف کی بھر مار ہے اور پھر درود وسلام میں الفاظ بھی ایسے ہیں جو عقیدہ توحید ورسالت کے منافی ہیں۔ اس لیے درودِ تاج ، درودِ ماہی، درودِ تنجینا، درودِ غوثیہ اور درودِ ہزارہ کی بجائے درودِ محمدی پڑھا کریں۔ اگر درودِ ابراہیمی پورا نہیں پڑھ سکتے تو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد یا اکیلا اللھم صل علی محمد بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اسی طرح سلام کے الفاظ میں السلام علیک ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ اور صلی اللہ علیہ وسلم یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اللھم صل وسلم وبارک علی محمد بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ سلف صالحین کی ایک جماعت کے مطابق درود وسلام میں وہ تمام الفاظ جائز ہیں جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو اور نہ ہی اُس کے پیچھے خود ساختہ شرکیہ عقیدہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے فوائد ہی فوائد ہیں، اور اس میں غفلت کے نقصان ہی نقصان ہیں۔ آج کے بیان میں آپ کے سامنے درود شریف کے پانچ فوائد اور نہ پڑھنے کے پانچ نقصان بیان کرتے ہوئے اپنے موضوع کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ العالمین نے کیا خوب فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ ﴾ ①

① (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

درود شریف کے فائدے ہی فائدے:

اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ بہت سی برکتیں اور بہت سی رحمتیں اور بہت سی عظمتیں عطا فرماتے ہیں، آیئے میں آپ کے من گھڑت واقعات اور غیر ثابت روایات سے مکمل کنارہ کرتے ہوئے احادیث کی روشنی میں چند فوائد بیان کرتا ہوں۔

① ایک مرتبہ درود پڑھنے کے اللہ کی طرف سے چار انعامات ہیں:

جو توحید پرست اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنے والا آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بذاتِ خود اس کو چار انعامات عطا کرتے ہیں۔

1)......اُس شخص کو دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔
2)......اُس شخص کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔
3)......اُس شخص پر اللہ دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔
4)......اُس شخص کے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں چند روایات آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ امام المحدثین اور سید الفقہاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ)) ①

① (مسند احمد: 262/2، صحیح ابن حبان 905)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) ①

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔''

خادمِ رسول حضرت امام انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ)) ②

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، اُس کی دس برائیاں مٹادیتے ہیں اور اُس کے دس درجے بلند کردیتے ہیں۔''

اور ایک روایت کے الفاظ کے مطابق سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ)) ③

---

① (الصحیح للمسلم: 408)

② (عمل الیوم واللیلہ امام نسائی:62)

③ (مستدرك حاكم:248/2، حديث :2062)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں اور اُس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں۔“

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محبت سے پوچھ ہی لیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ کے چہرے پر خوب خوشی ہے، اس کی کیا وجہ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ میرے پاس ابھی ایک فرشتہ آیا تھا اُس نے آ کر کہا تھا:

((يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ أَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ، اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ، اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) ①

”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اُس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے گا تو میں اُس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔“

احبابِ گرامی قدر! آپ درود شریف کے فضائل میں بیان ہونے والی تمام احادیث کو ایک طرف رکھ دیں، درود کے فضائل میں سنائے جانے والے سب واقعات چھوڑ دیں بس! ان چار انعامات پر غور فرمائیں جو کہ صرف ایک بار درود شریف پڑھنے سے عطا کیے جاتے ہیں، اور یہ انعامات عطا کرنے والا کوئی دنیا کا وزیر، مشیر اور عہدیدار نہیں بلکہ پروردگار خود آپ ہے۔ سبحان اللہ

---

① (سنن النسائی 1284)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھیں! دنیا میں کوئی بھی خیر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو شوق سے درود شریف پڑھیں، ہمارے دین میں یہی تو ایک راز کی بات ہے، اس راز کو پالیں اور تمام خوشیوں سے اپنے دامن کو مالا مال کرلیں۔ اسی لیے تو قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ①

"بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

② درود کی برکت سے دعا کی قبولیت:

دُرودِ پاک اگر بندے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بہت بڑا تحفہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے پڑھنے والے کے متعلق بہت زیادہ بشارتیں سنائی ہیں، ان بشارتوں میں سے ایک بہت بڑی بشارت یہ بھی ہے کہ جو کوئی مسلمان اپنی کسی خاص دعا میں درود شریف کو درمیان میں رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ درود کی برکت اور اپنی رحمت سے اپنے بندے کی دُعا کو قبول فرمالیتے ہیں۔

اس کے متعلق کئی ایک احادیث اور روایات کتب احادیث میں موجود ہیں، اُن میں سے چند ایک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دُعا کرتے ہوئے سنا اُس نے اللہ کی حمد وثنا کی اور نہ رسول اللہ ﷺ پر درود

① (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنا تو رسول اللہ ﷺ نے اس نمازی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کہ اے نمازی تو نے تو بہت جلدی کی ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنے کا طریقہ سکھلایا کہ درود شریف وغیرہ پڑھ کر دعا کیا کرو اور اسی طرح آپ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اُس نے دورانِ نماز اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا، تو آپ ﷺ نے اُس شخص کو فرمایا: اب تو دُعا کر تیری دعا کو قبول کیا جائے گا، اب تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ ①

احبابِ گرامی قدر! آپ اس دوسرے فائدے پر خوب غور فرمائیں اور اپنی دُعا میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے سے پہلے خوب درود شریف پڑھیں، درود شریف کا اس سے بڑھ کر اور فائدہ آپ کو کیا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اپنے بندے کی دُعا کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہیں اور قرآن بھی کیا خوب کہتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ②

"بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

③ درود کی کثرت سے غموں اور گناہوں کا مٹ جانا:

ہر مسلمان کی کئی نیک خواہشات ہوتی ہیں، لیکن دو خواہشیں تو ہر شخص کی ہر وقت ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی طرح مجھے پریشانیوں سے نجات عطا کر دے، کسی نہ کسی طریقے سے میرے غم دور ہو جائیں، کسی نہ کسی صورت میں

① (سنن النسائی 1285)

② (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے دکھوں کا علاج ہو جائے، اور اسی طرح دوسری خواہش بھی ہر شخص رکھتا ہے کہ مجھے ہر صورت گناہوں سے معافی مل جائے، اللہ تعالیٰ کسی طرح میرے پاپ معاف کر دے۔ تو ان دونوں نیک خواہشوں کی تکمیل کے لئے آپ دیگر اعمال کے ساتھ ساتھ ایک عمل درود شریف والا بھی اپنی زندگی میں کثرت سے لے آئیں، یہاں یہ بات یاد رہے کہ کثرت ضروری ہے۔ یعنی درود شریف کو آپ کثرت اور محبت سے پڑھتے رہیں۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سارے غم بھی دور کرتا ہے اور اُس کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت لائے ہیں، جس کو یہاں بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے تیسرے پہر بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! خوب اللہ کا ذکر کرو، موت اور قیامت یہ دونوں سر پر کھڑی ہیں، موت آ کر رہے گی، اور روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں پیشی بھی ضرور ہو گی۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی بیان کے درمیان میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوں، تو آپ مجھے یہ بیان فرما دیں کہ میں آپ پر درود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتنا درود پڑھوں...... یا اپنی دعا میں آپ پر کتنا درود پڑھوں ......؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اُبی کہتے ہیں میں نے کہا: چوتھا حصہ......؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ پڑھو گے تو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔ اُبی کہتے ہیں میں نے کہا: پھر آدھا......؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ درود پڑھو گے تو تمہارے لئے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہتر ہوگا۔ اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو تہائی حصہ درود پڑھوں......؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ درود پڑھو گے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر میں اپنا سارا وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے لئے وقف کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرلے تو پھر

((إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)) ①

اس وقت تیرے غموں کو دور کرنے کے لئے یہ عمل کافی ہوگا۔ اور تیرے تیرے گناہوں کو معاف کردیا جائے گا۔

سامعین کرام! غموں کے ازالے کے لئے اور گناہوں کو دھونے کے لئے درود شریف سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، لیکن یہ دونوں فوائد لینے کے لئے درود کی کثرت بہت ضروری ہے اور کثرت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ درود آپ کی توجہ کا مرکز بن جائے۔ جہاں آپ صبح وشام ایک خاص تعداد میں درود شریف کو اپنی نیک عادت بنائیں وہاں چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے، سفر وحضر میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی یہی حکم فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ②

"بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

---

① (جامع الترمذی :2457)

② (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ درود کی کثرت سے روزِ قیامت رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ

کثرت کے ساتھ درود پڑھنے کا چوتھا اور نہایت روح پرور فائدہ یہ بھی ہے کہ جو توحید وسنت کا پیروکار، سچا اور مخلص مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پڑھتا ہے اُسے قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ کا قرب عطا کر دیا جائے گا، اس سلسلے کی ایک حسن روایت جامع ترمذی میں ہے، حضرت امام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) ①

"لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب قیامت والے دن اُن میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔"

سامعین کرام......! آپ میرے ساتھ رُکیں......اور اس حدیث کی لذت وحلاوت محسوس کریں، اس حدیث کو تصور کی دنیا میں جا کر دیکھیں کہ اس میں کثرت کے ساتھ درود پڑھنے والے کو کس قدر عظیم الشان خوشخبری سنائی گئی ہے......؟ آج اگر کسی وزیر مشیر یا افسر کا قرب مل جائے تو وہ خوشی کے مارے جھوم جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص قیامت کے دن کتنا خوش نصیب ہوگا، کس قدر فرحاں ہوگا کہ جس کو امام الانبیاء کا قرب نصیب ہو جائے۔ اور یہ میرے اور آپ سمیت ہر شخص کو نصیب ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم سنت کے مطابق کثرت اور محبت سے آنجناب پر دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ②

① (جامع الترمذی :484)　② (سورۃ الاحزاب:56)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ درود کی برکت سے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بہت بڑی سعادت ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت دخول جنت کی بشارت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)) ①

"جب تم اذان دینے والے کو سنو تو وہی کلمات کہو جو وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر دُرود بھیجو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اُس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے "الوسیلہ" کی دعا کرو، یہ الوسیلہ جنت میں ایک خاص منزلت ہے جو اللہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا مانگے گا اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ②

---

① (الصحیح للمسلم: 384)

② (فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، امام البانی 50)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

""جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا اُس پر قیامت کے روز میری شفاعت برحق ہوگی۔"

اس حدیثِ رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف اور دعائے وسیلہ سے روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی عطا فرمائے۔

درود شریف کی اصل روح اور ایک اہم نکتہ:

ہم نے دیکھا ہے کہ ایک طرف تو زبان پر درود ہوتا ہے دوسری طرف ایک ایسا عمل کر رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے، مثال کے طور پر ایک شخص صبح سے شام تک سودی معاملات میں رہتا ہے اور پڑھتا درود ہے۔ یا یوں سمجھ لیں ایک شخص درود بھی پڑھتا ہے لیکن اعمال ایسے خطرناک کرتا ہے کہ جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی اُمت سے ہی خارج ہوجاتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ دھوکا کرنا، جادو کرنا، سنت کی مخالفت کرنا وغیرہ۔

تو یہاں اصل نافہمی اور جہالت یہ ہے کہ ایسے شخص نے درود وسلام کی غرض وغایت کو ہی نہیں سمجھا، کیونکہ درود وسلام تو عقیدت، محبت اور عقیدت کی بلندی ہے، کوئی انسان اس بلندی پر فائز ہوکر کھلے عام ایسے اعمال کس طرح کرسکتا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔ اگر وہ اپنے درود پڑھنے میں سچا ہے، صرف الفاظ کا رٹہ نہیں ہے تو پھر اس کو اپنی زندگی کے سب معاملات سنت کے موافق کرنے چاہئیں۔ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود شریف نہ پڑھنے کے نقصان:

آخر میں اُس بدنصیب کا ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں جس کو امام الانبیاء جیسا امام اور رسول ملا لیکن وہ جی بھر کر اُن پر درود وسلام نہ پڑھ سکا، اختصار کے پیش نظر درود نہ پڑھنے کے پانچ نقصانات بیان کر دیتا ہوں لیکن شروع میں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ لوگوں نے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے ہوں گے، لیکن سب سے بڑا بدنصیب وہ ہے جو درود جیسی نیکی سے محروم ہے۔

① دعا قبول نہ ہونے کا خدشہ:

کسی بھی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر محرومی کیا ہے کہ اُس کی دعائیں شرف قبولیت نہ پاسکیں اور وہ محروم کا محروم رہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

((كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ)) ①

”میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی حمد وثنا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔“

اس حدیث کا مفہوم مخالف یہی ہے کہ اگر درود نہ پڑھا جائے تو پھر دعا کو

---

① (جامع الترمذی 593 سلسلہ احادیث صحیحہ 3204 کے تحت)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قبول بھی نہیں کیا جاتا اور اس کی صراحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان سے بھی ہوتی ہے، جس کے متعلق محدثین نے کہا ہے کہ یہ روایت مرفوع کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

((إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ①

”یقیناً دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔“

اور میں یہ سمجھتا ہوں دُعا میں فلاں کے طفیل، فلاں کے صدقے یا فلاں کے واسطے وسیلے کہنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جی بھر کر پوری محبت سے درود پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرما لیتے ہیں۔

② کائنات کا بخیل ترین انسان:

بخل بہت خطرناک مرض ہے، عمومی طور پر آپ اُس شخص کو بخیل کہتے ہیں جو خرچ کرنے والی جگہ پر بھی خرچ نہ کرے۔ جو ہمت اور توفیق کے باوجود بھی بنیادی ضروریات پر بھی ہاتھ کھینچ کر رکھے اُس کو بخیل کہا جاتا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر کس شخص کو بخیل کہا ہے، اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت پر غور فرما لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ②

---

① (جامع الترمذی 386 صحیح الترغیب والترھیب 1676)

② (جامع الترمذی 3546 صحیح الترغیب والترھیب 1683)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"بخیل تو وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا، اُس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔"

اور اس حدیث کی مؤید حدیثِ ابوذر بھی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوا بَلَى يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذَلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ)) ①

"کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہت بڑے بخیل کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پس اُس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل ہے۔"

یاد رہے! بخیل شخص اللہ کی رحمت اور اللہ کی جنت سے دور رہے گا اور بدترین بخیل وہ ہے جو آپ ﷺ کا نام سن کر درود بھی نہ پڑھ سکا، وہ بخیل بھی ہے اور گناہگار بھی ہے۔

⑤ کائنات کا ذلیل وخوار انسان:

نامِ مصطفیٰ ﷺ کا سب سے بڑا تقاضا یہی ہے کہ اُسے جب بھی سنا جائے فوراً آپ پر درود بھیجا جائے، جو پوری محبت اور عقیدت سے نامِ پاک سُن کر درود بھیجتا رہے گا، اُسے دونوں جہانوں کی عزت وعظمت اور بلندی نصیب ہوگی اور اس کے برعکس جو بدنصیب نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر درود نہ پڑھ سکا، غافل رہا، بے ادب رہا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی ذلیل وخوار کر دیتے ہیں۔

---

① (صحيح الترغيب والترهيب 1684)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ①

"ایسے شخص کا ناک خاک آلود ہو گیا کہ جس کے پاس میرا نام لیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"

کتنا بدنصیب ہے وہ شخص کہ جس کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہو کہ ایسا شخص ذلیل وخوار ہوا، جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

④ رحمتِ خداوندی سے دھتکارا ہوا انسان :

سب سے بڑی محرومی رحمتِ خداوندی سے محرومی ہے، حقیقی محروم وہی ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔ المعجم الاوسط اور مسند ابی یعلی میں ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا، تو فرمایا: آمین، پھر دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے، تو پھر کہا: آمین، بعض روایات میں آتا ہے صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا آپ پہلے تو ایسے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آکر کہا: جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ بغیر بخشش کے مر گیا اُس کی بخشش نہ ہو سکے، تو اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی رحمت سے دور کر دے، میں نے کہا اے اللہ قبول کر لے۔ پھر جرائیل علیہ السلام نے کہا: جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ مر گیا لیکن اُس کی بخشش نہ ہو سکی تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے دور کر دے، تو میں نے کہا: آمین۔ پھر جرائیل علیہ السلام نے کہا:

① (جامع الترمذی 3545 صحیح الجامع الصغیر 3510)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِيْنَ)) ①

''جس کے پاس آپ کے نام کا ذکر کیا گیا پس اُس نے آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا اُسے بھی اللہ اپنی رحمت سے دور کر دے، اس پر بھی میں نے کہا: آمین۔''

سامعین کرام! کائنات کا پاکیزہ ترین نام محمد ﷺ سن کر درود نہ پڑھنے والے محروم شخص کی محرومی کا اندازہ کر لیں کہ بددعا کرنے والے جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آمین کہنے والے رسولِ ربِ جلیل ﷺ ہیں۔ خدارا....! پیارا پاکیزہ نام سن کر درود شریف پڑھنے میں کسی صورت بھی غفلت نہ کیا کریں۔ ورنہ انجام رحمتِ الٰہی سے محرومی ہے اور یہ محرومی بڑی خطرناک محرومی ہے۔

⑤ قیامت کے روز حسرت زدہ انسان:

جب بھی کسی مجلس میں تشریف رکھیں تو درودِ پاک پڑھتے رہا کریں، اِس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ عزت اور سکون سے نوازیں گے اور اِسی طرح اگر آپ کسی خاص مشاورتی مجلس میں تشریف فرما ہیں یا کسی ایسی مجلس میں ہیں جہاں آپ کو خطاب کرنا ہے تو اپنی رائے دینے سے پہلے یا اپنے بیان سے پہلے خاموشی سے درود شریف پڑھتے رہیں اِس کی وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ جہاں آپ کا سینہ کھول دے گا وہاں آپ کی بات آپ کے سامعین اور مخاطبین کے دِل میں بھی اتر جائے گی، غرض کہ جس جگہ اور جس مجلس میں درود ہو وہاں کے ذرے ذرے کو برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہیں اور جو لوگ درود شریف کو اہمیت نہیں دیتے اور نہ ہی درود شریف کو پڑھتے

---

① (صحیح ابن حبان:407،409)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی مجلس میں طویل وقت تک بیٹھیں اور رسول پاک ﷺ پر ایک مرتبہ بھی درود پاک نہ پڑھ سکیں، ایسی مجلس روزِ قیامت حسرت و ندامت کا باعث بن جائے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاقَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)) ①

''جس مجلس میں بیٹھے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو وہ مجلس روزِ قیامت باعث حسرت ہوگی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔''

اِس حدیث اور سخت وعید سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ درود شریف میں غفلت کس قدر زیادہ موجب حسرت ہے اور یہ حسرت قیامت کے دِن ہوگی اور یہاں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ حسرت قیامت کے دِن ہوگی اور نحوست دنیا میں اُس وقت ہی شروع ہو جائے گی جب سے آپ نے درود شریف میں غفلت کی تھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود کے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور درود شریف میں غفلت کرنے سے جو خطرناک نقصانات ہوتے ہیں اُن سے محفوظ رکھے آمین۔

هذا ما كان عندى

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقى الا بالله

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

---

① (مسند احمد9965صحيح ابن حبان 590: سلسله احاديث صحيحه 76)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کلاس کیوں ضروری ہے؟

اہمیت، فضیلت، افادیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ ①

''یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے بہت بابرکت ہے تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔''

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے

درود وسلام سیّدنا و سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام المعصومین امام الحرمین والقبلتین امام الثقلین امام الشخین امام الحسن والحسین امامنا فی الدنیا وامامنا فی الجنۃ۔ کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

① (سورہ ص:29)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

موجودہ حالات میں تمام اہل اسلام کے لئے سب سے زیادہ اہم موضوع یہ ہے کہ وہ قرآن اور ترجمہ قرآن کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں۔ اس وقت دشمن کی سب سے بڑی چال اور سب سے بڑی سازش یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کا رشتہ قرآن پاک کے ساتھ کمزور کردے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دشمنان اسلام اس حقیقت کو اچھی طرح بھانپ چکے ہیں کہ قرآن مجید ایک انقلابی کتاب ہے اور اس کی ہر بات، ہر تحقیق اور ہر پیشین گوئی سو فیصد سچ ہے۔ ماضی قریب کی بات ہے کہ کئی غیر مسلم گورے قرآن پر ریسرچ کرتے ہوئے بالآخر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ جب انہوں نے اس سچائی کو دیکھا کہ جو تحقیق آج ہم جدید آلات کے ذریعے دنیا والوں کے سامنے پیش کررہے ہیں اُن حقیقتوں کو اس قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی بیان کردیا ہے۔ بلاشبہ یہ عام انسان کی کلام نہیں ہوسکتی۔ ①

ایک برطانوی وزیر نے اپنے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بات کھلے لفظوں میں کہہ دی کہ یاد رکھو! تم اس وقت تک مسلمانوں پر غلبہ نہیں پاسکتے ہو اور نہ وہ تمہاری ثقافت، تہذیب اور کلچر کے دلدادہ ہوسکتے ہیں جب تک یہ قرآن اُن کے ہاتھوں میں رہے گا۔ اگر مسلمانوں پر حکومت کرنا چاہتے ہو تو فی الفور دو میں سے ایک کام ضرور کرو۔ یا تو قرآن کو سرے سے ختم کردو یا، اس کے بارے میں

---

① (ہماری کتاب "منہاج الخطیب" موضوع: (جدید سائنسی تحقیقات اور حقانیت اسلام) کا تفصیل سے مطالعہ کریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے شکوک وشبہات کھڑے کرو کہ جن کی وجہ سے اس کتاب کی بنیادی حیثیت ہی ختم ہو جائے۔ اگر یہ نہیں کر سکتے ہو تو پھر کم از کم ایسی سازش اور عملی طور پر ایسے حربے اور سلسلے بروئے کار ضرور لاؤ جن کی وجہ سے اہل اسلام کا تعلق قرآن پاک سے بالکل ٹوٹ جائے یا کم از کم نہایت درجے کا کمزور ہو جائے۔ ①

سامعین کرام.....! ایک طرف تو ماضی قریب اور مستقبل میں دشمنانِ اسلام کا یہ منصوبہ ہے اور پھر آپ حیران ہوں گے کہ قرآن پاک ایسی سچی اور الہامی کتاب ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تھی تو اُس وقت کے بڑے بڑے ماہرین لغتِ عرب اس کے سامنے گھٹنے ٹیک گئے تھے۔ میں نے تاریخِ عرب میں پڑھا ہے کہ شعرائے سبعہ معلقہ میں آخری شاعر لبید گزرے ہیں۔ یہ لبید عرب کا بہت بڑا شاعر تھا۔ ایک دفعہ اس نے عرب کے مشہور میلہ پر سوقِ عکاظ میں ایک شعر کہا تھا جس کی لطافت اور فصاحت کو دیکھ کر عرب کے تمام ماہر شاعر اُس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے تھے۔ اور پھر اُس کے قصیدے کو کعبہ پر آویزاں کیا گیا تھا۔ یہ لبید نامی شاعر مسلمان ہو گیا۔ اور اسلام کے بعد اس نے شعر کہنے چھوڑ دیئے۔ کسی نے پوچھا: لبید تو اپنے زمانے کا نامی گرامی شاعر رہا ہے۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد تو نے اشعار کہنا چھوڑ دیئے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے.....؟ لبید کہنے لگا: "اَبَعْدَ الْقُرْآنِ" کیا قرآن کے بعد بھی میرے اشعار کی کوئی ضرورت باقی رہ گئی ہے۔

سامعین کرام.....! لبید کے اس جملے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ جب عربی زبان کا سب سے بڑا ماہر اور بادشاہ بھی قرآن کے سامنے جھک گیا تو یہ اس بات

---

① (دعوۃ الحق: 80، دعوتِ اسلام: 170)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی واضح دلیل ہے کہ قرآن پاک اللہ کی وہ عظیم کلام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل کی گئی۔

آج کے بعض مولوی حضرات کا ظلم:

دین کے دعویداروں اور منبر و محراب کے وارثین کا یہ پہلا فرض تھا کہ وہ لوگوں کا رشتہ ہر اعتبار سے قرآن پاک کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر بناتے۔ لیکن ہوا کیا.....! کہ بعض عاقبت نا اندیش علما حضرات نے منبر و محراب پر بیٹھ کر چند ایسی خطرناک کوتاہیاں کی ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق قرآن پاک کے ساتھ بالکل نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ اگر کسی گھر یا کسی شخص کا قرآن سے کوئی تعلق نظر بھی آتا ہے تو وہ صرف عقیدت اور تبرک کی حد تک ہے۔

آیئے.....! سب سے پہلے اُن خطرناک کوتاہیوں کی کچھ تفصیل جاننے کی کوشش کرتے ہیں جو ماضی میں کی گئیں۔

① لوگوں کو یہ باور کرایا گیا کہ تم قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر نہ پڑھو۔ قرآن کا ترجمہ بہت گرم ہوتا ہے، اس کے لئے کم از کم بیالیس علوم کی ضرورت ہے، لہٰذا کوئی شخص خود سے ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی کوشش نہ کرے ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔

جبکہ ایسے لوگوں کو شرم کرنی چاہیے تھی کہ قرآن پاک کو تو اللہ تعالیٰ نے آسان ترین کتاب قرار دیا ہے، اس کی ساری باتیں اور نصیحتیں عام سے عام بندے کو بھی اچھی طرح سمجھ آجاتی ہیں۔ قرآن ہمیں اچھے عقائد، اچھے اخلاق، اچھی گفتگو، اچھے معاملات اور اعلیٰ تربیتی اصولوں کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی اصلاحی بات نہیں جو کسی عام شخص کی فہم سے بالاتر ہو۔لیکن نہایت افسوس .....! کہ بعض نام نہاد دین داروں نے قرآن کی مسند پر بیٹھ کر لوگوں کو قرآن فہمی سے دور کر دیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون

② قرآن فہمی میں غفلت کا دوسرا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں جہاں جہاں آیات اور احادیث، ترجمہ قرآن اور ترجمہ کلاس کے متعلق وارد ہوئی ہیں اُن کو صرف اور صرف قرآن حفظ اور شعبہ تحفیظ القرآن پر فِٹ کر دیا گیا ہے اور لوگوں کو تاثر یہ دیا گیا ہے کہ ان سے مراد صرف قرآن کی قرأت، تلاوت اور اُس کا حفظ کرنا ہے ..... جب کہ ایسا ہرگز نہیں۔آج کے بیان میں ہم اللہ کی خاص توفیق سے اس حقیقت کو واضح کر دیں گے کہ قرآن کی فضیلت میں وارد ہونے والی ہر دوسری تیسری آیت اور حدیث کا مطلب یہی ہے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھو، ترجمہ کلاس میں بیٹھو اور اپنے اندر قرآن فہمی اور قرآن کی تفسیر کا ذوق پیدا کرو۔

آج ہماری مساجد اور ہمارے مدارس میں شعبہ حفظ کی کلاسز تو پورے اہتمام سے ہوتی ہیں، دن رات حفظ القرآن کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔اسکی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کو یہی بتایا گیا ہے کہ شان صرف حفظ کی ہے ترجمہ کی نہیں۔اسی لئے لوگ نہ خود قرآن کا ترجمہ پڑھتے ہیں اور نہ اولاد کو اس طرف لانے کا دلی شوق ہے اگر کسی مسجد میں ترجمہ کلاس ہے بھی تو صرف نام کی دس سے پندرہ منٹ

③ بعض علما کی ترغیب پر تاجر حضرات نے مساجد کی عمارت پر کروڑوں روپے خرچ کر دیئے ہیں، آپ کو ہر شہر میں عالی شان سے عالی شان مسجد نظر آئے گی، لیکن ظلم کی بات یہ ہے کہ جس مسجد کو کروڑوں لگا کر تعمیر کیا گیا ہے اس قیمتی مسجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک ترجمہ کلاس کا اہتمام بھی موجود نہیں ہے۔ لوگوں کو اینٹوں پر خرچ کرنے کا بہت شوق ہے مگر ترجمہ کلاس پر خرچ کرنے کا نام تک نہیں لیتے ..... اس مسلم معاشرہ کی بنیادی خرابی یہی ہے کہ قرآن کے معلم پہ خرچ نہیں کرتے

قالینوں اور ٹائلوں پر لاکھوں لگا رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ کس قدر ظلم کی بات ہے.....؟ حالانکہ کم از کم ہر مسجد میں صبح وشام ترجمہ قرآن کی دو کلاسز ہونی چاہئیں۔ کچھ لوگ با آسانی نمازِ فجر کے بعد ترجمہ کلاس میں بیٹھیں اور جن لوگوں کے لئے صبح بیٹھنا ممکن نہیں وہ عشاء کے بعد ترجمہ کلاس میں بیٹھ کر اپنے دن بھر کی تھکاوٹ دور کریں۔

قرآن مجید کا ترجمہ کیوں ضروری ہے .....؟

قرآن کا ترجمہ اور فہم اس لئے ضروری ہے کہ یہی ہماری ہدایت کی کتاب ہے۔ اسی میں ہمارے شب و روز گزارنے کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ یہی ہمارے عقائد سے لے کر اخلاقیات تک اور اخلاقیات سے لے کر معاملات تک زندگی کے گوشے گوشے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ اور اس کے نزول کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ اس کی آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھی جائے اور پھر اُس پر پوری یکسوئی کے ساتھ غور وفکر کیا جائے اور پھر شوق سے عمل کیا جائے۔

جیسا کہ اللہ العالمین کا ارشادِ پاک ہے:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾①

① (سورہ ص:29)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے بہت بابرکت ہے تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔"

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہی محسوس ہوتی ہے کہ نشے کی حالت میں انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ اپنی زبان سے کیا کہہ رہا ہے...... اب سوال یہ ہے کہ جس طرح نشئی کو کوئی علم نہیں کہ وہ اپنی زبان سے کیا کہہ رہا ہے تو اسی طرح قرآن کے ترجمہ سے بے خبر شخص کو بھی کیا علم ہے کہ وہ اپنی زبان سے کیا ادا کر رہا ہے.....؟

ساری زندگی نشئیوں جیسی عبادت نہ کریں جتنی جلدی ممکن ہو قرآن کا فہم اور اُس کی تفسیر جان کر پوری بصیرت کے ساتھ اپنے اللہ تعالیٰ کی عبادات واطاعت کریں۔

ورنہ زندگی اُس باغ کی طرح آہستہ آہستہ ویران ہو جائے گی جس باغ کے مالی کو اُس کے مالک نے ایک لمبے سفر پر جاتے ہوئے ایک گائیڈ بک دی جس میں اس بات کی مکمل راہنمائی تھی کہ کس وقت پودوں کو پانی لگانا ہے اور کس وقت، کن پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنی ہے اور اِس کے علاوہ اُس گائیڈ بک میں دِیگر مکمل راہنمائی بھی موجود تھی لیکن وہ باغ کا مالی اُس گائیڈ بک کو پڑھتا رہا..... کانوں میں انگلیاں دے کر اُس کا تکرار کرتا رہا مگر اُس نے اُس گائیڈ بک پر عمل کرتے ہوئے اُس میں لکھی ہوئی تعلیمات کے مطابق باغ کی دیکھ بھال نہیں کی جس کی وجہ سے سارے پودے مُرجھا گئے اور درخت بھی خشک ہو گئے اور پُورا باغ ویران ہو گیا۔

اِسی طرح اگر ہم صرف تلاوت اور قرآنی الفاظ کی مشق کرتے رہیں گے تو الفاظ کی ادائیگی سے اجر وثواب تو ملے گا لیکن ہم عملی زندگی میں بُری طرح ویران ہو کر رہ جائیں گے..... یاد رہے قرآن کا ترجمہ اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں نکھار آتا ہے اور بہار آتی ہے۔

افسوس آج کے مسلمان پر کہ وہ کسی انسان کی طرف سے آنے والے ہر میسج کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرتا ہے شاید زندگی میں اُس نے کوئی ایسا پیغام نہ چھوڑا ہو جو اُس کو دوسروں کی طرف سے ملا اور اُس نے اُسے سمجھا نہ ہو..... واحد اللہ کی کلام ایسی کلام ہے..... صرف قرآن پاک ایک ایسا واحد پیغام ہے کہ جس کو وہ ساری زندگی سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش نہیں کرتا..... اِس سے بڑھ کر کلامِ الٰہی کی بے قدری اور بے وقعتی کیا ہوسکتی ہے......؟

رسول اللہ کا حکم:

جہاں قرآن وحدیث کے دلائل میں ترجمہ قرآن اور ترجمہ کلاس کی اہمیت و فضیلت موجود ہے وہاں بعض نصوص میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن فہمی کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں مسند احمد کی ایک واضح حدیث ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں قرآن پاک کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، جہاں قرآن پاک کی منزل کو یاد رکھنے کے لئے اُسے بار بار دہرانے کی تلقین کی ہے وہاں اس بات کا بھی صریح حکم دیا ہے کہ قرآن پاک کا علم حاصل کرو اور اُس کو اچھی طرح سیکھو۔ آپ ﷺ کا حکم مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں موجود ہے:

((تَعَلَّمُوْا كِتَابَ اللهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ)) ①

---

① مسند احمد، حدیث 17317، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 8660، المعجم الکبیر حدیث: 290/17، الجامع الصحیح مما لیس فی الصحیحین جلد 5 ص 463 حدیث: 3840، الجامع الکامل، جلد 10 ص 62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور ایک روایت میں ہے قرآن کا علم حاصل کرو۔"

سامعین کرام......! عام سی بات ہے کہ قرآن پاک کا علم بغیر ترجمہ وتفسیر کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اس لیے قرآن دوستی اور قرآن سے مضبوط تعلق کی پہلی بنیادی اینٹ یہی ہے کہ اس کو اچھی طرح سمجھ کر پڑھا جائے اور اس کے معنی ومفہوم پر گہری نظر رکھی جائے۔ اس طرح آپ کو یاد ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر سورۃ آلِ عمران کے آخری رکوع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ افسوس ہے ایسے شخص پر کہ جس نے ان آیات کو پڑھا اور ان میں غور وفکر نہ کیا اور قرآن کریم کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّا جَعَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ ①

"ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اس لیے رکھا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

یاد رہے اس معنی ومفہوم کی درجنوں آیات قرآن کریم میں موجود ہیں جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ قرآن پاک کا ترجمہ وتفسیر نزولِ قرآن کا اصل مقصد ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ترجمہ قرآن کا شوق:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باوجود اس کے کہ عربی اُن کی مادری زبان تھی لیکن اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ سے قرآن پاک کا معنی ومفہوم پورے اہتمام سے سیکھا کرتے تھے۔ اس کی درجنوں مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں

① (سورۃ الزخرف: 3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جلیل القدر صحابی حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے فہم قرآن کے متعلق صحابہ کے معمول کو بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا ہے کہ:

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا)) ①

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم سارے سمجھدار نوجوان تھے۔ ہم نے قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان کو سیکھا پھر ہم نے قرآن کو سیکھا۔ پھر اس سے ہم ایمان میں بڑھتے چلے گئے۔"

اس حدیث سے واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم عربی زبان جاننے کے باوجود ایمان کی حقیقتوں اور قرآن کی آیتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کرتے تھے۔

فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا إِذَا تَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُجَاوِزْهُنَّ حَتَّى يَعْرِفَ مَعَانِيَهُنَّ وَالْعَمَلَ بِهِنَّ)) ②

"ہم میں سے ہر صحابی جب دس آیات سیکھ لیتا تو اُن سے اُس وقت تک آگے نہیں بڑھتا تھا جب تک اُن کے معانی کو پہچان نہیں لیتا تھا اور اُن پر عمل نہیں کر لیتا تھا۔"

---

① (سنن ابن ماجہ ج: [illegible]

② (مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس وضاحت سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دورِ نبوت میں اور دورِ نبوت کے بعد باقاعدہ طور پر قرآن پاک کے معنی ومفہوم کو سمجھا اور سیکھا کرتے تھے، اس کی گہرائی میں اترتے ہوئے اس پر عمل کرتے تھے۔ اسی سلسلہ کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں انہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اُترتا تھا تو ہم اُس کا علم حاصل کرتے تھے اور

((فَنَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَأَمْرَهَا وَزَاجِرَهَا)) ①

"ہم اُس کے حلال وحرام اور امر ونہی کو سیکھا کرتے تھے۔"

سامعین کرام.....! جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل لغت ہو کر بھی قرآن کا علم سیکھا کرتے تھے اور اس کے معنی ومفہوم کو جاننے کی کوشش کیا کرتے تھے تو پھر ہمارا تو اولین فریضہ ہے کہ ہم قرآن پاک کا ترجمہ پڑھیں اور ترجمہ کلاس میں بیٹھیں کیوں کہ یہی قرآن پاک کے نزول کا مقصد ہے۔ کہ اُس کو سمجھا جائے، اُس کی آیات پر ٹھہرا جائے اور اُن کے معانی ومفہوم پر اچھی طرح غور کرتے ہوئے اُن پر عمل کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں کہا ہے:

﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ ②

"یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے بہت بابرکت ہے تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔"

---

① (مستدرك حاكم:101) ② (سوره ص:29)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن فہمی کی بنیاد پر عہدہ:

ہمارے ممالک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور بڑھتے ہوئے الحاد کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں حکومت وسیاست ایسے لوگوں کے ہاتھ ہے جو قرآن کے ترجمہ اور قرآن کے فہم سے بالکل کورے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ مغرب اور یورپ سے آنے والی ہر پالیسی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اُس کو اپنے ممالک میں نافذ کرتے ہیں لیکن قرآنی تعلیمات اور قرآنی حدود کو اپنے ممالک میں نافذ نہیں کرتے ہیں۔

جبکہ قرونِ اولی، صحابہ اور سلف صالحین کے دور میں عہدے صرف اور صرف دین کی بنیاد پر دیئے جاتے تھے اور جب تک یہی معیار برقرار رہا اُمت میں خیر وبرکت اور اللہ کی مدد شامل حال رہی اور جب اہلِ اسلام نے اس معیار کو چھوڑ دیا وہ بری طرح ذلیل وخوار اور برباد ہوگئے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مکہ کے گورنر نے اپنی جگہ ایک غلام کو اپنا نائب مقرر کر دیا جب وہ گورنر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے پوچھا کہ اپنے پیچھے ذمہ داری کس کو دے کر آئے ہو وہ کہنے لگے ابن ابی ابزی کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تو غلاموں میں سے ایک غلام ہے وہ آگے سے جواب میں کہنے لگا اے امیر المومنین:

((إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ)) ①

”وہ اللہ کے قرآن کا قاری اور وراثت کے مسائل کا عالم ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ اللہ تعالی

① (الصحيح للمسلم: ٨١٧)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی وجہ سے قوموں کو بلند کرتا ہے اور قرآن کو چھوڑ دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

آج اگر ہم بھی فحاشی وعریانی اور ذلت سے بچنا چاہتے ہیں اور اپنے ممالک میں حیا اور لوگوں کی دین سے وفا دیکھنا چاہتے ہیں تو قرآن کے علم سے بے خبر شخص کو کسی گاؤں کے سکول میں ٹیچر بھی نہیں رکھنا چاہیے۔

ترجمہ قرآن اور ترجمہ کلاس پڑھنے کے فوائد:

قرآن وحدیث کی نصوص پر غور کیا جائے تو قرآن پاک کو باترجمہ پڑھنے کے کئی ایک فوائد سامنے آتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ ہمارے دین میں ترجمہ کلاس کی حد درجہ اہمیت اور فضیلت ہے۔ آج میں آپ کے سامنے ترجمہ قرآن اور ترجمہ کلاس پڑھنے کے چند اہم فوائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔

① گمراہی سے محفوظ:

قرآن مجید کی درجنوں آیات میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی درجنوں احادیث میں قرآن پاک کو ''کتابِ ہدایت'' قرار دیا ہے۔ اس وقت اللہ کی زمین پر ہدایت کی سب سے اونچی کتاب قرآنِ مجید ہے۔ جس شخص کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ جس قدر زیادہ مضبوط ہے وہ شخص اُسی قدر زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔ اور اس کے اہل حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہوئے جب پہلی قوموں کا ذِکر آتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ واضح طور پر فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ ہماری آیات پر اور ہماری تعلیمات کو سمجھ کر پوری بصیرت کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہوجاتے تو وہ کسی صورت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گمراہ نہ رہتے نزولِ قرآن کے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش اور دیگر باطل فرقوں کی گمراہی کو واضح کرتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا کہ اُنہوں نے ہماری آیات اور نازل کردہ کتاب پر غور و فکر نہیں کیا اگر وہ کسی طرح غور و فکر کر لیتے تو وہ کسی صورت بھی گمراہ نہ رہتے۔

اس سلسلے میں صرف ایک حدیث کو نقل کرتے ہوئے بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہمیں بشارتیں سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلَكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا)) ①

”بلاشبہ یہ قرآن ایک رسی ہے، اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔ اس کے بعد تم کبھی کسی صورت میں گمراہ اور ہلاک نہیں ہو سکتے ہو۔“

---

① المنتخب لعبدبن حمید ح:482المصنف لابن ابی شیبہ12/165،المعجم الکبیر 491/188/22، سلسلہ احادیث صحیحہ حدیث نمبر713،الجامع الصحیح امام وادعی ج5ص471ح3850

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہایت بنیادی باتیں اچھی طرح سمجھ لیں:

اس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ قرآن پاک کتاب ہدایت ہے جہاں یہ اہل اسلام کے لئے ہدایت کی راہیں ہموار کرتا ہے وہاں اہل ضلالت کی گمراہیوں کو بھی واضح کرتا ہے۔ یہاں ایک سچی اور تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں بڑے بڑے مذہبی مفکر قرآن کے نام پر گمراہ ہو گئے انہوں نے قرآن فہمی میں قرآن کا ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور آپ کی سیرت کا سہارا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں قرآن پاک کو لغت اور عقل کی روشنی میں سمجھنے کی ناکام کوشش کی۔ جس کی وجہ سے وہ قرآن کے نام پر گمراہی کی اُن آخری حدوں پر بھی جا پہنچے کہ جہاں گمراہی بھی چیخ اُٹھی...... ہائے اتنا ظلم

ان نام نہاد مفسروں میں سرِ فہرست پرویز کا نام آتا ہے اور اس کے ساتھ ہر وہ شخص جس نے کسی رنگ میں بھی حدیث کا انکار کیا اور سلف صالحین کے منہج کو چھوڑ کر خود ساختہ اصولوں سے قرآن پاک کی تفسیر کی۔

یاد رہے.....! قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے اور پڑھتے ہوئے تین بنیادی باتوں کا خیال رکھیں۔

① قرآن کو رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن کا معنی و مفہوم متعین کرنے میں سب سے زیادہ رہنما چیز وہ آپ ﷺ کی سیرت ہے۔ قرآنی اصطلاحات کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور سنت سے ہٹ کر سمجھنے کی کوشش کرنا بہت بڑی گمراہی ہے۔ قرآن کریم آپ ﷺ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوا اور آپ ہی اس کے پہلے مفسر اور شارح ہیں۔ آپ ﷺ کے دور میں جب قرآن پاک نازل ہوتا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باوجود اہل عرب ہونے کے قرآنی آیات کا معنی و مفہوم رسول اللہ ﷺ سے آکر سیکھا کرتے تھے۔ کئی مواقع ایسے آئے کہ وہ قرآن سمجھنے سے قاصر ہو گئے اور انہوں نے آیت کا معنی و مفہوم رسول اللہ ﷺ سے آکر سمجھا اور سیکھا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ امن والے اور ہدایت والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لانے کے بعد ظلم سے بچ گئے..... اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس لفظ سے بہت پریشان ہوئے کہ ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہ کرتا ہو، ہم تو پھر پکڑے جائیں گے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنا سمجھا ہوا معنی و مفہوم رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں اس کی تردید کر دی اور فرمایا اس ظلم سے مراد عام ظلم نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ ①

اور اسی طرح جب سحری کھانے کی اجازت طلوعِ فجر تک نازل ہوئی تو قرآنِ پاک نے کہا کہ تم سحری کھاتے رہو یہاں تک کہ سفید دھاگا کالے دھاگے سے واضح ہو جائے۔ اس آیت کے نزول کے بعد بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے سرہانے اور اپنی پنڈلیوں پر سفید اور کالا دھاگہ باندھ لیا اور اس کے واضح ہونے تک سحری کھاتے رہے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی

---

① ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الأنعام: 82) اس آیت کی تفسیر صحیح البخاری کتاب التفسیر میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید کی اور فرمایا آیت کا ترجمہ اور معنی تم صحیح نہیں سمجھے اور یہاں سفید دھاگے سے مراد طلوع فجر ہے۔ یعنی طلوع فجر کی وہ روشنی جو اُفق پر چھا جاتی ہے۔ ①

قرآن کے ترجمے اور اس کی تفسیر میں اصل بنیاد رسول اللہ ﷺ کی حدیث، آپ کی سنت اور آپ کی سیرت ہے، اسی کی روشنی میں قرآن پاک کو سمجھنا چاہیے۔

② قرآن پاک کے ترجمے میں احادیث کے بعد دوسرا درجہ وہ آثارِ صحابہ کا ہے، قرآن پاک کی جس آیت کے متعلق کوئی حدیث نہ ملے تو اس کا معنی صحابی رسول ﷺ کی وضاحت کے مطابق کیا جائے گا۔ اور پھر اس میں بھی آگے کچھ تفصیل ہے کہ قرآن کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کو مقدم رکھا جائے گا۔

③ قرآن پاک کی آیات سے کوئی ایسا نیا عقیدہ نہیں گھڑا جا سکتا جو قرآن پاک کی واضح آیات کے مفہوم کے خلاف ہو یا وہ خود ساختہ ہو اس کی مثال سلف صالحین سے نہ ملتی ہو۔ اس وقت قرآن کے ساتھ سب سے بڑا ظلم یہ بھی کیا جا رہا ہے کہ حجروں میں بیٹھ کر عقائد گھڑے جاتے ہیں اور پھر قرآن پاک کی آیات کو کسی نہ کسی طرح اپنے خود ساختہ عقائد کے موافق بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ آج کل کئی عاقبت نا اندیش حضرات شرکیہ عقائد اور بدعی امور کو بھی قرآن پاک سے ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

---

① ﴿ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ (سورہ بقرہ:187) اس آیت کی تفسیر صحیح البخاری کتاب التفسیر میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر صورت موجودہ حالات میں گمراہی سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن پاک کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے بشرطیکہ وہ ہر قسم کے مسلکی تعصب سے ہٹ کر پڑھی جائے۔

① افضل ترین اللہ کے خاص بندے:

جس طرح اس کائنات میں قرآن سب سے افضل ہے۔ کیوں کہ وہ اللہ کی کلام ہے۔ اور قرآن ہی خاص کتاب ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہر قسم کی کمی بیشی سے پاک ہے۔ لہٰذا جو شخص اس کتاب کا فہم حاصل کرتا ہے، اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کے لئے قرآن کا ترجمہ پڑھتا ہے یا ترجمہ کلاس میں بیٹھتا ہے یا لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے وہ بھی تمام انسانوں میں سب سے زیادہ افضل ہے اور اللہ تعالیٰ کا چنیدہ، برگزیدہ، پسندیدہ اور خاص بندہ ہے۔ اس سلسلے میں دو روایات حد درجہ شاندار اور ایمان افروز ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ①
"تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور قرآن سکھائے۔"

ایک دوسری روایت میں "أَفْضَلُكُمْ وَخِيَارُكُمْ" کے الفاظ بھی ہیں۔ یعنی تم میں سے سب سے بہترین اور افضل ترین شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے۔ اور قرآن کا علم بغیر ترجمہ و تفسیر کے کسی صورت بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اس حدیث کے مطابق افضل ترین اور بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پاک کا ترجمہ

---

① (صحیح البخاری :5027)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہے یا ترجمہ کلاس میں بیٹھتا ہے، یا کسی بھی ذریعہ سے قرآن کے حلال وحرام، احکامات اور معنی ومفہوم کو معلوم کرنے کے لئے تفسیر کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کا ناظرہ پڑھنے والا اور قرآن کا حفظ کرنے والا بھی اس حدیث کا مصداق ہے۔ لیکن سب سے زیادہ یہ حدیث اس شخص پر پوری اُترتی ہے جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے یا لوگوں کو قرآن پاک کا علم دے۔ اس طرح ترجمہ کلاس پڑھنے والے اور ترجمہ کلاس پڑھانے والے کائنات کے افضل ترین لوگ ہیں۔

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی زمین پر کچھ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون خوش نصیب ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هُمْ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُه)) ①

"وہ قرآن والے، اللہ والے ہیں اور اُس کے خاص ہیں۔"

حقیقی معنوں میں قرآن والے وہی ہیں جو اللہ کی زمین پر قرآن پاک کو سیکھنے اور سکھانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جو قرآن کا ترجمہ پڑھتے ہیں، ترجمہ کلاس پڑھاتے ہیں اور اُن کا قرآن سے تعلق صرف الفاظ اور حروف کی ادائیگی تک محدود نہیں بلکہ وہ افہام وتفہیم کا سلسلہ بھی جاری وساری رکھتے ہیں۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کی کتابیں پڑھیں تو وہ واضح الفاظ میں جگہ جگہ لکھتے ہیں کہ صرف قرآنی الفاظ کا رٹہ لگانے والا شخص کسی صورت بھی اُن بشارتوں کا حق دار نہیں ٹھہر سکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن سے محبت کرنے والوں کو دی ہیں،

① (صحیح الجامع:2165، الجامع الصحیح امام وادعی ج5ص471ح3848)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام صاحب رحمہ اللہ دلائل سے اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے لفظی، بنیادی اور ابتدائی مفہوم کو بھی نہ سمجھنے والا شخص اہلِ قرآن میں سے کیسے ہوسکتا ہے.....؟

سامعین کرام .....! یہ تو ہم ہیں کہ فضائل قرآن اور فہم قرآن کی درجنوں احادیث سن کر بھی اپنے معمولات نہیں چھوڑتے، اپنی مصروفیات میں سے ترجمہ کلاس کے لئے وقت نہیں نکالتے وگرنہ چشم فلک نے ایسے ایسے پاکیزہ لوگ بھی دیکھے ہیں کہ جنہوں نے ایک حدیث سن کر اپنی ساری زندگی تعلیم قرآن اور فہم قرآن کے لئے وقف کردی۔ اُنہی خوش نصیبوں میں سے ایک خوش نصیب حضرت عبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، انہوں نے تقریباً ستر سال ایک جگہ بیٹھ کر قرآن پاک کی خدمت کی، لوگوں کو قرآن کا علم دیا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ اس ایک حدیث نے مجھے ساری زندگی علم قرآن اور تعلیم قرآن کے لئے یہاں بٹھائے رکھا ہے۔ اللہ اکبر

یاد رہے.....! اصل بلندی اصل عزت اور کامیابی بھی یہی ہے قرآن وحدیث کی درجنوں نصوص اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعے ہی عزتیں دیتا ہے اور قرآن والوں کو ہی دونوں جہانوں میں حقیقی بلندیاں نصیب ہوتی ہیں، آپ مجھے بتائیں عبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ کے لیے اِس سے بڑھ کر اور بلندی کیا ہوسکتی ہے کہ آج سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود اُن کا ذِکر قرآن کے ساتھ ہو رہا ہے اور اُن کے لیے رحمت اور بخشش کے لیے دُعا مانگی جا رہی ہے۔

② چار طرح کے عظیم پروٹوکول:

ہمارے ہاں بعض دیندار لوگ بھی بعض وزراء کے پروٹوکول کو دیکھ کر مرعوب ہوتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان جیسی شان وشوکت تو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں۔ جبکہ میں رب العزت کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جو پروٹوکول مسجد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کلاس کو دیا جاتا ہے وہ شاید کہ کائنات میں کسی شخص کو نصیب نہیں ہوتا۔ یہ بات میں صرف ذوقِ خطابت میں نہیں بلکہ صحیح مسلم کی صحیح حدیث کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔

حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَه بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَه ①

"مسجدوں میں سے جس مسجد میں لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اُس کا ترجمہ پڑھتے ہیں اُن پر سکینت اُترتی ہے اور اُن کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن کو فرشتے اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں اُن کا ذکر کرتا ہے۔"

اس حدیث میں مسجد میں ہونے والی ترجمہ کلاس کے لئے چار طرح کے خصوصی اعزازی منفرد پروٹوکول کا ذکر کیا گیا ہے۔

① ترجمہ کلاس پر اللہ کی سکینت اُترتی ہے۔ سکینت سے مراد وہ راحت اور اطمینان ہے جو قرآن فہمی کی برکت سے ایک مومن کے دل پر اللہ کی طرف سے اُترتا ہے۔ اور اس کو کلاس میں بیٹھا ہر وہ شخص محسوس کر رہا ہوتا ہے جس کی توجہ قرآن کی طرف ہو۔ اور وہ پوری یکسوئی سے دل و دماغ کو حاضر رکھتے ہوئے قرآن کے معانی و مطالب پر غور کر رہا ہو۔ اور یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو لوگ

① (صحیح مسلم :2699)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کلاس میں بیٹھ کر بھی موبائل میں مصروف رہتے ہیں یا اُن کا دھیان دائیں بائیں ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اُترنے والی سکینت کو محسوس کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

② ترجمہ کلاس کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، کسی بھی مومن کے لئے اس سے بڑی بشارت اور سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ اُس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لے۔ اگر سوچا جائے تو ایک مخلص مسلمان حصولِ رحمت کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا .....؟ اور یہی رحمت ہر مسلمان کو اُس وقت ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مسجد میں بیٹھا قرآن پاک کے ترجمہ وتفسیر پر غور کر رہا ہوتا ہے۔

③ ترجمہ کلاس میں بیٹھنے والے تمام خوش نصیبوں کو رحمت کے فرشتے اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، گویا کہ اُن کے ہر طرف رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ جو اُن کی حفاظت بھی کرتے ہیں، اُن کے لئے دُعا بھی کرتے ہیں اور اُن کو دیکھ کر خوش بھی ہوتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جا کر اُن کی رپوٹ بھی پیش کرتے ہیں..... سبحان اللہ

مجھے آپ بتائیں.....؟ کہ اس سے پاکیزہ اور مبارک پروٹوکول کیا ہو سکتا ہے۔ چاروں طرف سے گھیرنے والے عام انسان نہیں بلکہ رحمت کے معصوم فرشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو یہ عظیم پروٹوکول اور شرف سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

④ اللہ عرشِ بریں پہ اپنی شان کے مطابق ترجمہ کلاس میں بیٹھنے والوں کا ذکرِ خیر اپنے فرشتوں میں کرتے ہیں..... واہ سبحان اللہ

اس سے بڑھ کر عزت اور عظمت کیا ہو سکتی ہے کہ ذکر کرنے والا رب العالمین ہو اور جن میں ذکر ہو وہ ملائکہ مقربین ہوں..... یہاں تو ہم نے دیکھا ہے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کا نام صوبائی اسمبلی میں لے لیا جائے تو مارے خوشی کے اُس کے پاؤں زمین پہ نہیں لگتے۔ اور اگر کسی کا ذکرِ خیر وزیر اعظم ہاؤس یا ایوان صدر میں ہو جائے تو وہ خوشی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ اور مارے خوشی کے ہر کسی کو کال کرتے ہوئے بڑے فخر سے بتاتا ہے۔ لیکن کیا خوش نصیبی اُن حضرات کی جو مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کلاس کو رونق بخشتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں فرشتوں میں اُن کا ذکر کرتا ہے۔

③ حقیقی مالدار اور سرمایہ دار:

ہمارے ہاں وہ شخص بڑا مالدار سمجھا جاتا ہے جس کے پاس کئی گاڑیاں ہوں، یا وہ فیکٹریز یا ملز کا مالک ہو۔ جبکہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے گاڑیوں کے مالک سے کئی درجے بہتر قرار دیا۔ آج اگر کوئی شخص 38 گاڑیاں رکھ لے لیکن وہ ترجمہ کلاس میں نہیں بیٹھتا تو ایسا شخص کسی صورت بھی اُس شخص کے رُتبہ اور درجے کو نہیں پا سکتا جو بلا ناغہ ترجمہ کلاس میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ کیوں کہ حقیقت میں تاجر وہی ہے جو اپنی آخرت کے لئے سرمایہ کاری کرے۔

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اصحابِ صفہ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ترجمہ قرآن اور فہم قرآن کی بے مثال انداز میں ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم:

أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ۔ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ)) ①

''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح بطحان یا وادیٔ عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر چوری ڈکیتی اور گناہ کے اونچی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب اس فائدے کو پسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک ہر روز مسجد کی طرف کیوں نہیں جاتا کہ وہ قرآن پاک کی دو آیات کو پڑھے اور اُن کا ترجمہ سیکھے اور وہ دو آیات اُس کے لئے اِن دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات، چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

اس حدیث سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیات کو سمجھنے اور سیکھنے والا کس قدر زیادہ مالدار ہے۔

قرآن پاک کا ترجمہ اور قرآن پاک کا فہم یہی اصل خزانہ ہے۔ جس کو یہ خزانہ مل گیا گویا کہ دنیا بھر کے خزانے بھی اس کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب المعجم الکبیر میں ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے ایک قبیلے سے مال خریدا تھا اس سے مجھے بہت ہی زیادہ فائدہ حاصل ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

① (الصحیح للمسلم: 803)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَلَا أُنَبِّئُكَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ رِبْحًا.....؟)) ①

''کیا میں تجھے ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو نفع کے اعتبار سے اس سے بھی زیادہ ہے۔''

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کہی تو وہ شخص حیران ہو کر کہنے لگا۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ کیا کوئی ایسا سودا بھی ہے جس سے میرے اس نفع سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا نفع تیرے اس نفع سے بھی زیادہ ہے جس نے قرآن پاک کی دس آیات کا علم حاصل کر لیا۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور اس نے قرآنِ پاک کی دس آیات کا علم حاصل کیا۔ اور پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو یہ بات کہی کہ تو نے یہ جو دس آیات کا علم حاصل کیا ہے اس کا نفع تیرے پہلے مال کے نفع سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اللہ اکبر

سامعین کرام آپ اس حدیث سے شیطانی وسوسے کا خوب علاج کر سکتے ہیں کیوں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ جب کوئی تاجر یا دکاندار ترجمہ کلاس میں بیٹھتا ہے تو شیطان اس کے دل میں سب سے خطرناک وسوسہ یہی ڈالتا ہے کہ اگر تو ترجمہ کلاس میں آدھ گھنٹہ بیٹھا رہے گا تو پیچھے سے دکانداری خراب ہوگی، گاہک چلے جائیں گے، تجھے خسارہ ہوگا..... اس طرح کی کئی اور باتیں دل میں ڈال کر ترجمہ کلاس سے بددل کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے اور ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کئی کمزور ایمان والے شیطان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں لیکن جن خوش نصیبوں کی تربیت بیان کردہ احادیث کے مطابق ہوتی ہے وہ ترجمہ کلاس میں بیٹھنا اپنے لئے قارون کے خزانوں کے مل جانے سے بھی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

---

① (المعجم الكبير ج8ص311، مستدرك حاكم ج1ص556، الجامع الكامل ج10ص52)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے باپ نہیں ملتے:

اپنی اولاد میں قرآن کا ذوق پیدا کرنے کے لیے والدین کو بہت محنت بلکہ بہت زیادہ قربانی دینا پڑتی ہے، جب والدین ہی اپنی اولاد کے دِلوں میں قرآن کی عزت اور اُس کے ترجمہ وتفسیر کی اہمیت پیدا نہیں کریں گے تو اولاد کسی صورت بھی قرآن کی قدردان نہیں ہوسکتی۔

ہمیں ایک صاحب نے بتلایا کہ ایک شخص کے بیٹے سے پچیس ہزار روپے گُم ہوگئے اور وہ اسی پریشانی کے عالَم میں کئی دن ترجمہ کلاس میں بھی نہ جاسکا، جب والد کو اِس بات کی خبر ہوئی تو اُس نے اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے مجھے پچیس ہزار کے گُم جانے کا اتنا دُکھ نہیں، جتنی مجھے اِس بات سے تکلیف پہنچی ہے کہ تو تین چار دن سے قرآن کی کلاس میں نہیں جارہا..... اللہ اکبر

جب والدین اس فکر کے مالک ہوں تو پھر بچے حاملِ قرآن اور عاملِ قرآن ہی ہوتے ہیں۔

① موت سے جنت تک عظمت ہی عظمت:

اللہ کا قرآن ہر لحاظ سے عظیم ہے اور جو قرآن سے جس قدر زیادہ محبت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص کو اُس قدر زیادہ عظمت عطا فرماتے ہیں، صاحب قرآن کی عظمت ہر لحاظ سے مسلّمہ ہے لیکن صاحب قرآن اور حاملِ قرآن کی عظمت کے متعلق جتنی روایات ہیں اُن کا تعلق سب سے پہلے اِس بات کے ساتھ ہے کہ قرآن کا ترجمہ اور معنیٰ ومفہوم سمجھا جائے جو شخص قرآن پاک کے معنیٰ ومطالب سے جتنا دور رہتا ہے وہ حقیقی عظمت سے اُس قدر زیادہ محروم رہتا ہے، موت سے لے کر جنت تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن دوست کو اِس قدر زیادہ عظمت عطا فرماتے ہیں آپ اِس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔

سیدہ ماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) ①

"قرآن میں کا ماہر معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتے اٹک جاتا ہے اور اُس کو پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے اُس کے لیے دوہرا اجر ہے۔"

آپ لوگ خود ہی بتائیں کہ کیا ایسا شخص جس نے قرآن پاک کے الفاظ کو تو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا ہے لیکن اُس کو قرآن کی دو سورتوں کا بھی ترجمہ نہیں آتا کیا آپ اُسے قرآن کا ماہر کہہ سکتے ہیں....؟

قرآن میں اصل مہارت یہی ہے کہ آپ اُس کے بیان کردہ مسائل کو جانیں اور اُس کے حلال وحرام کا علم حاصل کریں اور یہ سب کچھ اِسی صورت میں ممکن ہے جب آپ کسی ترجمہ کلاس یا تفسیر کلاس میں وقت دیں گے۔

امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سلسلہ صحیحہ اور الشیخ اعظمی نے اپنی کتاب الجامع الکامل میں ایک صحیح روایت کو نقل کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جب قرآن سے محبت کرنے والا، قرآن کی تلاوت کرنے والا اور قرآن کا ترجمہ وتفسیر پڑھنے والا قبر سے اُٹھے گا، تو قرآن ایک خوبصورت نوجوان کی شکل

① (الصحیح للمسلم :798، صحیح البخاری:4937)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اُس کے سامنے ہوگا اور اُسے کہے گا کہ کیا مجھے جانتا ہے.....؟ وہ شخص کہے گا میں نے تمہیں نہیں پہچانا وہ کہے گا: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرآنُ میں تیرا ساتھی قرآن ہوں میں نے تجھے راتوں کو جگائے رکھا اور دِن کو پیاسا رکھا، ہر شخص کو اُس کی تجارت کا فائدہ ہوتا ہے آج تجھے بھی اپنی کی ہوئی تجارت کا فائدہ ہوگا، چنانچہ بادشاہت صاحب قرآن کے دائیں ہاتھ میں دی جائے گی اور جنت میں رہنے کے لیے ہیشگی کا پروانہ اُس کے بائیں ہاتھ میں ہوگا اور اُس کے سر پر وقار کا تاج پہنایا جائے گا اور اُس کے والدین کو ایسے خوبصورت دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ جن کی قیمت کی برابری، دُنیا اور اُس کے خزانے بھی نہیں کر سکتے جب قرآن والے کے والدین کو یہ شان ملے گی تو وہ سوال کریں گے کہ یہ قیمتی جوڑے ہمیں کیوں پہنائے گئے جواب ملے گا یہ اعزاز تم کو اس لیے دیا گیا ہے کہ تم نے اپنے بیٹے کے لیے قرآن کی تعلیم کو پسند کیا اور اُس کو قرآن کا عالم بنایا۔ ①

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُبِهَا)) ②

''قرآن والے کو کہا جائے گا پڑھتا جا اور ''درجات کی بلندی'' چڑھتا جا اور اُسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دُنیا میں پڑھا کرتا تھا۔''

---

① (مسند احمد: 22950، سنن دارمی :3435، الجامع الکامل: 59/10)

② (جامع الترمذی:2914،سنن ابی داود:1464)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِس حدیث میں بھی کہیں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ اعزاز صرف قرآن پاک کے حافظ کو ملے گا، بلکہ ہر وہ شخص اِس اعزاز کا حامل ہوگا جو کثرت سے قرآن پاک کو پڑھتا تھا اور اُس کے معنیٰ و مفہوم پر غور کرتا تھا ایسا شخص اگرچہ حافظِ قرآن نہ بھی ہوگا تو اللہ پاک قرآنی آیات کو اُس کے سامنے کر دیں گے یا وہ اللہ تعالیٰ کی کمال محبت اور قدرت کے ساتھ خود بخود قرآن پڑھتا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی جنت میں اعلیٰ درجات پر چڑھتا جائے گا۔

ترجمہ قرآن یا ترجمہ کلاس سے غفلت محرومی ہی محرومی:

یاد رہے! خطبہ کے آخر میں، میں اس حقیقت کو سادہ لفظوں میں اچھی طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس دنیا میں، وہ محروم نہیں جو گاڑی سے محروم ہے، جو گھر سے محروم ہے، یا دوکان سے محروم ہے، یا تعلقات سے محروم ہے بلکہ اصل میں محروم وہ ہے جو قرآن کے فہم، اُس کے ترجمہ اور تفسیر سے محروم ہے۔ صحیح معنوں میں کنگال وہ ہے کہ جس کا سینہ قرآن کے فہم اور قرآن کے غور و فکر سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو برہان کہا ہے، قرآن مجید کو نور کہا ہے، قرآن مجید کو نصیحت کہا ہے، قرآن مجید کو شفا کہا ہے، قرآن مجید کو ہدایت کہا ہے، قرآن مجید کو رحمت کہا ہے.....

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴾ ①

"اے لوگو..... تحقیق تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان آ چکی ہے۔ اور ہم نے آپ کی طرف واضح نور اُتارا ہے۔"

① (سورة النساء:174)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برہان کا مطلب دلیل ہے، برہان کا مطلب حجت ہے۔جس کے پاس قرآن مجید کا فہم ہے، جو قرآن کے معنی ومفہوم اور اُس کے ترجمہ وتفسیر کو جانتا ہے، گویا کہ اُس کے پاس برہان ربانی ہے۔وہ اللہ کی حجت کے ساتھ اللہ کی زمین پر جی رہا ہے اور جس کے پاس فہم قرآن نہیں گویا کہ وہ اللہ کی دلیل سے خالی ہے۔اور اسی طرح جس کے پاس قرآن کا علم ہے، قرآن کا فہم ہے اُس کے پاس نورِ ربانی ہے، وہ چراغ الٰہی کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کر رہا ہے، جس کے گھر میں اُس کی اُولاد قرآن کا ترجمہ پڑھے، گویا اُس کے گھر میں نورِ مبین روشن ہے اور جو گھر اس نور سے خالی ہے وہی اندھیرے میں ہے۔چاہے وہ اربوں کی کوٹھی ہو یا بادشاہوں کا محل۔

اللہ تعالیٰ نے کس قدر شان دار انداز میں قرآن کی معنویت اور اُس کے فہم کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ ①

"اے لوگو..... ! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آچکی ہے۔(یہ قرآن) سینوں کے (امراض کے لئے) شفا ہے اور اہل ایمان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔"

اس آیت سے واضح ہوگیا کہ قرآن پاک کا ترجمہ وتفسیر پڑھنے والا، ترجمہ کلاس میں بیٹھنے والا براہِ راست اللہ تعالیٰ کی نصیحت حاصل کر رہا ہے اور اس کا سینہ شہوات اور شبہات کی بیماریوں سے پاک ہو رہا ہے اور اُسے لحہ بہ لحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رحمت نصیب ہو رہی ہے۔

---

① (سورہ یونس: 57)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص قرآن کے فہم سے دور ہے، قرآن کا ترجمہ یا ترجمہ کلاس میں بیٹھنا اس کے نصیب میں نہیں ہے گویا کہ وہ شخص اللہ کی نصیحت، اللہ کی شفا، اللہ کی رحمت اور اللہ کی ہدایت سے دور ہے۔ اور یہی دوری کسی بھی انسان کے لئے سب سے بڑی محرومی اور سب سے خطرناک بربادی ہے۔

اور اِس وقت مسلمانوں کی اکثریت اِس محرومی اور بربادی کا شکار ہے ہم سب پر یہ واجب ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اِس محرومی اور بربادی سے باہر نکالیں اور اپنے محلے میں کوئی ایسی مسجد نہ رہنے دیں جہاں شب و روز ترجمہ وتفسیر کی کلاس نہ ہوتی ہو.... واللہ العظیم بہت محروم ہے وہ گھرانہ اور بربادی کی طرف ہے اُن کا مستقبل جو ترجمہ وتفسیر کی کلاس میں نہیں بیٹھتے یا کم ازکم اپنے گھروں میں اِس انقلابی کام کا آغاز نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو قرآن پاک کا فہم عطا کرے، ہمیں قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اور ہمیں ترجمہ کلاس کا طالب علم بنائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللّٰه تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا باللّٰه

واخر دعوانا ان الحمدللّٰه رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصیبتیں آئے تو کیا کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصائب سے کیسے بچیں؟؟

((حفاظتی پیکج))

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ①

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجران کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔“

حمد وثنا، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی، بادشاہی، شہنشاہی اور ہر قسم کی وڈیائی اللہ وحدہ لاشریک کی ذات بابرکات کے لیے، درود وسلام سیدنا سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، امام المجاہدین والمتقین، امام الحرمین والقبلتین سید الثقلین اما منا فی الدنیا واما منا فی الآخرۃ واما منا فی الجنۃ، کل کائنات کے سردار میرے اور آپ کے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔

---

① (سورۃ النحل:97)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رحمت وبخشش کی دعا آلِ رسول، اہلِ بیت، اصحابِ رسول، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ دین، محدثین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین کے لیے۔

تمہیدی گزارشات:

قرآن وحدیث کا پوری گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو ہمارے سامنے کئی ایک ایسے نیک اعمال آتے ہیں جن پر پابندی اور خصوصی توجہ کرنے سے ہم بے شمار مصائب، آلام، تکالیف اور نقصانات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور یقین جانیئے یہ چند اعمال ایسے ہیں کہ ان پر پابندی کرنے سے ہر مسلمان کئی ایک امراض اور حادثات سے بھی اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔

سامعین کرام: اگر اس وقت معاشرے میں لوگوں کے حالات کو دیکھا جائے تو ہر دوسرا شخص مختلف مصائب میں گرا ہوا نظر آتا ہے اور وہ ان سے چھٹکارا پانے کے لیے ایسے ایسے ہتھکنڈے اختیار کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے پاس مال رہتا ہے نہ ایمان۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو ایسی حفاظتی تدابیر بتائی جائیں، ایسے نیک اعمال کی طرف توجہ کروائی جائے جن کی وجہ سے مسلمان کئی ایک مصائب سے بچ سکتا ہے۔ آج کے موضوع کو آپ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح کوئی شخص سڑک پر گر جائے اسے چوٹ یا کوئی زخم آجائے تو اس کو بڑے نقصان سے بچانے کے لیے حفاظتی دوائی دی جاتی ہے یا حفاظتی ٹیکے لگائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں تا کہ اس کا زخم بند ہو جائے اور وہ بعد والی تکالیف سے بھی محفوظ ہو جائے۔ یا جس طرح آپ اپنے بچوں کو پولیو وغیرہ سے بچانے کے لیے حفاظتی قطرے پلاتے ہیں تا کہ مستقبل میں بچہ اپاہج نہ ہو جائے۔ اسی طرح ہماری شریعت نے ہمیں بعض ایسے اعمال بتلا دیے ہیں جن کو پابندی سے اختیار کر لیا جائے تو مسلمان درجنوں ناخوشگوار واقعات سے بچ سکتا ہے۔

حفاظتی پیکج کیا ہے.....؟

گرمی ہو یا سردی، امیری ہو یا غریبی آپ صحت مند ہوں یا بیمار، آپ سفر پر ہوں یا حضر میں، غرض کہ آپ جیسے بھی ہیں اور جہاں بھی ہیں اپنی زندگی میں اس پیکج کو حد درجہ اہمیت دیتے ہوئے اسے ہمیشہ آن رکھیں آپ اس پیکج کو آن رکھنے کی وجہ سے بلاشبہ ہزاروں مصائب سے با آسانی بچ جائیں گے۔

ہم بڑے اختصار سے مصائب سے بچنے کا پیکج بیان کرتے ہیں جو چار اہم ترین اور اعلیٰ ترین نیک اعمال پر مشتمل ہے اور آخر میں ہم ایک پرہیز بھی بیان کریں گے جس کا خیال رکھنا بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ بات تو آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مہنگی سے مہنگی میڈیسن کھا لینے کے باوجود بھی اُس وقت تک جسم کو فائدہ نہیں پہنچتا جب تک پرہیز نہ کیا جائے، اپنی زندگی میں مندرجہ ذیل چار نیک اعمال پورے اہتمام کے ساتھ لے کر آئیں اور آخر میں بیان کردہ پرہیز کا بھی خیال رکھیں، ساری زندگی آپ کمر توڑ مصیبتوں سے بچے رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کو پاکیزہ، مبارک اور خوشیوں بھری زندگی کی ضمانت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ①

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

① کثرتِ اذکار بالخصوص صبح وشام کے اذکار پر پابندی:

اپنی زندگی کو پُرسکون اور محفوظ بنانے کے لیے اور اُسے ہر قسم کی تکالیف اور مصائب سے بچانے کے لیے سب سے پہلا اور سب سے زیادہ اہم بنیادی ترین کام یہ ہے کہ آپ اَذکار پر پابندی کیا کریں رسول اللہ ﷺ نے ہر موقع کی جو دعا بیان فرمائی ہے اور ہر موقع کا ذکر جو اُمت کو دیا ہے اس میں کسی صورت بھی غفلت نہ کریں، ذکر واذکار کی پابندی، مسنون وظائف پر ہمیشگی اور ہر موقع کی دعا کو اس موقع پر پڑھنا اس قدر مبارک اور طاقتور عمل ہے کہ جس کی وجہ سے مصائب کے سارے بادل چھٹ جاتے ہیں اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی ضمانت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ②

''اور اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

---

① (سورۃ النحل:97) ② (سورۃ جمعہ:10)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اذکار میں سے سب سے زیادہ اہمیت صبح وشام کے اذکار کی ہے جو مسلمان صبح کے اذکار صبح کے وقت پڑھتا ہے اور شام کے اذکار شام کے وقت پڑھتا ہے گویا کہ وہ مصائب کی وادیوں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت کے گلشن میں آجاتا ہے اگر آپ بلاوجہ غفلت کرتے ہوئے صبح شام کے اذکار نہیں پڑھتے تو اس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو تکالیف، آلام اور مصائب سے بچانے میں ہرگز ہرگز سنجیدہ نہیں ہیں اگر آپ اپنے آپ کو تکالیف اور مصائب سے بچانے میں سنجیدہ ہیں تو پھر صبح شام کے اذکار میں ناغے کا تصور بھی ختم کر دیں۔ ہر قسم کے مصائب اور اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا سب سے بڑا عمل ذکرِ الٰہی ہے اور صبح شام کے اذکار ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) ①

”آدم کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والا عمل ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی نہیں۔“

یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے، اس کی پکڑ سے اور ہر قسم کے مصائب اور آلام سے بچنے کے لیے سب سے بہترین عمل وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ بندہ صبح شام کے اذکار میں غفلت نہ کرے۔

---

① (مصنف ابن أبي شيبة: 455/13، بلوغ المرام رقم الحديث: 1452، اس روایت کی سند حسن ہے اور دوسری تحقیق کے مطابق اس کا موقوف ہونا صحیح ثابت ہے، دیکھیے: بلوغ المرام بتحقیق الشیخ الالبانی والشیخ عبداللہ البسام)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں اَذکار کے فوائد کو بیان کیا ہے، ذکر کی عظمت کو واضح کیا ہے وہاں یہ حقیقت بھی کھول کر رکھ دی ہے کہ ذکرِ الٰہی سے اِعراض کرنے والے طرح طرح کی مشکلات، مصائب، تکالیف، اُلجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾ ①

''جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اَندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

اس آیت کی تفسیر میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ مسنون دعاؤں اور صبح وشام کے اَذکار میں غفلت کرنے والا بندہ زندگی کی خوشیاں ختم کر بیٹھتا ہے، اس کا نفس کبھی سیراب نہیں ہوتا، قدم قدم پہ اس کے لیے تنگی اور پریشانی کھڑی ہو جاتی ہے اگر آپ اپنی زندگی کو تنگ نہیں بلکہ خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کرنے والا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ صبح وشام کے اَذکار اور مسنون دعاؤں کا ازحد اہتمام کیا کریں اور اسی آیت کے قریب ایک دوسری آیت کچھ یوں ہے:

﴿وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا﴾ ②

''اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا۔''

---

① (سورہ طٰہٰ: 124)

② (سورۃ الجن: 17)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے بھی یہی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اذکار میں غفلت کرنے والا مصائب، آلام اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتا ہے........ بہرصورت حفاظتی پیکج میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے زندگی بھر صبح وشام کے اذکار اور مسنون دعاؤں میں غفلت نہیں کرنی بصورت دیگر آپ بڑے بڑے اَلم ناک اور خطرناک ناخوشگوار معاملات میں بری طرح جکڑ جائیں گے اور اگر آپ اذکار پر پابندی کرتے رہے تو آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کی یہی بشارت ہے۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ ①

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

(2) ہر عمل سنّت کے مطابق کرنا:

بہت سی مصیبتیں اِس لیے آتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے عمل کو اپنی اوّل ترجیح نہیں بناتے۔

طرح طرح کے مصائب اور تکالیف سے بچنے کے لیے دوسرا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہر عمل کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کیا کریں۔ صبح بیدار ہونے سے لے کر رات کو بستر پر لیٹنے تک آپ جو عمل بھی کرتے ہیں اس کو

① (سورۃ النحل: 97)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرانجام دیتے ہوئے یہ غور کر لیا کریں کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا تھا جب آپ میں یہ شعور پیدا ہو گیا اور آپ نے اپنے سفر و حضر اور ہر معاملے کو سنّت کے مطابق کرنے کی کوشش کر لی اس دن زندگی آپ کو پورا لطف دے گی، ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی اور آپ ایک کامیاب، بہترین اور خوشگوار زندگی کے راہی بن جائیں گے۔

ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ ہم چند مذہبی عبادات میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کو بنیاد بناتے ہیں باقی زندگی کے تمام معاملات میں ہم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں یا کم از کم اُن معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اہمیت نہیں دیتے۔

مثال کے طور پر آپ لین دین کے معاملات دیکھ لیں ہم قرض وغیرہ کا لین دین کرتے ہوئے سنّت کے مطابق اس کو تحریر کرتے ہیں نہ ہی دو گواہ بناتے ہیں اور جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بڑے بڑے دین دار بھی قرض دینے سے مُکر جاتے ہیں یا وہ ٹال مٹول میں لگے رہتے ہیں حالانکہ قرض لکھنے کا حکم قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت میں موجود ہے۔

اسی طرح سیاست کے معاملات دیکھ لیں ہم ایسے لوگوں کو اپنے قائد اور لیڈر منتخب کرتے ہیں جو عہدوں کے حد درجہ لالچی ہوتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ عہدہ طلب کرنے والے کو ڈانٹ دیا کرتے تھے اُس کو عہدہ نہیں دیا کرتے تھے ہم اپنے مذہبی اور حکومتی سیاسی معاملات میں اس سنّت کا لحاظ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے غیر ذمہ دار لوگ ہم پر مسلّط ہوتے رہتے ہیں اور جن کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہماری زندگیاں دین سے اور سکون سے خالی ہو جاتی ہے۔

اور اسی طرح آپ اکل وشرب اور کھانے پینے کے معاملات میں بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے مبارک طریقہ کو اہمیت نہیں دیتے جس کی وجہ سے گھر گھر میں بیماری ہے اور ہمارے ہسپتال مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں، کھانے پینے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ ابھی بھوک باقی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتے تھے۔یعنی مزید طلب اور کھانے کی گنجائش موجود ہوتی لیکن آپ کھانا چھوڑ دیتے تھے لیکن ہمارے ہاں کیا ہے......؟ ہم سیر ہو کر نہیں بلکہ تھک کر چھوڑتے ہیں.... کھا کھا کر پسینہ نکل رہا ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہم کھانے سے ہاتھ نہیں اٹھاتے ایک سنجیدہ تحقیق کے مطابق اس وقت معدے اور جگر کی متعدد بیماریوں کی اصل وجہ کھانے پینے میں بے اعتدالی ہے اگر ہم آج بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ملحوظ خاطر رکھ کر اپنے کھانے پینے میں اعتدال پیدا کر لیں تو ہم درجنوں مہلک بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

ریاض شہر میں ہمارا ایک بہت ہی مخلص اور ماہر ڈینٹل معالج ہے وہ دانتوں کے بہت مشہور ڈاکٹر ہیں میں نے ایک دن اُن سے پوچھا کہ آپ نے دانتوں کے علاج معالجہ میں اپنی زندگی کا ایک حصہ گزار دیا ہے مجھے دانتوں کے لیے اچھی سی ٹوب بتلا دیں جس کے استعمال سے دانت مضبوط اور محفوظ رہیں وہ مجھے آگے سے فرمانے لگے کہ شیخ عبدالمنان:

وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا اَطْيَبُ مِنَ السِّوَاكِ

"اللہ کی قسم میں دانتوں کے لیے مسواک سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات سے آپ اندازہ لگا لیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں کتنی برکت اور رحمت ہے..... ؟ ایک تحقیق کے مطابق مسواک استعمال کرنے والا اور بالخصوص صبح سویرے نہار منہ خوب اہتمام سے مسواک کرنے والا شخص ساری زندگی سینے، معدے اور گلے کے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

اللہ کے بندو..... ! رسول اللہ ﷺ کی سنت نور ہے، رحمت ہے، برکت ہے اور اسی میں ہماری خوشحالی اور سعادت ہے اور اسی میں ہمارے لیے گناہوں کی بخشش اور اللہ کی محبت ہے جیسا کہ آل عمران ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ①

اے نبی ﷺ ! لوگوں سے کہہ دو کہ ”اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔“

آج ہمارے ارد گرد اکثر مصائب اور دکھ صرف اس لیے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کا حیا کرتے ہیں اور نہ اس کے ساتھ وفا کرتے ہیں..... اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترک سنت کی وجہ سے ہم لعنت اور ذلت کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اگر آپ واقعی طور پر اپنے آپ کو مصائب سے بچانا چاہتے ہیں تو سنت کے دل دادہ اور شائق بن جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو پاکیزہ، مبارک اور پرسکون زندگی عطا فرمائے گا۔

---

① (سورۃ ال عمران:31)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ①

جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔

(3) بلا ناغہ صدقہ وخیرات کرنا:

مصائب سے بچنے کے لیے نہایت ہی شاندار اور بے مثال عمل یہ بھی ہے کہ آپ بلا ناغہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ وخیرات کیا کریں۔ جو شخص بلا ناغہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سر پہ منڈلانے والی آفتوں کو بھی واپس پھیر دیتے ہیں اس سلسلے میں درجنوں دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں اور بلا مبالغہ سینکڑوں واقعات سیرت اور رجال کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ:

ہمارے معاشرے میں ایک تصور ہے اور وہ تصور حد درجہ غلط اور منحوس ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا اُن لوگوں کا کام ہے جو بڑے بڑے کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالک ہیں، یا جن کی تنخواہ لاکھوں میں ہے، مسجد، مدرسہ، غریب، یتیم اور بیوہ پر خرچ کرنا صرف اُن لوگوں کا کام ہے، حالانکہ ایسی بات قطعی طور پر نہیں ہے اس شخص کو بھی اللہ کی راہ میں دیتے رہنا چاہیے

① (سورۃ النحل: 97)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کی ماہانہ آمدن 3 ہزار روپے ہیں وہ بھی اس میں سے 3 سو روپے الگ رکھے اور روزانہ دس روپے اللہ کی راہ میں خرچ کردے، چاہے کسی مسجد میں دے یا کسی غریب کو کھانا کھلا دے یا جہاں وہ بہتر سمجھتا ہے اللہ کی خوشنودی کے لیے کسی ضرورت مند کو دے دے اس کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ درجنوں مصائب، آلام، آفات اور بلیات سے محفوظ فرمالیتے ہیں۔

اللہ کی قسم......! غریب لوگوں کی غربت صرف اسی لیے بڑھ چکی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

تنگ دست لوگوں کی تنگدستی صرف اسی لیے بڑھ چکی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات نہیں کرتے۔

پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں بڑھ جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں دل کی خوشی سے نہیں دیتے اور یقین مان لیں کہ کئی بیمار لوگوں کی بیماریاں اس لیے طول پکڑ چکی ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں خیرات نہیں کرتے۔

اگر آپ خود کو محفوظ اور پرسکون دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کرنے والا تیسرا اہم کام یہ ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں رہ کر، اپنی اپنی ہمت، طاقت اور بساط کے مطابق اللہ کی راہ میں روزانہ خرچ کیا کریں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے خیر و برکت اور آسانیوں کے سب دروازے کھول دیں گے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝﴾ ①

---

① (سورة الحديد:18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مَردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ہے، اُن کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے بہترین اَجر ہے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے اور ان کو بشارت بھی سنائی ہے کہ ہم ان کے مال اور ان کی خوشیوں میں اِضافہ کر کے ان کو دنیا و آخرت میں بہترین اجر عطا فرمائیں گے۔

اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی درجنوں روایات موجود ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ اگر مصائب سے بچنا چاہتے ہو اور بالخصوص آخرت کے مصائب اور عذابوں سے چھٹکارا چاہتے ہو تو صدقہ و خیرات کو اپنے اوپر لازم کرلو..... اور کسی کہنے والے نے بھی کیا خوب کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دینے والوں کو دیتا ہے اور قرآن میں یہی بات اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾①

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

(4) ہمہ وقت شکر کی کیفیت میں رہنا:

مصائب سے بچنے کی ایک بہترین صورت یہ بھی ہے کہ ہمہ وقت شکر کی

① (سورۃ النحل: 97)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیفیت میں رہا کریں، یعنی آپ کے دِل ودماغ پر ہمہ وقت یہ تصور چھایا رہے کہ مجھ پر میرے مالک اور میرے پروردگار کی لاتعداد رحمتیں اور نعمتیں ہیں اپنی زبان سے ہمیشہ اس کی حمد اور تعریف کے بول بولتے رہیں اِس کیفیت اور اِس فکر سے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ہزاروں خوشیاں نصیب کرے گا اور آپ کے لیے درجنوں مصائب کے دروازے ہمیشہ ہمیش کے لیے بند کردے گا قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۝﴾ ①

"اور یاد رکھو، تمہارے رب نے خبردار کردیا ہے کہ اگر شکرگزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو میری سزا بہت سخت ہے۔"

اس آیت کا سادہ مفہوم یہی ہے شکرگزار بن کر رہو گے تو نعمتوں میں اضافہ ہوگا اور اگر گلے شکوے اور اللہ کی ناشکری کروگے تو ایک سے بڑھ کر ایک مصیبت تم پر مسلّط کردی جائے گی۔

سائیکل چلاتے، موٹر سائیکل چلاتے، اپنی دکان پر بیٹھے اور بستر پر لیٹے الحمدللہ پڑھتے رہا کریں اس کی برکت سے بہت سی آزمائشیں ٹل جاتی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر قرآن مجید میں سے دو واقعات کی طرف اشارہ کردیتا ہوں تاکہ آپ کو یہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے کہ ناشکری سے مصیبتیں آتی ہیں اور شکرگزاری کی وجہ سے آیا ہوا عذاب بھی شکرگزاروں سے ٹل جاتا ہے۔

---

① (سورۃ ابراھیم:7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کا ذکر کیا ہے کہ ان کی بستی کے دائیں بائیں دو دو باغات تھے اور درمیان میں پانی کو محفوظ کرنے کے لیے پہاڑوں کے درمیان ایک بند بھی تھا مختصر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ پاکیزہ رزق کھاؤ اور میرا شکرادا کرو، شکر گزاری کی زندگی بسر کرو لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور ناشکری یہ ہی تھی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اَحکامات کا حیا نہ کیا پھر نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے باغوں کا میٹھا پھل ختم کر دیا پھلوں کی جگہ پر کسیلی اور کانٹے دار چیزیں اُگا دیں اور یہ سارا کچھ کیوں کیا....؟ نعمتوں کو زحمتوں میں کیوں بدلا، پھلوں کو کانٹوں میں تبدیل کیوں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ایک بنیادی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

﴿ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ ﴾ ①

”یہ تھا ان کی ناشکری کا بدلہ جو ہم نے اُن کو دیا، اور ناشکرے انسان کے سوا ایسا بدلہ ہم اور کسی کو نہیں دیتے۔“

آیت کا آخری ٹکڑا نہایت قابل توجہ ہے اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ ہی اُصول ہے کہ قیامت تک جو شخص ناشکری کرتا رہے گا اس پر ہماری مصیبتیں اور آفتیں اترتی رہیں گی۔ آج کل اچھے بھلے گھرانوں میں صرف اور صرف خوشیوں کا بسیرا صرف اس لیے نہیں ہے کہ گھر کا ہر دوسرا فرد ناشکری پر اترا ہوا ہے سوائے گلے شکوے اور ناشکری کے کوئی دوسرا کام نہیں ہے اور ناشکرے بندے کی نحوست اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بیوی کو یہ پیغام

① (سورة سبا:17)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دے دیا تھا کہ جب اسماعیل گھر آئے تو اسے میرا پیغام دینا کہ گھر کی دہلیز بدل لو یہ اچھی نہیں ہے۔

شکر گزار بندوں کو اللہ تعالیٰ مصیبتوں اور عذابوں سے بچا لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بچانے کا بہت طریقہ ہے آپ سورت قمر میں قوم لوط کا تذکرہ پڑھ کر دیکھ لیں جب قوم لوط پر عذاب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے صحابہ کو تہجد کے وقت نکال لیا اور صبح سویرے نافرمانوں پر عذاب اتار دیا اور ساتھ فرمایا:

﴿نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ۝﴾ ①

"یہ ہماری طرف سے نعمت تھی اسی طرح ہم شکر گزار کو بدلہ دیتے ہیں۔"

اس آیت کا آخری ٹکڑا بھی ایک زبردست اُصول ہے اور وہ یہ ہے کہ قیامت تک جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن کر رہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر قسم کے مصائب اور عذاب سے محفوظ فرمالیں گے اور اس پر اللہ کی رحمتیں اترتی رہیں گی اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر بھی اِرشاد فرمائی:

﴿مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝﴾ ②

"آخر اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ سزا دے اگر تم شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر چلو۔ اللہ بڑا قدردان ہے اور سب کے حال سے واقف ہے۔"

---

① (سورۃ القمر:35) ② (سورۃ النساء:147)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامعین کرام: اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں اس وقت بڑے بڑے خاندانوں اور بظاہر بڑے بڑے دین دار لوگوں پر آنے والی مصیبتوں اور آفتوں کی اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بری طرح ناشکرے بن چکے ہیں اور شکر گزاری کی اعلیٰ ترین صورت یہ بھی ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور اپنی تنہائی کے سجدوں کو لمبا کریں پھر اللہ تعالیٰ حسب وعدہ بہت ہی پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ ①

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔“

مصائب سے بچاؤ کے لیے ضروری پرہیز:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آج کے خطبہ میں آپ نے نہایت اِختصار کے ساتھ حفاظتی پیکج سماعت فرمالیا ہے جو کہ چار اہم ترین نیک اَعمال پر مشتمل ہے اگر آپ ان چار اَعمال کو اپنی زندگی میں لے آئیں تو آپ درجنوں مصیبتوں سے باآسانی بچ سکتے ہیں لیکن اس کے لیے ایک پرہیز بہت ضروری ہے وگرنہ آپ کو بیان کردہ حفاظتی پیکج بہت تھوڑا فائدہ دے گا اور وہ پرہیز یہ ہے کہ اپنے دامن کو گناہوں سے بچا کر رکھیں اور بالخصوص دو طرح کے گناہ کسی صورت بھی جان بوجھ کر نہ کریں۔

① (سورة النحل: 97)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① وہ گناہ کبھی نہ کریں جو پہلی قوموں نے کیے تھے اور ان گناہوں کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ گئے ان گناہوں کی تفصیل قرآن پاک میں جگہ جگہ پر موجود ہے۔ مثال کے طور پر ان گناہوں میں سے ایک گناہ ماپ تول میں کمی ہے ماپ تول میں کمی کرنے والے طرح طرح کی مصیبتوں میں جکڑے جاتے ہیں۔

② بالخصوص مندرجہ ذیل چار گناہ کسی صورت نہ کریں ورنہ فوری طور پر آپ مصیبتوں میں اور عذابوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ①

(۱) جھوٹی قسم یا جھوٹا حلف:

زندگی میں کسی صورت بھی جھوٹا حلف نہ اٹھائیں، نقصان برداشت کر لیں، ہر قسم کی بے عزتی برداشت کر لیں مگر جھوٹی قسم یا جھوٹا قرآن نہ اٹھائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ جھوٹا حلف اٹھانے والا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اس کا وبال نہیں چکھ لیتا آج ہم پر طرح طرح کی مصیبتیں اس لیے بھی مسلط ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نام کا بھی حیا نہیں کرتے اور قدم قدم پہ جھوٹی قسمیں اور جھوٹے حلف اٹھا لیتے ہیں جس کی وجہ سے زندگی پریشانیوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔

(۲) قطع رحمی میں پہل نہ کریں:

جو شخص قطع رحمی میں پہل کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص پر بہت جلد اپنے عذاب اور مصائب نازل کر دیتا ہے، رحم کے رشتوں میں آخر حد تک معافی، درگزری اور برداشت سے کام لیں۔

---

① (السنن الکبری:10/35- سلسلہ صحیحہ:2/669 حدیث 978)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) کسی پر ناحق چڑھائی نہ کریں:

اگر کسی غریب یا کمزور نے آپ کا نقصان کیا ہے، اگر آپ میں معاف کرنے کا ظرف نہیں ہے تو پھر آپ اپنے نقصان کے برابر بدلہ لے سکتے ہیں لیکن اگر آپ نقصان سے زیادہ کمزور پر چڑھائی کریں گے اور اس پر زیادتی کریں گے تو پھر ذہنی طور پر تیار رہیں آپ کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کے عذابوں اور مصیبتوں سے نہیں بچ سکتے، بغاوت اور ناحق چڑھائی کرنے والا شخص خطرناک مصائب میں دوچار کر دیا جاتا ہے۔

(۴) والدین کو ناحق ستانا:

جو شخص والدین سے بے رُخی کرتا ہے، ان کو دکھ دیتا ہے، ان سے بددعائیں لیتا ہے ایسا شخص بھی کسی صورت مصائب و آلام اور تکالیف سے چھٹکارا نہیں پا سکتا اس وقت بڑے بڑے باصلاحیت مصائب کی چکی میں پس رہے ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے زور کے دنوں میں والدین کے ساتھ ناانصافی کی تھی۔

مصائب سے بچنے کے لیے غلط راستے:

ہمارے ملک میں سادہ لوح مسلمان زیادہ ہیں یا آپ یوں سمجھ لیں کہ مسلمانوں کی اکثریت دین سے دور ہے اور کئی تو بالکل جہالت کی زندگی جی رہے ہیں تو کئی نام نہاد عامل اور پیر حضرات ان کی سادگی سے فائدہ اٹھا کر ان کو تعویذات کے چکروں میں پھنسا لیتے ہیں اور کئی بیچارے مصائب سے بچنے کے لیے درباروں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مزاروں اور خانقاہوں کا رُخ کرتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ پہلے سے بڑی مصیبتوں سے اپنے دامن کو آلودہ کر لیتے ہیں شرک، بدعت اور طرح طرح کی خرافات میں اُلجھ جاتے ہیں۔

اور کئی اپنی جوان عورت کو لے کر بابوں اور ملنگوں کے پاس چلے جاتے ہیں جو کہ بے دینی کے ساتھ ساتھ بے غیرتی بھی ہے اور ابھی چند دِن پہلے ایک ویڈیو سب نے دیکھی ہو گی کہ ایک عورت دربار پر اولاد لینے گئی تو اُس کو ایک کمرے میں نشہ آور چائے اور بسکٹ کھلا دیے گئے اور اُس کے بعد اُس کی عزت لوٹی گئی.... اناللہ

خدارا.... !مصائب سے بچنے کے لیے مکروہ دھندے اور غلط رستے منتخب نہ کریں... اور اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ مصائب سے بچنے کے لیے یہی کچھ ضروری ہے جو ہم نے بیان کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس حفاظتی پیکج پر غور کرتے ہوئے ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہر قسم کے مصائب اور ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

هذا ما كان عندی

واللّٰه تعالی اعلم بالصواب

ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللّٰه

واخر دعوانا ان الحمدللّٰه رب العالمین